اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

اکتوبر، نومبر
2009ء

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

اخاء، نبوت
1388ہش

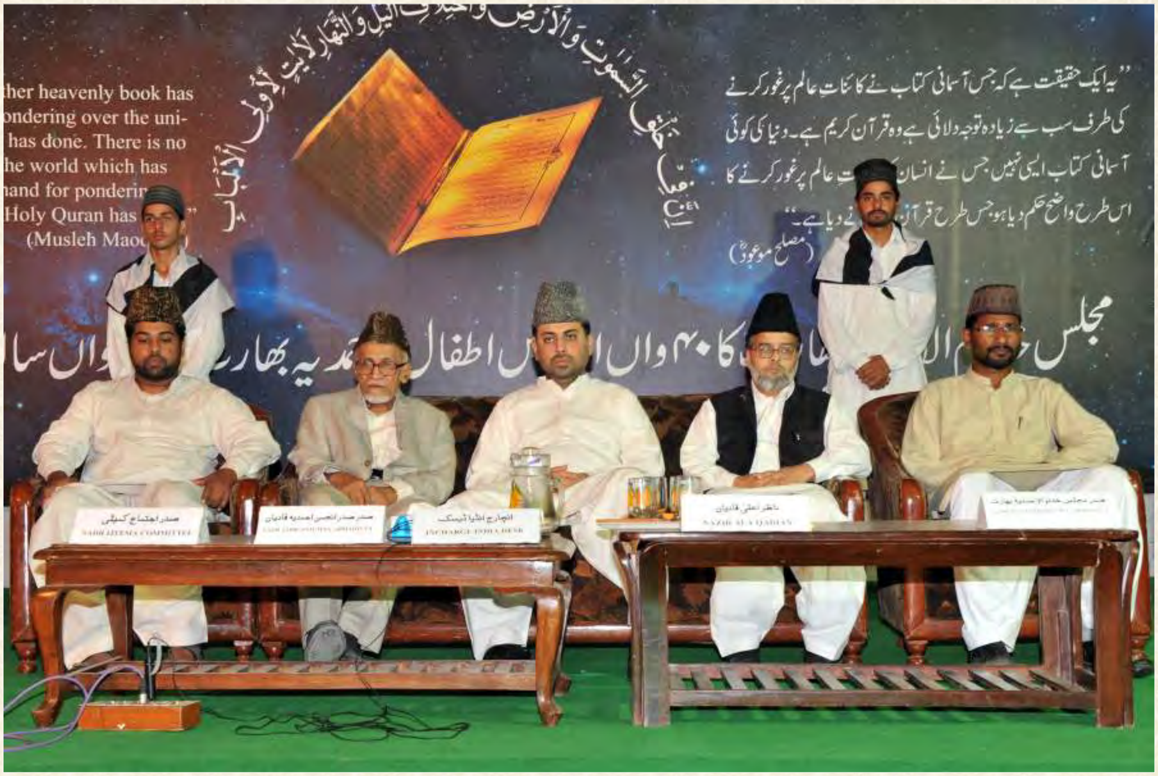

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ۲۰۰۹ء کا ایک منظر جس میں محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری انچارج انڈیا ڈیسک لندن اسٹیج پر تشریف فرما ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے سالانہ مرکزی اجتماع ۲۰۰۹ء کے مختلف مناظر

مزار مبارک حضرت مسیح موعودؑ پر اجتماعی دعا کا ایک منظر

محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب لوائے خدام الاحمدیہ لہراتے ہوئے
اور افتتاحی تقریب میں عہد وفائے خلافت دہراتے ہوئے

خدام و اطفال عہد دہراتے ہوئے

مکرم ایم ابوبکر صاحب قائم مقام صدر مجلس
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سناتے ہوئے

مکرم پرویز احمد ملک معتمد مجلس سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے

بیعت بازی اطفال کا منظر

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد28. اخاء، نبوت 1388ہش/ اکتوبر، نومبر 2009ء شمارہ 10,11

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن ۔ انفاخ النبی ﷺ	2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام	3
☆ ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆ اداریہ	6
☆ فریضۂ تبلیغ تنظیم خدام الاحمدیہ کا ایک اہم فرض	7
☆ تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں	10
☆ وقار عمل کی اہمیت اسوہ رسول کے آئینہ میں	13
☆ شری گرو گرنتھ صاحب میں مذکور اسلامی اصطلاحات کی تشریح	16
☆ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو	19
☆ حاصلِ مطالعہ	28
☆ واقفین کے والدین پر عائد ہونے والی ذمہ داریاں	32
☆ خلاصہ سالانہ کارگذاری رپورٹ	36
☆ دعائے مغفرت	43
☆ ملکی رپورٹیں	44
☆ ضرورت ہے	46
☆ **The teachings of Islam**	50
☆ **ISLAM AND ASTRONOMY**	56

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

منیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔

انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ

کمپوزنگ : مصباح الدین نیّرؔ

دفتری امور : عبدالرب فاروقی، مجاہد احمد سولیجہ

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150 روپے بیرون ملک : 40 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ : 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القُرآن

❁:وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌهُوَ مُوَلِّيهَافَاستَبِقُوا الْخَيْرَاتِ. اَيْنَ مَا تَكُوْ نُوا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعاً. اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (البقره: 149)

ترجمہ: اور ہرایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ مہنہ پھیرتا ہے۔پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

❁:لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَا جاً. وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوْاالْخَيْرَاتِ. اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعاً فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ. (المائده:49)

ترجمہ:تم میں سے ہرایک کے لئے ایک مسلک اور مذہب بنایا ہےاور اگر اللہ چاہتا تو ضرور تمہیں ایک اُمت بنا دیتا لیکن وہ اس کے ذریعہ جو اُس نے تمہیں دیا تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے۔پس وہ تمیں ان باتوں کی حقیقت سے آگاہ کریگا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

❁:مَا بَعَثَ اللّٰه نبِيّاً اِلَّا رعَى الغَنَمَ ،قال اَصْحَابُهُ ،وَاَنْتَ؟ فَقالَ: نَعم كُنْتُ اَرْعَا هَا عَلىٰ قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ. (بخارى كتاب الاجارة)

ترجمہ:ہر نبی نے قبل از وقت بکریاں چرائی ہیں۔صحابہ نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں کچھ معاوضہ پر میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

❁: طَلَبُ كَسْبِ الحَلالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الفَرِيضَةِ. (مشكوٰة باب كسب و طلب الحلال)

ترجمہ: خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کی طرح حلال کمائی کے لئے کوشش بھی فرض ہے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ترکِ شرؔ اور دوسرا افاضہ خیر۔ ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو۔ یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور ان کا علم ہو۔ جب تک یہ بات نہ ہو انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا۔ دوسروں کو نفع پہچانا تو بڑی بات ہے۔ بادشاہوں کے رعب اور تعزیراتِ ہند سے بھی تو ایک حد تک ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے۔ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے بجز اس کے کہ اُس پر ایمان نہیں ہے؟ یہی ایک باعث ہے۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 466)

نیز فرماتے ہیں:

''نیکی کا پہلا دروازہ اسی سے کھلتا ہے (کہ) اول اپنی کورانہ زندگی کو سمجھے اور پھر بری مجلس اور بری صحبت کو چھوڑ کر نیک مجلس کی قدر کرے۔ اس کا یہی کام ہونا چاہئے کہ جہاں بتایا جائے کہ اُس کے مرض کا علاج ہوگا وہ اس طبیب کے پاس رہے اور جو کچھ وہ اس کو بتاوے اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو۔ دیکھو بیمار جب کسی طبیب کے پاس جاتا ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ طبیب کے ساتھ مباحثہ شروع کر دے بلکہ اس کا فرض یہی ہے کہ وہ اپنا مرض پیش کرے اور جو کچھ طبیب اس کو بتائے اس سے وہ فائدہ اٹھائے گا۔ اگر اس کے علاج پر جرح شروع کر دے تو فائدہ کس طرح ہوگا''۔ (ملفوضات جلد سوم صفحہ 82)

ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں:

''گناہوں کا چھوڑنا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ ایک ذلیل کام ہے اگر کوئی کہے کہ میں چوری نہیں کرتا۔ زنا نہیں کرتا۔ خون نہیں کرتا اور فسق و فجور نہیں کرتا تو کوئی خوبی کی بات نہیں اور نہ خدا پر یہ احسان ہے کیونکہ اگر وہ ان باتوں کا مرتکب نہیں ہوتا تو ان کے بدنتائج سے بھی وہی بچا ہوا ہے۔ کسی کو اس سے کیا؟ اگر چوری کرتا گرفتار ہوتا سزا پاتا۔ اس قسم کی نیکی کو نیکی نہیں کہا کرتے۔

ایک شخص کا ذکر ہے کہ ایک کے ہاں مہمان گیا بیچارے میزبان نے بہت تواضع کی تو مہمان آگے سے کہنے لگا کہ حضرت آپ کا کوئی احسان مجھ پر نہیں ہے احسان تو میرا آپ پر ہے کہ آپ اتنی دفعہ باہر آتے جاتے ہیں اور کھانا وغیرہ تیار کروانے اور لانے میں دیر لگتی ہے۔ میں پیچھے اکیلا با اختیار ہوتا ہوں چاہوں تو گھر کو آگ لگا دوں یا آپ کا اور نقصان کر چھوڑوں تو اس میں آپ کا کس قدر نقصان ہوسکتا ہے۔ تو یہ میرا اختیار ہے کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ ایسا خیال ایک بدآدمی کا ہوتا ہے کہ وہ بدی سے بچ کر خدا تعالیٰ پر احسان کرتا ہے اس لئے ہمارے نزدیک ان تمام بدیوں سے بچنا کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 460)

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت 2009ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدالمسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

لندن
26-09-09

پیارے خدام و اطفال!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ بھارت اپنے سالانہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ ایسے بابرکت مواقع پر روحانی، تربیتی اور علمی موضوعات پر پر تاثیر تقریریوں اور درسوں کا جو اہتمام کیا جاتا ہے انہیں غور سے سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماعات کو ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے اور آپ سب کو اس کی بے شمار برکات سے نوازے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جوانی کے زمانہ میں نیک کاموں کی بجا آوری اور خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول میں کوشاں رہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

''ایک ہی زمانہ ہے۔۔۔ یعنی شباب کا جب انسان کوئی کام کر سکتا ہے کیونکہ اس وقت قویٰ میں نشو نما ہوتا ہے اور طاقتیں آتی ہیں لیکن یہی زمانہ ہے جبکہ نفسِ امارہ ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس پر مختلف رنگوں میں حملے کرتا ہے اور اپنے زیر اثر رکھنا چاہتا ہے یہی زمانہ ہے جو مؤاخذہ کا زمانہ ہے اور خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کے دن بھی یہی ہیں لیکن ایسی آفتوں میں گھرا ہوا ہے کہ اگر بڑی سعی نہ کی جاوے تو یہی زمانہ ہے جو جہنم میں لے جائے گا اور شقی بنا دیگا۔ ہاں اگر عمدگی اور ہوشیاری اور پوری احتیاط کے ساتھ اس زمانہ کو بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔ ۔۔ آخری زمانہ میں گو بڑھاپے کی وجہ سے سستی اور کاہلی ہوگی لیکن فرشتے اس وقت اس کے اعمال میں وہی لکھیں گے جو جوانی کے جذبات اور خیالات ہیں۔ جوانی میں اگر نیکیوں کی طرف مستعد اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اس کے احکام کی تعمیل کرنے والا اور نواہی سے بچنے والا ہے تو بڑھاپے میں گو ان کے اعمال کی بجا آوری میں کسی قدر سستی بھی ہو جاوے لیکن اللہ تعالیٰ اسے معذور سمجھ کر ویسا ہی اجر دیتا ہے'' (ملفوضات جلد چہارم صفحہ 198 تا 199)

پس خدام کو بطور خاص اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی عبادات کے معیار بڑھانے کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ اپنے ماحول میں نیک نمونے قائم کریں اور اس کے لئے دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے اس کی مدد کے طلبگار رہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذات پر دعاؤں کی قبولیت کا بار ہا تجربہ کر کے اپنی جماعت کو بھی کامیابی کے اس راز سے باخبر کیا۔ آج ہمارے اطفال کو بھی اپنی چھوٹی عمروں سے دعاؤں کی عادت اپنانی چاہئے اور خدام کو بھی۔ یہ وہ ہتھیار ہے جو شیطانی حملوں سے بچاتا ہے اور خاتمہ بالخیر کی راہیں ہموار کرتا ہے۔ دعا سے خدا تعالیٰ کا قرب ملتا ہے اور اسی کی طاقت سے انشاء اللہ دیگر ادیان پر اسلام نے کل عالم پر غالب آنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔ دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا''

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 207)

پس یاد رکھیں کہ دور دراز کے سفر کر کے آپ جو یہاں جمع ہوئے ہیں تو اس بابرکت موقعہ سے بھرپور رنگ میں استفادہ کریں۔ آپ کا یہ سفر تبھی للّٰہی سفر ہوگا جب آپ اس وقت کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزاریں گے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے اور اس کے دائمی فیوض و برکات عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط حضور انور)

خلیفۃ المسیح الخامس

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 , +91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE
FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS
WE BUILD YOUR CAREER

PROSPER CONSULTANTS
www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

اداریہ:

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کومخاطب کرتے ہوئے الہاماً فرمایا:

اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ

یعنی تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جاسکتا۔

اس الہام میں ایک طرف اس امر کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت جس زمانہ میں مقدر تھی اُسی زمانہ میں ہوئی۔ایسا نہیں ہوسکتا تھا کہ وقت کے تقاضا کو ملحوظ نہ رکھا جاتا۔دوسری طرف اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ اس بزرگ مسیح کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہوسکتا۔اس کی زندگی کا ہر پل خدمت اسلام اور اسلام کے دفاع کے لئے صرف ہوگا۔جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی کی آخری سانس تک خدمتِ اسلام کی اور اپنے فریضہ کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔اس فریضہ کی تکمیل کے لئے آپ کے اوقات اتنے معمور ہوا کرتے تھے کہ آپ قضاء حاجت اور کھانے پینے کے اوقات کو اس فریضہ کی تکمیل میں حارج قرار دیتے تھے۔

یہی وہ درس ہے جو اس مذکورہ الہام میں ہر فردِ جماعت کو دیا گیا ہے اور خصوصاً اس کا تعلق ہماری تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت 2009ء کے موقعہ پر جو پیغام ہمیں مرحمت فرمایا ہے اُس میں خاص طور پر اس بات کا ذکر ہے۔چنانچہ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ پیش فرمایا ہے جس میں حضور علیہ السلام نے شباب کے زمانے کو کچھ کرنے کا زمانہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہیکہ بڑھاپے کے زمانے میں انسان کے اعمال میں فرشتے وہی لکھیں گے جو جوانی کے جذبات اور خیالات رہے ہونگے۔حضرت امیر المؤمنین کے اس پیغام کو قارئین اسی شمارہ میں ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہم سچی جماعت کے علمبردار ہیں اور اس کو دُنیا کے ہر کونے میں پھیلائیں گے۔یہ دعویٰ بہت بڑا ہے۔اس دعویٰ کو حقیقت کا جامہ پہنانے کے لئے جہاں ہمیں اپنے اخلاق اور کردار کو سدھارنا ہوگا وہاں اپنی زندگی اور خصوصاً نوجوانی کی عمر کو ضائع ہونے سے بچانا ہوگا۔اس عمر کے ہر لمحہ کو اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرنا ہوگا۔ہمارے مقصد کی تکمیل پل دو پل میں نہیں ہوگی اس کے لئے تو صدیاں درکار ہیں لیکن پل دو پل کا ضیاع اس کو ہم سے دور کردیگا۔اشاعت اسلام کے مقصد کی تکمیل کو اگر ہم قریب لانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہم کو اس عمر عزیز کو ضائع ہونے سے بچانا ہوگا۔اس کے لئے ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم اس نوجوانی، تندرستی، اور عزم وہمت سے پُر عمر کو صحیح اور مثبت کاموں میں صرف کریں۔اس عمر کے ہر پل کا جوڑ دوسرے پل سے اس طرح ہو کہ دونوں پل خدمت دین، اشاعت اسلام، اور اپنے فریضہ کی تکمیل کے کاموں سے معمور ہوں۔جب یہ سلسلہ چلے گا اور پھر نسل درنسل ہم اس سلسلہ کو جاری وساری کرنے میں کامیاب ہوں گے تو پھر ہی ہم اپنے دعویٰ میں سچے ثابت ہوں گے اور عملی رنگ میں اس کو نافذ کرنے کے بھی حقدار ہوں گے۔جب یہ جوش، یہ جذبہ، یہ ہمت اور عزم ہم میں پیدا ہوگا تب ہی ہم بانی تنظیم حضرت مصلح موعودؓ کی اس نصیحت پر بھی عمل پیرا ہوسکتے ہیں:

اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوہء ایام نہ ہو

فریضۂ تبلیغ
تنظیم خدام الاحمدیہ کا ایک اہم فرض

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ کشن گڑھ راجستھان)

مبائعین جماعت احمدیہ کے مرد افراد جو سولہ سال سے چالیس سال کی عمر تک کے ہیں ان کی تنظیم کا نام مجلس خدام الاحمدیہ ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ کی پانچ ذیلی تنظیموں میں سے یہ ایک ہے۔ اس کے جملہ اراکین کو لے کر ہی تنظیم بنتی ہے اور تنظیم کے فرد سے مُراد ہر رُکن کا انفرادی فرض بھی ہے نہ کہ صرف عہدیداران حضرات کے فرائض۔ واضح رہے کہ اس تنظیم خدام الاحمدیہ کو ایک امتیازی فضیلت حاصل ہے کیونکہ پانچ ذیلی تنظیموں میں سے یہی وہ واحد تنظیم ہے جس کے صدر خود خلیفۂ وقت رہ چکے ہیں۔ میری مُراد اس سے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہیں جو اس تنظیم کے صدر رہ چکے ہیں۔ باوجود اس کے کہ عُمر کے لحاظ سے آپ تنظیم انصار اللہ میں شامل ہو چکے تھے (اور خلیفۂ وقت ہونے کی وجہ سے ساری تنظیموں کے نگرانِ اعلیٰ تھے) دراصل یہ حضورؓ کی سرپرستی بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ اس مجلس کی عزّت افزائی سے کم نہیں ہے ورنہ خلیفۂ وقت ہونے کی وجہ سے آپ تمام تنظیموں کے سرپرست اعلیٰ تھے۔

تاریخی طور پر اس کی مثال خلافت اولیٰ سے بھی ملتی ہے جب صاحبزادہ حضرت مرزا محمود احمد (یعنی حضرت المصلح الموعودؓ قبل از خلافت) نے ۱۹۱۱ء میں اپنی ایک رؤیا کے مطابق ایک انجمن انصار اللہ قائم فرمائی اور آپ نے اس انجمن کے قواعد وضوابط مرتب کر کے اس کے قیام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سے منظوری کی درخواست کی تو حضورؓ نے نہ صرف اس کے قیام کی منظوری دی بلکہ ازراہِ شفقت حضرت صاحبزادہ صاحب سے یہ بھی فرمایا:

"مَیں بھی آپ کے انصار اللہ میں شامل ہوں"

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ ۳۸۵)

اب خدام الاحمدیہ کی اس امتیازی فضیلت کے پیش نظر ہم کو اپنے فرائض کی طرف خصوصیت سے توجہ دینی چاہئے اور موقع اور محل کے لحاظ سے خلیفۂ وقت کے اشارہ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے براہِ راست تعلق رکھتے ہوئے ہدایت دیتا ہے نیز خلیفہ راشد کو عصمتِ صغریٰ حاصل ہوتی ہے اسی لئے خلیفۂ وقت کی کسی بھی ہدایت کی اہمیت اپنے وقت میں سب سے زیادہ اہم ہے۔

چنانچہ جب ہم خلفاء احمدیت کے احکامات، خطبات، خطابات، پیغامات کی طرف غور کرتے ہیں تب دیکھتے ہیں سب ہی میں تبلیغ کی طرف زور دیا گیا ہے کہ تبلیغ کرو! تبلیغ کرو! تبلیغ کرو! سرِ دست اس تعلق سے خلفاء عظام کے تمام ارشادات کو اگر اکٹھا کیا جائے جن میں تبلیغ کرنے کے ہی ہدایات زرّیں ہیں تو وہ ایک خاص ضخیم کتاب بن جائے گی اور ماشاء اللہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ تو کیا ساری تنظیموں کے اراکین اس امرِ حقیقت سے واقف ہو چکے ہیں کہ موجودہ وقت میں تبلیغ کرنے کے فرائض کس طرح ہمیں جھنجھوڑ رہے ہیں اور دوسری طرف روحانی طور پر پیاسی مخلوق کس طرح روحانی افلاس میں مبتلا ہو کر تڑپ رہی ہیں اور پھر ذرّیت شیطان اور ائمۃ التکفیر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اثر انگیزی کو دیکھ کر کس طرح جل بھُن کر کباب بنتے جا رہے ہیں اور اپنی مادّی وسائل استعمال کر رہے ہیں تاکہ ان کے خیال کا ممکنہ خطرہ یعنی وسعت احمدیت رُک جائے اور ہم کو روشن ہدایات کے مطابق اس سمت میں زیادہ بڑھنا ہے جس سمت سے مخالف روکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ تبلیغ کرنے کے متعلق مفصّل ہدایات درج کرنے کی بجائے یہی مناسب لگتا ہے اگر وہی مذکورہ "انجمن انصار اللہ" کے ہی قواعد وضوابط درج کئے جائیں جیسے بانی مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے مطاع حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے زمانہ میں مرتّب کر کے منظوری حاصل کی عمل کیا، اور کروایا اور شاندار پھل پایا۔ چنانچہ وہ قواعد وضوابط یہ ہیں جس سے اب

بھی رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے‘‘

(۱) ہر ممبر کا فرض ہوگا کہ حتی الوسع تبلیغ کے کام میں لگا رہے اور جب موقعہ ملے اس کام میں اپنا وقت صرف کریں۔

(۲) ہر ممبر قرآن شریف اور حدیث شریف پڑھنے پڑھانے میں کوشاں رہے۔

(۳) ہر ممبر سلسلہ کے افراد میں صلح و اتحاد کی کوشش میں مصروف رہے اور جھگڑے کی صورت میں یا خود فیصلہ کریں ورنہ خلیفۃ المسیح سے رہنمائی حاصل کریں۔

(۴) ہر قسم کی بدظنیوں سے بچے جو اتحاد اور اتفاق کو کاٹتی ہیں۔

(۵) ہر ماہ کے آخر میں اپنے کام کی رپورٹ دے۔

(۶) اس انجمن کے ممبر رشتۂ اتحاد و اخوّت کو پختہ کرنے میں ہر ممکن ذرائع بروئے کار لائیں۔

(۷) تسبیح وتحمید اور درود شریف بکثرت پڑھیں۔

(۸) حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کا خاص خیال رکھیں۔

(۹) پنجوقتہ نمازوں میں پابندی کے علاوہ نوافل صدقہ اور روزہ کی طرف توجہ رکھیں۔ (تاریخ احمدیت جلد۴، صفحہ ۸۶-۳۸۵)

یہ ایک مثالی لائحہ عمل ہر اس خادم کے لئے ہے جو داعی الی اللہ بننے کی دلی تمنا رکھتا ہے اور یہ اسوہ حسنہ حضورؓ نے اپنے آقا و مطاع سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام سے لیا ہے۔ چنانچہ اسی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اب دیکھو کہ اس مرد کی کیسی بلند شان ہے جس نے تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں انسانوں کی اصلاح کی اور فساد سے صلاحیت کی طرف منتقل کیا یہاں تک کہ ان کا کُفر پاش پاش ہوگیا اور صدق اور راستی کے تمام اجزاء بحیثیت اجتماعی ان کے وجود میں جمع ہوگئے اور ان کے دلوں میں پرہیزگاری کے نور چمک اٹھے اور ان کے پیشانی کے نقشوں میں محبت مولیٰ کے بھید ایک چمکیلی صورت میں نمودار ہوگئے اور ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بلند ہوگئیں اور وہ دعوت اسلام کے لئے ممالک شرقیہ اور مغربیہ تک پہنچے اور ملّتِ محمدیہ کی اشاعت کے لئے بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا اور ان کی عقلیں علوم الٰہیہ میں منور ہوئیں اور ان کے قوائے فکریّہ اسرارِ ربّانیہ کے سمجھنے کے لئے باریک ہوگئیں اور نیک باتیں ان کو بالطبع پیاری لگنے لگیں اور رُشد اور سعادت کے خیموں میں وہ اُتارے گئے بعد اس کے جو بُتوں پر پرستش کے لئے سرنگوں تھے اور انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ و دَو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے اُٹھا نہ رکھا۔ یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور رُوم اور شام تک پہنچا دیا اور جہاں جہاں کُفر نے اپنا بازو پھیلائے رکھا تھا اور شرک نے اپنی تلواریں کھینچ رکھی تھی وہیں پہنچے۔ انہوں نے موت کے سامنے منہ نہ پھیرا اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے اگرچہ کاردوں سے ٹکڑے کئے گئے۔ (نجم الہدیٰ صفحہ ۲۰)

یقیناً مذکورہ بالا لائحہ عمل اور اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ایک ممکنہ خطرہ کا تصور اور احتمال پیدا ہوتا ہے اور وہ ہے ’’مخالفت‘‘ یعنی تبلیغ کرنے کے نتیجہ میں لازمًا مخالفت ہوگی اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:-

’’اگر کوئی احمدی یہ کہتا ہے اور مُربّی (مبلغ سلسلہ) کو چھیڑتا ہے کہ دیکھنا ہم نہیں کہتے تھے کہ فساد ہوگا تو اس کو پھر مذہب کی حقیقت کا علم ہی کوئی نہیں ...... تبلیغ کے ساتھ لازمًا ایک فساد لگا ہوا ہے اور اس فساد کی ذمہ داری دشمن پر عائد ہوتی ہے۔ تم پر عائد نہیں ہوتی اگر تم تبلیغ کو اس طرح کروگے جس طرح کہ تبلیغ کرنے کا حق ہے، جس طرح کہ گزشتہ زمانوں میں انبیاء کرتے چلے آئے اور جس طرح سب انبیاء سے بڑھ کر حکمت اور پیار اور بالغ نظری کے ساتھ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی، پس تبلیغ ہمیں کرنی ہے ہم تو مجبور ہیں۔‘‘ (اخبار بدر ۵ ستمبر ۱۹۸۵)

پھر اسی امرِ حقیقت کو مزید واضح کرتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا:

’’...... جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے حُسن خلق بہت ہی ضروری ہے لیکن صرف حُسن خلق کافی نہیں یہ غلط فہمی بھی دل سے نکال دیں کئی احمدی کہتے ہیں

کہ ہم اپنے اخلاق سے تبلیغ کر رہے ہیں اور جو شکایت مجھے معلوم ہوئی اس میں یہ بھی محاورہ استعمال کیا گیا تھا کہ فلاں مبلغ نے علاقے میں اچھا بھلا امن برباد کردیا آگ لگادی وہاں۔ حالانکہ ہم نے اُسے متنبہ بھی کردیا تھا اور بتادیا تھا کہ ہم بہت حُسن خلق سے خاموش تبلیغ کر رہے ہیں اور کسی مزید شور ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ حُسن خلق کا انکار تو ممکن ہی نہیں ہے ایک بہت ہی بڑا اور مؤثر ہتھیار ہے جس کے ذریعہ تبلیغ پھل لاتی ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن محض حُسن خُلق اور زبان سے خاموشی یہ تو نہ انبیاء کا دستور ہے نہ کوئی معقول آدمی اسے تسلیم کرسکتا ہے کہ اس طرح تبلیغ پھیل جائے گی اگر صرف حُسن خلق سے کام لینا ہوتا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے 'بَلِّغْ' کے حکم کی ضرورت نہ ہوتی تو آپ کے خُلق کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خُلق سے کیا نسبت ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر حُسنِ خُلق لیکر آپ دنیا میں تبلیغ کریں گے تمام انبیاء حُسنِ خُلق سے آراستہ تھے اور اپنے اپنے زمانے میں اپنے اپنے عالم میں اخلاق میں بہترین تھے، سب سے بُلند تر مقام پر فائز تھے ان کو خدا نے کیوں نہیں کہہ دیا کہ حُسن خلق لے کر چلو اور کسی تبلیغ کی ضرورت نہیں۔ اس لئے یہ بات درست نہیں ہے آپ کی کہ خالی حُسنِ خُلق کافی ہوا کرتا ہے یہ تو ایک بُزدلی کا بہانہ ہے یہ تو ایک گریز کی راہ ہے جو بعض لوگ اختیار کرتے ہیں۔'' (اخبار بدر ۵ ستمبر ۱۹۸۵)

تبلیغ سے گریز کرنے کا بہانہ جو عام طور پر غلط فہمی سے پیش کیا جاتا ہے اس کی وضاحت کے بعد ایک اور غلط فہمی کا ازالہ کرنا بھی ضروری محسوس ہوتا ہے یعنی بعض افراد یہ سمجھتے ہیں کہ تبلیغ کرنے کی ذمہ داری اور فرائض صرف مبلغ یا معلم کی ہے جو انجمن سے تنخواہ حاصل کرتے ہیں یا صرف عہدیداروں کو ہی اس کے لئے مکلف خیال کرتے ہیں یہ بھی دراصل گریز کی راہ ہے کیونکہ تبلیغ کرنا سب احمدیوں پر فرض ہے ہر وہ شخص جو خود کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا علمبردار سمجھتا ہے اس پر تبلیغ کرنا فرض ہے خواہ وہ با تنخواہ ملازم ہو یا نہ ہو، عہدیدار ہو یا نہ ہو بلا استثناء بڑے چھوٹے مرد اور عورت سب پر تبلیغ کرنا فرض ہے۔ اس کے لئے قرآن، حدیث اور بزرگان سلسلہ کے ارشادات کثرت سے ملتے ہیں۔

بہر حال تبلیغ اور خدمت دین ایک فضلِ الٰہی ہے چنانچہ اگر کوئی احمدی اس فرض کو ادا کرتا ہے تو وہ کسی پر احسان نہیں کرتا بلکہ وہ خود اپنے اوپر احسان کرتا ہے خود اس کی بھلائی اپنی ہے اور سراسر بھلائی ہے اور خادمانِ دینی کی اتنی بلند اتنی بلند شان ہے کہ دنیا کی کوئی اور شان اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔
چنانچہ بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''ہمیں دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم قربانی کر رہے ہیں بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے، کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے۔ اگر تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اگر تم دین کے لئے فقیر ہونا برداشت نہیں کرسکتے اگر تم دین کے لئے بھیک مانگنا پسند نہیں کرسکتے اگر تم دینی خدمت کو ہفت اقلیم کی بادشاہی سے زیادہ اعزاز والا کام نہیں سمجھتے تو تمہارے اندر ایک جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں سمجھا جاسکتا۔''

(خطبات محمود جلد سوئم، صفحہ ۳۲۵-۲۶)

ان روشن فرامین سے مجلس خدام الاحمدیہ کے فرائض خوب خوب عیاں اور واضح ہیں اللہ تعالیٰ تمام خدام احمدیت کو اس پر کماحقہٗ عمل کرنیکی توفیق دے۔ (آمین)

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433
JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

تربیت اولاد
اور والدین کی ذمہ داریاں

از: مکرم سید ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ

اسلام جہاں اولاد کو والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے اور ان کا مطیع وفرمانبردار بننے کی تلقین وتاکید فرماتا ہے وہاں والدین پر بھی اسلام یہ ذمہ داری ڈالتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت کر کے اُن کی عاقبت کو بھی سنوارنے کی کوشش کریں اور دُنیوی رنگ میں بھی ان کے مستقبل کو روشن اور تابناک بنائیں۔اور اپنے تجربہ کی بنا پر ان کی صحیح رہنمائی کریں۔

گویا اولاد پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کر کے ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کریں اور والدین پر یہ حق عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنا اچھا نمونہ دکھا کر اور گھر کا ماحول اچھا بنا کر اپنے بچوں کا مستقبل سنواریں اور انہیں معاشرے کا بہتر اور مفید وجود بنانے میں اپنا کردار ادا کریں کیونکہ ماں باپ کا اپنا نمونہ گھر کا ماحول اور صحبت کا زبردست اثر ہوتا ہے اولاد کی تربیت کی خاطر والدین کو ان تینوں باتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔خود والدین اسلام واحمدیت کی تعلیم کا بہتر نمونہ ہوں تو آگے اولاد بھی اسی رنگ میں رنگین ہوگی۔

اسلام والدین پر بچوں کی پرورش اور اُن سے شفقت اور اُن سے مساوی سلوک کرنے کی ہی ذمہ داری نہیں ڈالتا بلکہ اُن کی روحانی واخلاقی اور دینی تربیت کو فرض قرار دیتا ہے۔اس ضمن میں ارشاد خداوندی ہے کہ:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (تحریم)

یعنی اے ایمان والو تم اپنے آپ کو اور اپنے اھل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ والدین کا صرف اپنے طور پر نیک ہونا ہی کافی نہیں بلکہ ان کی دوہری ذمہ داری ہے۔ایک طرف انہیں اپنے بچاؤ کی فکر کرنی ہے زندگی کے ان مہلت کے ایام میں وہ کام کرنے ہیں جو آخرت میں اللہ کی پکڑ سے بچا سکیں۔دوزخ کی آگ سے دُور رکھیں دوسری طرف اپنے اہل وعیال کی ذمہ داری بھی ہے۔ان کے تمام معمولات کی نگرانی کرنی ہے۔حدیث نبوی کے مطابق ہر شخص اپنے خاندان اپنے بیوی بچوں اور اپنے ماتحت لوگوں کا راعی نگران اور ذمہ داری ہے اور روز محشر اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے :

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

بہت سے لوگ تو ایسے ہیں کہ اپنی اس ذمہ داری کو محسوس ہی نہیں کرتے اپنی اصلاح سے بھی غافل رہتے ہیں اور ہر کام احکامِ الٰہی کے خلاف کرتے ہیں۔وہ لوگ دوسروں کو کیا نصیحت کریں گے۔اوّل تو ایسے لوگوں کو ہمت ہی نہیں ہوتی کہ وہ اپنے اہل وعیال کو نیکی کی تلقین کریں اور اگر کریں گے بھی تو اس کا کیا خاک نتیجہ نکلے گا کیونکہ انسان عمل اور کردار کی نقل کرتا ہے نہ کہ خالی دعووں کی۔جیسا کہ کسی مفکر کا قول ہے:

People may doubt, what you say but they will always beleave what you do.

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کی اپنی زندگیاں گناہ کی آلودگی سے پاک ہیں وہ فرائض کی پابندی کرتے ہیں اور منکرات ونواہی سے باز رہتے ہیں لیکن اپنی اولاد کی تربیت اور اصلاح سے غفلت برتتے ہیں یا پھر یہ سوچ کر اپنے نفس کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ابھی چھوٹے ہیں بڑے ہو کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔لیکن وہ نادان یہ نہیں سوچتے اس طرح وہ اپنے بچوں کا عہد تربیت ضائع کرتے ہیں۔

اگر ایک پودے کو زمین میں لگاتے وقت احتیاط برتی جائے اور روزانہ اس کی دیکھ بھال اور نگہداشت کی جائے تو وقت آنے پر وہ ایک مضبوط اور سیدھا درخت بنے گا اور اگر پودے کو زمین پر لگاتے وقت ہی ٹیڑھا لگایا جائے یا موسمیاتی تغیر کی وجہ سے اگر اس میں کسی جانب جھکاؤ آجائے اور پھر بروقت اسے سیدھا کرنے کیلئے کسی لکڑی وغیرہ کا سپورٹ نہ دیا جائے تو وہ درخت جتنا جسیم ہوتا جائے گا اس کا ٹیڑھا پن زیادہ سے زیادہ نمایاں ہوتا چلا جائیگا۔اسی طرح اگر ایک عمارت تعمیر کرتے وقت اسکی بنیاد میں ٹیڑھا پن رہے تو جتنا بھی اس عمارت کو بلند کیا جائے گا عمارت ٹیڑھی ہی رہے گی بقول شاعر

خشت اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

یہی مثال ایک بچے کی بھی ہوتی ہے اگر اسکی تربیت ونگہداشت کا پورا پورا خیال رکھا جائے اسے اخلاق اقدار سے متعارف کیا جائے اچھے اخلاق وآداب کے زیور سے اُسے آراستہ کیا جائے اچھا اور صالح ماحول نیز اچھے لوگوں کی صحبت اُسے میسر رکھی جائے تو عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کے اخلاق و عادات اور کردار واطوار میں بھی نکھار آتا جائے گا۔

ہر بچہ فطرت صحیحہ یعنی فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے پھر والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُسے فطرتِ صحیحہ پر قائم ودائم رکھیں۔ جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

مَامِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُهَوِّدَانِهٖ وَیُنَصِّرَانِهٖ وَیُمَجِّسَانِهٖ (صحیح مسلم)

یعنی ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی نصرانی اور مجوسی بناتے ہیں یعنی قریبی ماحول سے بچے کا ذہن متاثر ہوتا ہے۔ گویا بچہ عموماً وہی دین اختیار کر لیتا ہے جس پر وہ اپنے والدین کو پاتا ہے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بچہ نقال ہوتا ہے وہ وہی کچھ سیکھتا ہے جو وہ آس پاس دیکھتا ہے۔

والدین آئے دن گھر میں لڑتے جھگڑتے ہوں تو بچے بھی یہی کچھ سیکھتے ہیں والدین رات دیر گئے تک فحش اور حیاء سوز فلمیں دیکھتے ہوں تو بچے بھی اسی ڈگر پر چلتے ہیں۔

ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ انسان کے دماغ میں ایسے پردے ہوتے ہیں جن پر آواز منعکس ہو جاتی ہے خواہ ایک دن کا بچہ ہی کیوں نہ ہو اسی لئے فطرت شناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے بچہ کے پیدا ہوتے ہی کان میں اذان دینے کا حکم صادر فرمایا اور اس طرح یہ احساس دلا دیا کہ بچہ کی تربیت کا آغاز ہو چکا ہے۔

اکثر والدین اپنا خون پسینہ ایک کر کے دن رات محنت کر کے اپنی اولاد کے لئے بڑی بڑی جائیدادیں بناتے ہیں۔ باغات بناتے ہیں محلات تعمیر کرتے ہیں بینک بیلینس چھوڑ دیتے ہیں مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کو بہترین عطیہ قرار نہیں دیا بلکہ فرمایا:

مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ (ترمذی باب فی ادب الولد)

یعنی کسی والد نے اپنی اولاد کو نیک ادب اور حسن تربیت سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیا۔

اگر صحیح معنوں میں اولاد کو اچھی تعلیم وتربیت میسر آئے، اچھے اخلاق اچھی تعلیم اور اچھے آداب کے زیور سے انہیں آراستہ کیا جائے تو مال وزر تو کیا حکومت ان کے قدموں میں آئے گی۔

تربیت گاہوں میں جو آپ کی پروان چڑھیں
ایک دن دین کے گردوں کے ستارے ہونگے
آپ کے حسن تدبّر سے وہ دن آئے گا
آپ کے قدموں میں جنت کے نظارے ہونگے

حاصل مطالعہ

﴿از سید ناصر احمد ندیم ماندوجن﴾

مولانا وحید الدین خان صدر اسلامی مرکز دہلی اپنے ماہوار رسالہ "الرّسالہ" میں اکثر حق وصداقت پر مبنی تحریرات رقم فرماتے رہتے ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں الرّسالہ اگست 2009ء کی اشاعت میں مولانا موصوف "سائنس دانوں کا مذہب" کے موضوع پر ہستی باری تعالیٰ کے تعلق سے اپنے ایک مضمون کے آخر میں رقم طراز ہے:

"جدید سائنس کی تاریخ بتاتی ہے کہ تدریجی طور پر سائنس اب یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ سائنسدان کائنات میں دماغ (Mind) جیسے کسی عنصر کی کارفرمائی تسلیم کرتے ہیں۔ حقیقت کے اعتبار سے یہ کہنا درست ہوگا کہ دماغ کو ماننا بلواسطہ طور پر خدا کو ماننے کے ہم معنیٰ ہے۔ اب ضرورت ہے کہ اس بالواسطہ سائنس کو براہ راست سائنسی افراد کے درجے تک پہنچایا جائے۔ یہ بلاشبہ موجودہ زمانے کا سب سے بڑا علمی اور فکری کام ہے۔ یہ کام کوئی اعلیٰ سائنسی دماغ ہی کر سکتا ہے۔ یہ کام صرف وہ شخص انجام دے گا جو اعلیٰ ریاضیات (Higher mathematics) کی زبان میں اس کو انجام دے سکتا ہو۔ شاید یہ کام ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (وفات 1996ء) انجام دے سکتے تھے، جن کو 1979ء میں سائنس کا نوبل پرائز ملا تھا لیکن مسلمانوں کے تعصّبانہ مزاج کی بنا پر یہ امکان واقعہ نہ بن سکا"۔ (الرّسالہ اگست 2009ء صفحہ نمبر 21)

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

HELD ON
26th SAT
27th SUN
28th MON
DEC. 2009

منعقدہ
ہفتہ 26
اتوار 27
سوموار 28
دسمبر 2009ء

تحقیق حق اور تعلیم اسلام و صداقت احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ

بمقام محلہ احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ

AT MOHALLAH AHMADIYYA QADIAN

118th JALSA SALANA QADIAN

ANNUAL CONVENTION QADIAN

اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں

PROGRAMME

A part from the soul inspiring and thought provoking discourses of HADHRAT AMIRUL MOMINEEN [illegible]

[illegible]

1. The [illegible] Almighty God [illegible]
2. [illegible] Holy Prophet [illegible]
3. Life of the Promised Messiah [illegible]
4. The Blessings of Khilafat [illegible]
5. The [illegible]
6. The Truth [illegible]
7. The [illegible] brought about by the Promised Messiah
8. Life of the Sahaba (Companions) [illegible]
9. The Economic Structure of the Ahmadiyya Jamaat [illegible]
10. [illegible]
11. Claim of the Promised Messiah [illegible]

All Programmes will be translated simultaneously into:
Arabic, English, Bangla, Malayalam, Tamil, Kanada, Telugu Some other languages

پروگرام

[illegible]

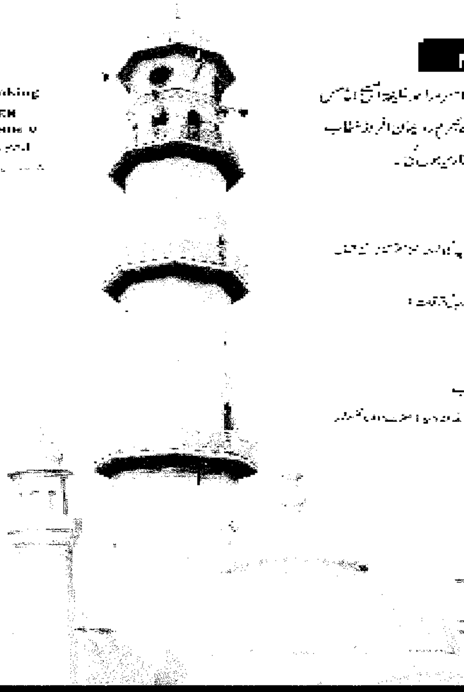

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے

ضروری نوٹ: [illegible]

ایڈریس:- ناظر اصلاح و ارشاد قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بھارت پن کوڈ: 143516

وقار عمل کی اہمیت
اسوہ رسول کے آئینہ میں

(سید فہیم احمد نیشنل صدر بھوٹان)

بانی مجلس خدام الاحمدیہ نے نوجوانوں میں محنت مشقت کی عادت ڈالنے اور اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی روح پیدا کرنے کیلئے وقارعمل کا شعبہ قائم فرمایا۔اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ نوجوان کسی بھی جائز کام کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں۔ بلکہ ہاتھ سے کام نہ کرنے کی عادت اور نکمے پن کو اپنے لئے باعث عار سمجھیں۔

حضور نے اپنے متعدد خطبات کے ذریعہ مجلس خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے وقارعمل کی اہمیت،طریق کار،فوائد اور برکات پر روشنی ڈالی ہے۔حضور فرماتے ہیں:-

میرے نزدیک مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کرلیں جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں۔ بلکہ میرے نزدیک شاید مناسب ہوگا کہ بجائے ایک گھنٹہ کام کرنے کے سارا دن کام کیلئے رکھا جائے۔

(مشعل راہ جلد اول ص ۹۲)

وقارعمل کی تحریک کے دو اہم فوائد بیان کرتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں۔

''اس تحریک کے دو اہم فوائد حاصل ہونگے ایک تو نکما پن دور ہوگا دوسرا غلامی کو قائم رکھنے والی روح کبھی پیدا نہ ہوگی۔

(مشعل راہ جلد اول ص ۱۳۴)

اُسوۂ رسول ﷺ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ زندگی کے ہر پہلو میں ہماری رہنمائی کرتا ہے آپ کو اللہ تعالی نے کائنات میں سب سے بلند مقام عطا فرمایا اور آپ کو ایسے خدام بھی عطا کئے تھے جو آپ کی خدمت میں ہمیشہ کمر بستہ رہتے اور آپ کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے کو تیار رہتے مگر اس کے باوجود آپ اپنے لئے عام دنیاوی معاملات میں کوئی امتیازی حیثیت اختیار کرنا پسند نہ فرماتے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کرتے تھے۔

آپ کی حیات اقدس انفرادی اور اجتماعی وقارعمل کی بے شمار مثالوں سے بھری پڑی ہے جن میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں۔

انفرادی وقارعمل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ بلکہ گھر کے چھوٹے چھوٹے کام اپنے ہاتھوں سے سرانجام دے کر آپ نے عمل کو وقار بخشا۔اور ہمارے لئے قابل تقلید نمونہ چھوڑا۔

گھر میں کام کاج کی جھلکیاں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جو کام کرتے تھے انکا نقشہ حضرت عائشہ نے اس طرح کھینچا ہے کہ حضور اپنی جوتی خود مرمت کرلیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔(بحوالہ مسند احمد جلد ۶ ص ۱۲۱۔۱۶۷)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ اپنے کپڑے صاف کرلیا کرتے۔ان کو پیوند لگاتے ۔بکری کا دودھ دوہتے ۔اونٹ باندھتے ان کے آگے چارہ ڈالتے۔آٹا گوندھتے اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔

(شفاعیاض باب تواضعہ)

حضرت حبہؓ اور سواءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ حضور اپنے دست مبارک سے مکان کی مرمت کر رہے ہیں۔ہم بھی حضور کے ساتھ شریک ہوگئے جب کام ختم ہوگیا تو حضور نے ہمارے لئے دعا کی۔(مسند احمد جلد ۳۔ص ۴۶۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ کو حضور کے پاس لے گیا اس وقت حضور اپنے اونٹ پر تیل مل رہے تھے

(بحوالہ صحیح مسلم کتاب الادب باب استجاب تحنیک المولود)

یہ تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انفرادی وقار عمل کی چند جھلکیاں اب اجتماعی کاموں میں حضور کی منکسرانہ اور متواضع زندگی کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

تعمیر کعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وقار عمل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب چھوٹے تھے اس وقت خانہ کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی اس میں حضورؐ نے بھی باوجود چھوٹے ہونے کے بڑوں کے شانہ بشانہ حصہ لیا اور پتھر اٹھا کر لاتے رہے۔ (بخاری کتاب بنیان الکعبہ)

قریش نے آپ کی جوانی کے زمانہ میں جب کعبہ کو گرا کر از سر نو تعمیر کیا آپ نے بھی اس میں حصہ لیا اور حجر اسود کی تنصیب کے وقت قریش کے جھگڑے کو حکم بن کر عمدگی سے حل فرمایا۔ (سیرت ابن ہشام جلد ۱۔ ص ۲۰۹)

بھاری پتھر اٹھائے

مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک بستی تھی جس کا نام قبا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے قبل کئی مہاجرین مکہّ سے آ کر اس بستی میں ٹھہر گئے تھے حضورؐ نے جب خود ہجرت فرمائی تو مدینہ جانے سے قبل اس بستی میں قیام فرمایا یہاں آپ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جسے مسجد قبا کہتے ہیں۔

مسجد کی تعمیر میں آپ نے خود صحابہ کے ساتھ مزدوروں کی طرح حصہّ لیا روایت ہے کہ حضور نے صحابہ سے فرمایا قریب کی پتھریلی زمین سے پتھر جمع کر کے لاؤ۔ پتھر جمع ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قبلہ رخ ایک خط کھینچا اور خود اس پر پہلا پتھر رکھا پھر بعض بزرگ صحابہ سے فرمایا اس کے ساتھ ایک ایک پتھر رکھو پھر عام اعلان فرمایا کہ ہر ایک شخص ایک ایک پتھر رکھے

صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھاری پتھر اٹھا کر لاتے یہاں تک کہ جسم مبارک جھک جاتا پیٹ پر مٹی نظر آتی۔ صحابہ عرض کرتے ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپؐ یہ پتھر چھوڑ دیں ہم اٹھا لیں گے مگر آپ فرماتے نہیں تم ایسا ہی اور پتھر اٹھا لاؤ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۲۴ ص ۳۱۸)

تعمیر مسجد کے وقت شہنشاہ دو عالم مزدوروں کے لباس میں:

مدینہ پہنچنے کے بعد بھی سب سے پہلے ایک مسجد کی تعمیر کی طرف توجہ فرمائی خاندان بنو بخار کے دو یتیم بچوں سے زمین خریدی گئی اور شہنشاہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قدوسیوں کے ساتھ پھر مزدوروں کے لباس میں آ گیا حضور صحابہ کے ساتھ پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے اور صحابہ کو دعا دیتے ہوئے اشعار پڑھتے جن کا ترجمہ یہ ہے:

یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال کا بوجھ نہیں جو جانوروں پر لد کر آیا کرتا ہے۔ بلکہ اے ہمارے مولی یہ بوجھ تقوی اور طہارت کا بوجھ ہے۔ جو ہم تیری رضا کے لئے اٹھاتے ہیں۔ اے ہمارے اللہ اصل اجر تو صرف آخرت کا اجر ہے پس تو اپنے فضل سے انصار اور مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرما۔

لاثانی شجرکاری

حضرت سلمان فارسیؓ نے جب اسلام قبول کیا اس وقت وہ مدینہ کے ایک یہودی کے غلام تھے اور اُس نے حضرت سلمان فارسیؓ کی آزادی کی یہ قیمت مقرر کی کہ وہ کھجور کے تین سو درخت لگائیں تلائی گوڈی کر کے پانی دے کر انہیں تیاّر کریں اور مالک کے حوالے کر دیں نیز چالیس اوقیہ (ایک پیمانہ) چاندی اس کو ادا کریں۔

حضرت سلمان فارسیؓ نے جب حضور کو یہ اطلاع دی تو حضورؐ نے صحابہ کو فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو۔ چنانچہ صحابہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کھجور کے پودے لے آئے کوئی تیس کوئی بیس اور کوئی دس یہاں تک کہ تین سو پودے جمع ہو گئے۔

پھر حضورؐ نے ان کے لئے گڑھے کھودنے کا حکم دیا۔ چنانچہ صحابہ نے اپنے بھائی کی پوری پوری مدد کی اور تمام گڑھے اجتماعی وقار عمل سے کھود لئے گئے جب حضور کو اطلاع دی گئی تو حضورؐ نے تمام پودے اپنے ہاتھوں سے گڑھوں میں لگائے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایک پودے کو حضور کے قریب

لاتے اور آپ اُسے اپنے دست مبارک سے گڑھے میں رکھ دیتے۔

لکڑیاں اکٹھی کیں

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اُن پودوں کی قسم اُن پودوں میں سے ایک بھی نہیں مرا اور سارے کے سارے پھولنے پھلنے لگے۔

اس طرح اُس یہودی کی شرط پوری ہوگئی اسی طرح حضورؐ کو کسی نے سونا پیش کیا جو حضور نے حضرت سلمان کو دے دیا اور انہوں نے آزادی حاصل کر لی۔ (بحوالہ سیرت ابن ھشام باب اسلام سلمان جلد ۱ ص ۲۳۴)

ایک سفر کے دوران کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو مختلف صحابہؓ نے اپنے اپنے کام بانٹ لئے کسی نے بکری ذبح کرنے کا، کسی نے پکانے کا۔ حضورؐ نے جنگل سے لکڑی اکٹھی کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام بھی ہم کرلیں گے۔ آپؐ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم یہ کام بھی کر سکتے ہو مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں خود کو تم سے ممتاز کروں اور الگ رکھوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ہمراہیوں سے ممتاز بنتا ہے۔
(شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد ۴ صفحہ ۲۶۵)

جنگ خندق ایک MEGA وقار عمل

حضور کے زمانے میں سب سے اہم اور سب سے مشکل وقار عمل جنگ خندق کے موقعہ پر ہوا شوال ۵ ہجری میں کفار مکہ کی سرکردگی میں پندرہ ہزار کا لشکر مدینہ پر حملہ آور ہوا جس کی روک تھام کیلئے مدینہ کے غیر محفوظ حصہ کے سامنے خندق کھودنے کا فیصلہ ہوا۔

حضورؐ نے خود اپنی نگرانی میں موقع پر نشان لگا کر پندرہ پندرہ فٹ کے ٹکڑوں کو دس دس صحابہ کے سپرد فرمایا۔ (فتح الباری شرح بخاری جلد ۷)

ان ٹولیوں نے اپنے کام کی تقسیم اس طرح کی کہ کچھ آدمی کھدائی کرتے تھے اور کچھ کھدی ہوئی مٹی اور پتھروں کو ٹوکریوں میں بھر کر کندھوں پر لاد کر باہر پھینکتے تھے۔

حضور بیشتر وقت خندق کے پاس گزارتے اور بسا اوقات خود میں شگفتگی قائم رکھنے کیلئے آپ کام کرتے ہوئے شعر پڑھنے لگ جاتے جس پر صحابہ بھی آپ کے ساتھ سُر ملا کر وہی شعر یا کوئی دوسرا شعر پڑھتے۔

ایک صحابی کی روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا کہ آپ کا جسم مبارک مٹی اور گرد و غبار کی وجہ سے بالکل ڈھکا ہوا تھا۔ (بخاری کتاب المغازی)

سخت فاقے اور سردی کے ایام میں صحابہ تھکن سے چور تھے اور ایک پتھر توڑنے میں کامیاب نہ ہوسکے اور حضور کو اطلاع دی۔ حضور نے بھی صحابہ کی طرح پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے۔ حضورؐ نے کدال لے کر تین دفعہ اس پتھر پر ضرب لگائی تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا۔ ہر ضرب کے ساتھ ایک شعلہ نکلا اور عظیم فتوحات کی خوشخبریاں آپ کو دی گئیں۔ (سیرت ابن ھشام جلد ۳ صفحہ ۷۰۴)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُسوہ نبیؐ کی پیروی کرتے ہوئے انفرادی اور اجتماعی وقار عمل کرنے اور وقار عمل کی حقیقی روح پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
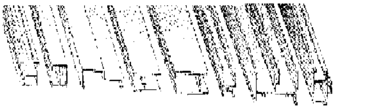
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

شری گروگرنتھ صاحب میں مذکور اسلامی اصطلاحات کی تشریح

(از:مکرم گیانی مبشر احمد خادم استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

سکھ مذہب کی مقدس کتاب گروگرنتھ صاحب میں بیشمار مقامات پر اسلامی عقائدواصطلاحات کا ذکر کیا گیا ہے اس مختصر سے مضمون میں ان سب کا ذکر کرنا مشکل امر ہے چند ایک مثالیں گروگرنتھ صاحب سے ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

''اوّل اللہ نُور اُپایا قدرت کے سب بندے ایک نُور سے سب جگ اُپ جیا کوَن بھلے کوَن مندے'' (راگ پربھاتی)

اس شلوک میں لفظ اللہ کا ذکر کیا گیا ہے اسی طرح گروگرنتھ صاحب وار گوڑی محلّہ ۵ میں یہ شلوک درج ہے:

''اٹھے پہر پوَ دا پھرے کھاون سنڈڑے سول دوزخ پوَ دا کیوں رہے جا چِت نہ ہوئے رسول۔'' (وارگوڑی محلّہ ۵)

اس شلوک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔

اسی طرح پیر پیغامبر سالک صادق شہدے اور شہید مشائخ مشائض قاضی ملا درویش برکت تن کو اگلی پڑھدے رہن درود

(سری راگ محلّہ اگھرا)

اس شلوک میں اسلامی اصطلاح درود کا ذکر ہے۔

''پنج وکھت نماز گزار پڑھ کتیب قرآن نانک آکھے گورسدے ای رہیو پینا کھانا'' (سری راگ محلّہ اگھر۴)

اس شلوک میں اسلامی اصطلاح نماز اور قرآن مجید کا ذکر ہے۔

اس طرح کے بے شمار شلوک ہیں جن میں اسلامی عقائد اور اصطلاحات کا ذکر ہے ان عقائد اور اصطلاحات کی تشریح بھی سکھ مذہب کی مشہور اور مستند ڈکشنریوں اور انسائیکلوپیڈیا میں موجود ہے ان میں مشہور اور معروف یہ ہیں:

(۱) **مہان کوش**

(۲) **گروگرنتھ وشو کوش**

اس مضمون میں انہی کتابوں میں سے چند ایسے حوالے لئے گئے ہیں جن میں گروگرنتھ صاحب میں موجود اسلامی عقائدواصطلاحات کی تشریح کی گئی ہے۔اس سے پہلے ذیل میں مختصر طور پر گروگرنتھ صاحب کا تعارف کروایا جاتا ہے۔

اردو انسائیکلوپیڈیا شائع کردہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی 419 میں تحریر ہے کہ :

''سکھوں کی مذہبی مقدس کتاب کا نام گرنتھ ہے اور احتراماً اسے گرنتھ صاحب کہا جاتا ہے۔گرنتھ کا مطلب کتاب ہے اس میں گرونانک اور بعد کے گروؤں کا کلام راگوں کے تحت درج ہے۔تدوین کا یہ طریقہ بھارت میں رائج رہا ہے۔گرنتھ صاحب کی تدوین ۱۶۰۴ء میں گروارجن دیو نے امرتسر میں کی اس میں گروؤں کے علاوہ کچھ نیک بندگان خدا کا کلام شامل ہے جن میں ہندو اور مسلمان شامل ہیں ہندوؤں میں اچھوت بھی ہیں اور اونچی ذاتوں کے بھگت بھی جن بھگتوں کا کلام گرنتھ میں درج ہے ان میں چند ایک یہ ہیں:

کبیر روی داس ، نام دیو ، جے دیو، سورداس ، شیخ فرید شکر گنج، شیخ بھیکن شاہ۔

گرنتھ صاحب کو گرو کا مرتبہ حاصل ہے اور عبادت گاہوں میں اس کی پرستش ہوتی ہے۔ہر خوشی، غم اور اہم موقع پر اس کی تلاوت ہوتی ہے اس کا حکم یا فال لیا جاتا ہے اور جو حکم نکلے اس کو حکم الٰہی مان کر اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے''

(اردو انسائیکلوپیڈیا شائع کردہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی صفحہ ۴۱۹)

اب ذیل میں مہان کوش اور گروگرنتھ وشو کوش میں سے حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ

گروگرنتھ وشوکوش جلداوّل صفحہ ۷۶ میں تحریر ہے کہ:

ترجمہ: اسلام میں قادر مطلق کے لئے خاص طور پر''اللہ'' کا لفظ استعمال ہوا ہے گربانی میں بھی اس کو قادر مطلق کے اظہار کے لئے ہی استعمال کیا گیا ہے۔''سوئی لگے سچ جس تودے ہے اللہ'' (شری گروگرنتھ)

بھگتی نرالی اللہ دی جاپے گروچار'' (شری گروگرنتھ)

''اللہ'' کا لفظ بہت قدیم سے ہے۔عربی زبان میں اس کا اصل روپ ''ال الہ'' ہے۔اسلام مذہب کے پھیلنے اور''کلمے'' میں اس لفظ کے استعمال ہونے سے پہلے بھی عربی زبان سے واقفیت رکھنے والے اس لفظ سے واقف تھے لیکن اس لفظ کی حقیقت اور گہرائی اور حکمت کا ان کو حقیقی علم نہ تھا اسلام مذہب کی ترقی کے ساتھ اس لفظ کے معنوں کی گہرائی کا علم ہوا اور اس لفظ کو مذہبی حیثیت حاصل ہوئی۔

اسلام کی مذہبی کتاب قرآن میں صرف اللہ تعالیٰ کو ہی عبادت کے لائق سمجھا گیا ہے اس کا اور کوئی شریک نہیں جو انسان اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک سمجھتا ہے وہ بہت بڑا گناہ گار ہے......اللہ صرف ایک ہے حضرت محمد صاحب نے توحید کو اسلام کی جان تسلیم کیا ہے اور اس توحید کو قائم کرنے کی جدوجہد کی گئی ہے۔'' (گروگرنتھ وشوکوش صفحہ ۷۷-۷۶،جلداوّل شائع کردہ پٹیالہ پنجابی یونیورسٹی)

رسول اللہحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

گروگرنتھ وشوکوش حصہ دوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھاہے کہ :

ترجمہ: اسلام مذہب کے بانی حضرت محمد صاحب کی پیدائش ۲۰اپریل ۵۷۱ء میں مکہ شہر کے قریشی خاندان کے معزز فرد حضرت عبداللہ کے گھر (حضرت) آمنہ کے بطن سے ہوئی......آپ کے قبیلہ والے آپ کو امین کہتے تھے یہ لفظ حقیقت میں آپ کے متعلق لوگوں کے دلوں میں پائے جانے والے احترام اور محبت کی عکاسی کرتا ہے۔قرآن مجید میں آپ کا نام محمد اور ایک جگہ احمد رکھا گیا ہے۔محمد کے لفظی معنی ہیں جس کی بہت تعریف کی گئی ہو۔

(گروگرنتھ وشوکوش حصہ دوم مصنف ڈاکٹر درشن سنگھ جگّی شائع کردہ پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ)

مہان کوش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھائی کاہن سنگھ نابھا تحریر کرتے ہیں:

ترجمہ: محمد کے معنی ہیں تعریف کیا گیا......بیس سال کی عمر میں آپ کی شادی مکہ کی ایک معزز رئیس خاتون حضرت خدیجہ سے ہوئی حضرت خدیجہ آپ کی ایمان داری سے بہت متاثر تھیں......جب حضرت محمد صاحب کی عمر ۳۵ سال کی تھی اس وقت کعبہ کی از سرِ نو تعمیر کی ضرورت محسوس ہوئی شہر کے لوگوں نے جمع ہو کر جب اس کام کو شروع کیا تو اس وقت یہ سوال پیدا ہوا کہ سنگ اسود کو کون کعبہ میں رکھے گا اس وقت سب نے اتفاق کے ساتھ اس کام کے لئے حضرت محمد صاحب کو منتخب کیا......

محمد صاحب کے اوپر جبرائیل فرشتہ کے ذریعہ وحی نازل ہوئی تھی اور یہ خدا کی طرف سے تھی اس پیغام کو وہ لوگوں کو سناتے اور تبلیغ کرتے'' (مہان کوش صفحہ ۹۸۰-۹۷۹)

قرآن کریم

قرآن کریم کے متعلق گروگرنتھ وشوکوش حصہ اوّل میں لکھا ہے:

''ماجھ راگ کی وار میں گرونانک دیو نے قرآن مجید کے متعلق فرمایا ہے:

''......مسیت صدق مسلہ حق حلال قرآن'' (شری گروگرنتھ پنا ۱۴۰)

حضرت محمد صاحب کے ذریعہ قائم مذہب اسلام میں پیغمبر (صاحب) کے بعد دوسری بنیادی چیز قرآن ہے جو مذہب اسلام کی مقدس مذہبی کتاب ہے۔اس کو الٰہی کلام بھی کہا جاتا ہے قرآن کے لفظی معنی پڑھنا،سمجھا کے بتانا ہے اس لئے اس کی تلاوت اور تفسیر بیان کرنے کو بہت ہی مقدس سمجھا جاتا ہے۔

عربی زبان میں نازل ہونے والے قرآن کے مضامین میں درج ذیل ثبوتوں کے مطابق قرآن کریم کی سورتیں حضرت محمد صاحب پر ۲۳ سال کے نبوت کے زمانہ میں وقفہ وقفہ سے نازل ہوئیں۔کبھی جبرئیل فرشتہ کے ذریعہ اور کبھی آکاش بانی (الہام) کے ذریعہ۔یہ تمام کلام نازل ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ کے روزنامچے''لوح محفوظ'' میں درج تھا''

(گروگرنتھ وشوکوش حصہ اوّل صفحہ ۳۴۶ تا ۳۴۷)

گروگرنتھ وشوکوش حصہ دوم میں قرآن مجید کے متعلق درج ہے کہ :

''حضرت محمد صاحب کی اتنی پُراثر شخصیت تھی کہ اُمّی ہوتے ہوئے بھی آپ نے دنیا کی مذہبی کتابوں میں ایک ایسی مذہبی کتاب قرآن کا اضافہ کیا جس کے ہر لفظ کو قابل عزت حکم کے طور پر قبول کیا جاتا ہے اور دنیا کی آبادی کا آٹھواں حصہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اس میں آئے احکامات کے مطابق اپنی زندگی کو گزارنے کی کوشش کرتا ہے''

(گروگرنتھ وشوکوش جلد دوم ۳۸۶)

درود

مہان کوش میں درود کے یہ معنی بیان کئے گئے ہیں:

''پرارتھنا سمیں پڑھیا ستورت'' (مہان کوش صفحہ ۶۲۴)

یعنی نماز میں پڑھی جانے والی دُعا۔

درود کے متعلق گروگرنتھ وشوکوش میں لکھا ہے :

''ایہہ فارسی بھاشا دا شبد ہے اَتے اس دے ارتھ ہن پرارتھنا، بینتی۔ اس دے ہوروی کئی ارتھ پرچلت ہن جیویں رحمت، برکت، استت...... نماز دوران جاں پچھوں پڑھے جان والے دعائیہ کلام نوں وی درود کہا جاندا ہے''

(گروگرنتھ وشوکوش بھاگ دوجا صفحہ ۱۰۷)

یعنی درود فارسی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں دُعا۔ اس کے اَور بھی کئی معنی رائج ہیں جیسے رحمت، برکت...... نماز کے دوران یا بعد میں پڑھے جانے والے دعائیہ کلمات کو بھی درود کہا جاتا ہے۔

نماز

مہان کوش میں لفظ نماز کی تشریح کرتے ہوئے بھائی کاہن سنگھ نابھا تحریر کرتے ہیں:

''نماز، صلوٰۃ، نماز اسلام کا دوسرا اصول ہے...... سنت اور حدیثوں کے مطابق پانچ نمازوں کا پڑھنا ضروری ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

صلوٰۃ الفجر: نماز صبح، پَو پھٹنے سے سورج چڑھنے کے وقت تک کی نماز

صلوٰۃ الظہر: جب سورج ڈھلنے لگے اس وقت کی نماز۔

صلوٰۃ العصر: ظہر سے پہر کی نماز

صلوٰۃ المغرب: شام کی نماز سورج چھپنے سے لے کر آسمان کی سرخی مٹ جانے تک۔

صلوٰۃ العشاء: سونے کے وقت کی نماز (مہان کوش صفحہ ۵۱۱)

گروگرنتھ وشوکوش جلد اوّل میں لکھا ہے:

ترجمہ: ''نماز کو اسلام کا ایک ضروری رکن یعنی حصہ مانا جاتا ہے یہ اصل میں فارسی زبان کا لفظ ہے۔ قرآن شریف میں اس کے لئے صلوٰۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کو شریعت کے پانچ ارکان میں گنا جاتا ہے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ۲۴ گھنٹوں میں پانچ وقت نماز پڑھے۔ نماز سے پہلے صاف پانی سے جسم کے حصے دھوئے اس کو وضو کہا جاتا ہے۔''

(گروگرنتھ وشوکوش جلد دوم صفحہ ۱۳۸)

ضروری اعلان

تمام ایسے اشخاص جو ڈاکٹر ہیں، انجینئر ہیں، کمپیوٹر سے واقفیت رکھتے ہیں، plumber ہیں یا electrition ہیں اُن سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ سالانہ قادیان 2009 پر تشریف لائیں (ذاتی اخراجات پر) جلسہ کے موقعہ پر اِن احباب سے مختلف شعبہ جات میں خدمات لینی مقصود ہیں۔ اُمید ہے مذکورہ اصناف میں ماہر احباب اس طرف خصوصی توجہ کرتے ہوئے خدماتِ سلسلہ کے لئے اپنی مصروفیات سے ضرور وقت نکالیں گے۔

(افسر خدمت خلق جلسہ سالانہ قادیان)

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526

SHAIKA LATIF

GIRLS TRAINING
ART CENTRE
Only for Girl & Women

3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

(نیاز احمد نائک متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

اللہ تعالیٰ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ میں یہ اعلان کرتا ہے کہ مَیں اپنے بندوں پر جور و جفا کو روا نہیں رکھتا۔ لیکن صالحین و محسنین بسبب اپنے نیک اعمال کے اللہ تعالیٰ کے خاص لطف و کرم کے مورد بنتے ہیں جیسا کہ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ہر ایک کیلئے اس کے اعمال کے مناسب درجات ہیں۔ نیز فرمایا: وَيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ (ہود:۴) اور وہ ہر صاحب فضیلت کو اس کے شایان شان فضل عطا کرتا ہے۔ اگرچہ خدا کے نزدیک پسندیدہ اور قابل قبول مذہب اسلام ہی ہے اور متوسط اور خیر اُمّت، اُمّت محمدیہ ہی ہے اور ہر قسم کے فیوض و برکات کے وارث ہیں لیکن جو سلیم طبع غیر ادیان میں اسلام کی تعلیم سے نابلد و ناآشنا رہتے ہیں ان کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ مشفقانہ اور محسنانہ رویہ برتتا ہے جیسا کہ فرمایا:

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (المائدہ:۸۰)

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور صابی اور نصرانی جو بھی اللہ پر ایمان لایا اور یوم آخر پر اور نیک اعمال بجالایا ان پر کوئی خوف نہیں اور وہ کوئی غم نہیں کریں گے۔

اہل اللہ فی سبیل اللہ بڑے مصائب و شدائد سہتے ہیں لیکن ان مشکلات و تکالیف کو نہایت ہی صبر و حوصلہ اور انشراح صدر کے ساتھ برداشت کرتے ہیں کیونکہ ایک بیش بہا ہستی کو ان دکھوں کے عوض پاتے ہیں اور وہ کچھ یوں رطب اللسان ہوتے ہیں:

خدا داری چہ غم داری ☆ خدا دارم چہ غم دارم

یہ مصائب کے تند جھونکے ان کو مزید صیقل کرتے ہیں اور اپنے محبوب حقیقی سے ربط و الحاق کو پروان چڑھاتے ہیں۔

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں تو جل جانے دو

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں ملکر گل و گلزار ہوتا ہے

دشمن کا شور و غوغا جب ان کو تباہ کرنے کے لئے بلند ہوتا ہے تو خدا کی وراء الوراء ذات ان کے لئے ڈھارس و ڈھال بن جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:

عدُو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں

اللہ کے نیک بندوں کا مقصد وحید رضائے باری تعالیٰ ہوا کرتا ہے خواہ اس کا حصول خوشی سے ہو خواہ غم سے جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

اللہ کے برگزیدوں پر ایسے بھی اَدوار و ازمنہ آتے ہیں کہ وہ متروک و مہجور کی طرح ہوجاتے ہیں لیکن یہ دُوری و مہجوری ان کی شہرت و نیک نامی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ ایک انگریزی مقولہ اس بات کا مؤید و معاون ہے:

Some defeats are more triumphant than victories

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو۔''

یزید کی فوج نے جب حضرت امام حسین کو شہید کیا تھا اس وقت انہوں نے گمان کیا ہوگا کہ ہماری ابدی فتح ہوئی لیکن ان کی فتح عارضی تھی اور دائمی رحمتوں اور برکتوں کے وارث حضرت امام حسین ٹھہرے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

قتلِ حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

حضرت برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ کے دہن میں ایک دفعہ مخالفین نے گوبر بھر دیا لیکن مسیح محمدی کے اس جلیل القدر حواری کی طرف دیکھئے کہ کیسا پیارا اور تاریخ ساز ردّ عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا

اے برہاناں ایں نعمتاں کتھوں کہ اے برہان یہ نعمتیں ہر ایک کو کہاں میسر آتی ہیں۔ جس طرح حضرت ابراہیمؑ کیلئے شعلہ زن آگ سلامتی کا گہوارہ بنی اسی طرح حضرت برہان الدین صاحب کیلئے وہ گوبر اپنی مٹھاس کے اعتبار سے شہد بنا اور اپنی مہک کے اعتبار سے کستوری جس کے ذائقہ و لطافت کو آج بھی ہم محسوس کرتے ہیں اور جس کی مہک ہزاروں ذہنوں کو معطر کرتی اور ہزاروں قلوب کو جلا بخشتی ہے۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

اللہ کے نیک بندوں کو جن بے بنیاد اعتراضوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان میں آپ کے تئیں خلاف واقعہ باتیں منسوب کرنا سب سے زیادہ مجروح کرنے والا اور مضحکہ خیز بھی ہے۔ فرزانوں کو دیوانہ کہا جاتا ہے۔ عاشق رسول کو گستاخ رسول کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ وفا کو جفا کا نام دیا جاتا ہے اس ستم ظریفی کو ایک عربی شاعر نے نہایت دلچسپ پیرائے اور حسین انداز میں کچھ یوں بیان کیا ہے۔

اِذَا وَصَفَ الطَّائِیَّ بِالْبُخْلِ مَادِرٌ
وَعَیَّرَ قُسًّا بِالْفَھَاھَۃِ بَاقِلٌ

ترجمہ: جب مادر...... حاتم طائی کو بخیل کہے اور دانشور قسا کو باقل حکمت کی عار دلائے۔ باقل کی غباوت و سفاہت کی ایک مشہور کہانی ہے کہا جاتا ہے کہ اس نے ایک ہرن خریدا گیارہ درہم میں جب اسے اس کی قیمت کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے دس کا عدد بتانے کیلئے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں دراز کیں اور ایک کا عدد بتانے کیلئے اپنی زبان باہر نکالی اتنے میں ہرن فرار ہو گیا۔

وَقَالَ السُّھَا لِلشَّمْسِ اَنْتِ ضَئِیلَۃٌ
وَقَالَ الدُّجٰی لِلصُّبْحِ لَوْنُکَ حَائِلٌ

اور سہا ستارہ سورج سے کہے کہ تو چھوٹا ہے (روشنی کے اعتبار سے) اور تاریکی صبح سے کہے کہ تیرا رنگ بدلنے والا ہے۔

وَطَاوَلَتِ الْاَرْضُ السَّمَاءَ سَفَاھَۃً
وَفَاخَرَتِ الشُّھْبَ الحصی وَالْجَنَادِل

اور زمین اپنی بے وقوفی کی وجہ سے آسمان سے بڑھنے کا دعویٰ کرے اور چھوٹی اور بڑی کنکریاں ستاروں پر فخر جتانے لگے۔

فَیَا مَوْتُ زُرْ اِنَّ الْحَیَاۃَ ذَمِیْمَۃٌ
وَیَا نَفْسُ جِدِّیْ اِنَّ دَھْرَکَ ھَازِلٌ

پس اے موت تو آجا یقیناً زندگی بُری ہے اور اے نفس تو حقیقت بیان کر کہ زمانہ تمہارا مذاق اُڑانے والا ہے۔

حضرت امام شافعی پر رافضی ہونے کا الزام لگایا گیا اور قید و بند کی صعوبتوں کو جھیلنے کیلئے چھوڑا گیا۔ آپؒ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا کہ اگر اہل بیعت سے محبت و مودّت رافضیت ہے تو زمانہ کو میرے رافضی ہونے پر گواہ رہنا چاہئے۔

حضرت ابوبکرؓ پر اہل تشیع نعوذ باللہ غاصب، کافر، مرتد، منافق ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے سِرُّ الخلافہ میں ان بھلے مانسوں کو جواب دیتے ہوئے فرمایا حضرت ابوبکرؓ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ سب سے پہلے مہاجر آپؓ تھے۔ پہلے جامع القرآن آپؓ تھے۔ پہلے خلیفہ راشد آپؓ تھے۔ آنحضرت کے جوار میں آپؓ دفن ہوئے کیا یہ ساری برکتیں ایک غاصب کے حق میں آئیں۔

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھے تو سمجھائے گا خدا

اس سنت متواترہ کے مطابق اِس دَور میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ان غلط و باطل الزامات کا سامنا کرنا پڑا ان کا تذکرہ آپ نے اپنے منظوم کلام میں اس طرح کیا ہے۔

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے

آپؑ نے بھی ان متّہمین کو حضرت امام شافعیؒ کی طرح فرمایا

بعد از خدا بعشق محمّدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

آج حضرت مسیح موعودؑ کی بدولت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اکناف عالم میں گونج رہا ہے اور ہر سال ہزاروں سعید روحیں جماعت احمدیہ کی وجہ سے حلقہ بگوش اسلام ہو رہی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج کر اس الہام الٰہی کی گواہی دیتی ہیں کہ ھٰذا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ کہ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والا ہے۔ آپؑ نے غایت درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کی۔ ہر فہمیدہ طبیعت اور نیک خصلت اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ آپ آنحضرت ﷺ کی مدح و ثنا میں خود فرماتے ہیں:

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

۱۸۹۶ء میں جلسہ مذاہب عالم لاہور منعقد ہوا۔ اس میں تمام مذاہب کے

نمائندوں نے مقرر کردہ عناوین پر اپنے مضامین پیش کئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تحریر کردہ مضمون کو حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹیؓ نے پڑھا۔یہ مضمون تمام مضامین پر بالا رہا اسی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ انجام آتھم میں فرماتے ہیں:-

مگر یہ سوچو کہ کیا یہ فتح ایک دجّال کے مضمون سے ہوئی۔پھر میں کہتا ہوں کہ کیا کافر کے بیان میں یہ حلاوت اور یہ برکت اور یہ تاثیر ڈال دی گئی وہ جو مومن کہلاتے تھے اور آٹھ ہزار مسلمانوں کو کافر کہتے تھے جیسے محمد حسین بٹالوی۔خدا نے اس جلسہ میں کیوں ان کو ذلیل کیا۔کیا یہ وہی الہام نہیں کہ مَیں تیری اہانت کرنے والوں کی اہانت کرونگا اس جلسہ اعظم میں ایسے شخص کو کیوں عزت دی گئی جو مولویوں کی نظر میں ایک کافر مرتد ہے کیا کوئی مولوی اس کا جواب دے سکتا ہے۔

سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں

دنیا میں کبھی اس بات کا مشاہدہ نہیں کیا گیا کہ روحانی دنیا کے بادشاہوں کو خدا نے پست و کمزور کیا ہو لیکن دنیوی بادشاہوں کا اکثر یہ حال ہوا ہے کہ ان کی عزت و وجاہت اور جبروت و طاقت آخر کار زوال پذیر ہوا۔شاہ جہاں نے ایک دیوان خاص بنایا جس کی شان میں خود کہا:

اگر فردوس بروئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

لیکن حالات دیکھئے کس قدر چکّر کھاتے ہیں اور گردشِ دَوران انکو کہاں لے ڈوبتی ہے ان کے نسلی پوتے بہادر شاہ ظفر کو انگریز دہلی سے باہر قید خانہ میں ڈالتے ہیں جہاں وہ نہایت ہی حسرت کے ساتھ لکھتے ہیں:

کتنا بدنصیب ہے ظفر کہ دفن کے لئے
دو گز زمیں بھی نہ ملی کوئے یار میں

قرآن کریم میں فرعون اور اس کی قوم کے بارے میں آتا ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ (دُخان:۲۶-۲۰)

کتنے ہی باغات اور چشمے ہیں جو انہوں نے پیچھے چھوڑے اور کھیتیاں اور عزت واحترام کے مقام بھی اور ناز و نعمت جس میں وہ مزے اُڑایا کرتے تھے۔

اب مَیں قرآن کریم میں بیان فرمودہ انبیاء کی تاریخ سے یہ ثابت کروں گا کہ وہ اپنے نیک بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے جیسا کہ فرمایا:

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (المجادلہ)

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنْ اٰذٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِيْ بِالْمُحَارَبَةِ

کہ جس نے میرے کسی ولی کو ایذاء پہنچائی تو اس نے میدانِ جنگ میں مجھے مبارزت دی۔

اس حدیث کی تشریح و توضیح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کچھ یوں فرماتے ہیں:

درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔دشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے ان کو ہلاک کردوں اور بداندیش ارادہ کرتا ہے کہ مَیں ان کو کچل ڈالوں مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان کیا تو میرے ساتھ لڑے گا؟ میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا؟

(روحانی خزائن جلد ۱۳ کتاب البریہ مقدمہ صفحہ ۲۰-۱۹)

نیز فرمایا:

وہ خدا نہایت وفادار ہے اور وفاداروں کیلئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔دنیا چاہتی ہے ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۲۰)

اب قرآن کریم کی قائم کردہ ترتیب کے مطابق انبیاء اور ان کے مخالفین کے انجام کا ذکر کیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ (الحج:۴۵)

اور اگر وہ تجھے جھٹلا دیں تو اُن سے پہلے قوم نوح نے بھی جھٹلایا تھا اور عاد اور ثمود نے بھی اور ابراہیم کی قوم نے بھی اور لوط کی قوم نے بھی۔نیز اصحابِ مدین نے

اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا۔ پس مَیں نے کافروں کو کچھ مہلت دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا پس کیسی تھی میری عقوبت۔

قرآن کریم کی سورہ نوح میں آتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت الی اللہ دن کو بھی کی اور رات کو بھی۔ لیکن آپ کی دعوت نے انہیں فرار کے سوا کسی اور چیز میں نہ بڑھایا اور جب کبھی آپؑ نے انہیں دعوت دی تا کہ خدا ان کو بخش دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور بہت ضد کی اور بڑے استکبار سے کام لیا۔

سورہ ہود میں آتا ہے کہ مخالفین نے آپ سے کہا:

وَمَا نَرٰی لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّکُمْ کٰذِبِیْنَ (آیت:۲۸)

اور ہم اپنے اوپر تمہاری کوئی فضیلت نہیں سمجھتے بلکہ تمہیں جھوٹے گمان کرتے ہیں۔

جو حضرت نُوح پر ایمان لائے تھے ان کے متعلق کہتے تھے:

هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ کہ وہ بادی النظر میں ہمارے ذلیل ترین لوگ ہیں۔ جب یہ لوگ کسی طرح باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نُوح کو حکم دیا کہ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا (ہود:۳۸) کہ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا جب خدا کا فیصلہ آ گیا تو حضرت نُوح کو حکم ہوا:

قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَکَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ (ہود:۴۱)

ہم نے (نُوح سے) کہا کہ اس (کشتی) میں ہر ایک (ضرورت کے جانور) میں سے ایک جوڑا جوڑا سوار کرا اور اپنے اہل کو بھی سوائے اس کے جس کے خلاف فیصلہ گذر چکا ہے اور (اسے بھی سوار کر) جو ایمان لایا ہے۔

پھر اس کے بعد قرآن کریم فرماتا ہے:

فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْکِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اِنَّهُمْ قَوْمٌ عَمِیْنَ (الاعراف:۶۵)

ہم نے اسے اور ان کو جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے نجات بخشی اور انہیں غرق کر دیا جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا تھا۔ یقیناً وہ ایک اندھی قوم تھی۔ اس تند و تیز طوفان میں نوحؑ کا بیٹا بھی غرق ہوا کیونکہ اس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ اس کے بعد نوحؑ کو یہ حکم ملتا ہے: قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَکٰتٍ عَلَیْکَ وَعَلٰۤی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَکَ (ھود:۴۹)

کہا گیا اے نُوح! تُو ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اُتر اور ان برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر ہیں اور ان قوموں پر بھی جو تیرے ساتھ (سوار) ہیں۔

یہ وہی لوگ تھے جنہیں ان کے مخالفین نظرِ استخفاف اور تحقیر سے دیکھتے تھے یہی لوگ تمام فضلوں اور رحمتوں کے وارث ٹھہرے اللہ تعالیٰ نے حضرت نُوحؑ پر سلامتی بھیجی اور ان کا ذکر خیر باقی رکھا جیسا کہ فرمایا:

وَتَرَکْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (الصّٰفّٰت:۸۱-۷۹)

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔ سلام ہو نوح پر تمام جہانوں میں یقیناً ہم اس طرح اچھے کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

حضرت نُوح کے حالات و واقعات نے حضرت مسیح موعودؑ کے پُر معارف مصرعہ ع

کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

پر مہر تصدیق ثبت کی۔

قوم عاد کی طرف حضرت ہودؑ کو بھیجا گیا۔ آپؑ نے اپنے معبود برحق کی عبادت کرنے کی تعلیم دی لیکن انہوں نے اپنے بتوں کو چھوڑنے سے انکار کیا مزید طرفہ یہ کہ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىکَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ کہ ہم تو اس کے سوا کچھ نہیں کہتے کہ تجھ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی نے کوئی بد سایہ ڈال دیا ہے۔ اور اس کی قوم کے کافر سرداروں نے اُنہیں کہا:

اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّکَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ (اعراف:۶۷) کہ ہم تجھے یقیناً ایک بڑی بیوقوفی میں مبتلا دیکھتے ہیں اور یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ تُو ضرور جھوٹے لوگوں میں سے ہے۔

آپؑ نے اس کے جواب میں فرمایا اے میری قوم مجھے کوئی بے وقوفی لاحق نہیں بلکہ میں تو تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں۔ میں تمہیں

اپنے رب کی طرف سے پیغامات پہنچاتا ہوں اور مَیں تمہارے لئے ایک قابلِ اعتماد نصیحت کرنے والا ہوں۔ لیکن جب یہ لوگ الزام تراشیوں، ریشہ دوانیوں اور ایذارسانیوں سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا جس کا ذکر قرآن کریم میں کچھ یوں ملتا ہے:

اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَ نُذُرِ (قمر:٦٢-٦٠)

یقیناً ہم نے آکر ٹھہرے جانے والے منحوس دن میں ان پر ایک بہت تیز چلنے والی ہوا بھیجی جو لوگوں کو پچھاڑ رہی تھی گویا وہ جڑوں سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہیں پس کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔ یوں ان لوگوں کی بیخ کنی کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر اپنی سنت قدیمہ کو دوہرایا کہ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ اور قوم عاد پر لعنت کی مار پڑی جیسا کہ فرمایا وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ (ہود:٦١) اور اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی۔

قوم ثمود کی طرف حضرت صالحؑ کو بھیجا گیا تھا۔ آپؑ نے انہیں ایک خدا کی طرف بلایا لیکن بدبخت لوگوں نے خدائی فرستادہ کی ندا کا جواب کچھ یوں دیا:

فَقَالُوْا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ اِنَّا اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ (قمر:٢٦-٢٥)

پس انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک شخص کی پیروی کریں؟ تب تو یقیناً ہم گمراہی اور پاگل پن میں مبتلا ہوں گے کیا ہمارے درمیان سے ایک اسی پر ذکر اُتارا گیا؟ نہیں! بلکہ یہ تو سخت جھوٹا اور شیخی بگھارنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ سے فرمایا کہ ہم ان کی آزمائش کے طور پر ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں۔ پس تُو ان پر نظر رکھ اور صبر سے کام لے یہ اونٹنی آپؑ کے لئے تبلیغ کا ذریعہ تھی آپ نے انہیں فرمایا کہ:

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ

اور اے میری قوم! یہ اللہ کی (راہ میں وقف) اونٹنی تمہارے لئے ایک نشان ہے۔ پس اسے (اپنے حال پر) چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین پر چرتی پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں ایک عنقریب پہنچنے والا عذاب پکڑ لے گا۔

لیکن ان لوگوں نے اس کی کوچیں کاٹ دیں۔ اس طرح انہوں نے اللہ کے قہر وعذاب کو دعوت دی۔ ان کے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ یقیناً ہم نے ان پر ایک ہی اونچی آواز بھیجی تو وہ ایک کٹی ہوئی باڑ کی طرح ہوگئے جو پاؤں تلے روندی جاچکی ہو۔ دوسری جگہ فرمایا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا (ہود:٦٩) گویا وہ اس میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔

یوں خدا تعالیٰ نے ایک بار پھر اس امر کا ثبوت دیا کہ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ یہاں ضمناً ایک بات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ معترضین اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ چھوٹی چھوٹی باتوں کو نشان گنتے ہیں کہتے ہیں بھلا کسی صاحب کے چند روپے دینا بھی کوئی نشان ہے۔ اگر ان لوگوں کا یہ خود تراشیدہ اصول بنیاد بنایا جائے تو پھر حضرت صالح کی اونٹنی کیونکر نشان بن سکتی ہے۔ جانور کیونکر نشان بن سکتے ہیں۔ حضرت زکریا کا تین دن خاموش رہنا بھی نشان تھا ان کے بیان کردہ اصول کے مطابق اس نشان پر بھی زد پڑسکتی ہے۔ قربانیوں کے اونٹوں کو خدا تعالیٰ نے شعائر اللہ میں شامل کیا ہے۔ جب یہ چیزیں خدا کی نشانیوں میں شمار ہوجاتے ہیں پھر حضرت مسیح موعودؑ کے پاس پیسے آئے جن کا ذکر آپؑ نے پہلے ہی بذریعہ الہام کیا ہوا ہوتا ہے تو وہ کیونکر نشان نہیں بن سکتے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً اللہ تعالیٰ ایک مچھر کو بھی بطور مثال پیش کرتا ہے۔ رشد وہدایت والے ان پر ایمان لے آتے ہیں اور جن کی طبیعتوں میں فسق و فجور ہوتا ہے وہ اس قسم کے نشانات سے گمراہ ہوجاتے ہیں۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم موحد اور خدا رسیدہ تھے۔ وہ اپنی قوم کی بت پرستی سے سخت ناراض تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ اپنی قوم کے سب بتوں کو توڑا لیکن سب سے بڑے بت کو رہنے دیا۔ یوں ان کو یہ سبق دیا کہ جو خود کی حفاظت نہیں کرسکتے وہ تمہاری کیا حفاظت کریں گے۔ قوم کے خلاف اس جرم کی پاداش میں حضرت ابراہیم کو بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیا گیا اللہ نے آگ کو حکم دیا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (الانبیاء:٦٠) کہ اے آگ تو ٹھنڈی پڑجا اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی ظالمانہ تدبیر کو

ناکام ونامراد کردیا اور انہیں ذلّت ورُسوائی سے دوچار ہونا پڑا۔ فَارَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَسْفَلِیْنَ (الصّٰفّٰت:۹۹) ابراہیم اور ان کی آل نے عظیم الشان قربانیاں کیں۔حضرت ابراہیمؑ اپنے لختِ جگر کو خدا کی راہ میں ذبح کرنے کیلئے تیار ہوجاتے ہیں اولوالعزم باپ اپنے بیٹے سے کہتا ہے: یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ۔یعنی اے میرے بیٹے یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ مَیں تجھے ذبح کررہا ہوں پس غور کر تیری کیا رائے ہے مطیع وفرمانبردار بیٹا جواب دیتا ہے یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ اے میرے باپ وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔جب دونوں رضامند ہوگئے تو حضرت ابراہیم کو آواز آئی اے ابراہیم تو اپنی رؤیا پوری کرچکا ہے۔حضرت اسماعیل کے بدلے پھر ایک دُنبہ قربان کیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کو قدر اور پیار کی نگاہ سے دیکھا اور ہمیشہ یاد رکھنے کیلئے ہر سال مسلمانوں کو حکم ہے کہ اس قربانی کی یاد میں قربانیاں کیا کریں اور عیدالاضحیٰ منایا کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش چونکہ مکہ معظّمہ میں مقدر تھی اس لئے حضرت ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنی قرۃ العین بیوی حضرت ہاجرہ اور گوشۂ جگر حضرت اسماعیل کو اس غیر ذی زرع وادی میں آباد کر۔قرآن کریم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق آتا ہے:

وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ (الصّٰفّٰت:۱۰۰) کے بدلے اُسے بچالیا۔ ذبح عظیم سے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مُراد ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسماعیل میں سے آنا تھا اسلئے حضرت اسماعیل علیہ السلام بچائے گئے۔ انگریزی کا ایک مقولہ ہے:

There is a woman behind every big event

اس کی زندہ وتابندہ مثال حضرت ہاجرہ ہیں۔دنیا کا سب سے عظیم واقعہ مکہ معظّمہ میں رونما ہوا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا۔اور مکہ کی تاسیس میں حضرت ہاجرہ کا کلیدی کردار ہے۔آپ کی قربانی اتنی مہتم بالشان ہے کہ آپؑ کی سعی بین الصفا والمروہ کو ارکان حج میں شامل کیا گیا۔ہر سال لاکھوں حجاج کرام آپؑ کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہیں اور آپ پر رحمتیں اور برکتیں بھیجتے ہیں اور دنیا والے اس دیدہ زیب نظارہ کو دیکھ کر بے ساختہ کہتے ہونگے ع

کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مَیں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دُعاؤں کا ثمرہ ہوں جس کی تصدیق وتائید قرآن کریم میں مذکور آپ کی یہ دُعا کرتی ہے۔رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ (البقرہ:۱۳۰) غرض اس خاندان کی قربانیاں محسنِ انسانیت اور رحمۃ للّعالمین کیلئے بطور پیش خیمہ اور ارہاص تھیں۔اس خاندان کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَبٰرَکْنَا عَلَیْہِ وَعَلٰی اِسْحٰقَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِھِمَا مُحْسِنٌ وَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ مُبِیْنٌ (الصّٰفّٰت:۱۳۰) اور اس پر اور اسحاق پر ہم نے برکت بھیجی اور ان دونوں کی ذریت میں احسان کرنے والے بھی تھے اور اپنے نفس کے حق میں کھلم کھلا ظلم کرنے والے بھی تھے۔

حضرت لوطؑ کی قوم ایک بڑی بدی میں مبتلا بدکار لوگ تھے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے:

اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ (الانبیاء:۷۵)

ان کی بدکاری کی نشاندہی قرآن کریم میں کچھ یوں کی گئی ہے اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَھْوَۃً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ۔

(الاعراف:۸۲)

یقیناً تم نے شہوانی جذبات کی خاطر عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس آتے ہو بلکہ تم ایک بہت ہی حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو۔حضرت لوطؑ کی اس تنبیہہ وانذار کا جواب وہ لوگ کچھ یوں دیتے تھے اَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ قَرْیَتِکُمْ اِنَّھُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَھَّرُوْنَ (الاعراف:۸۳) کہ ان کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جو بہت پاکباز بنتے ہیں۔

جب وہ لوگ افعال شنیعہ وقبیحہ سے باز نہ آئے تو خدا تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا جس کا ذکر قرآن کریم میں کچھ یوں آتا ہے: فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَھَا سَافِلَھَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھَا حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ (ھود:۸۳) پس جب ہمارا فیصلہ آگیا تو ہم نے اس (بستی) کو تہ وبالا کردیا اور اس پر ہم نے تہ بہ تہ خشک مٹی سے بنے ہوئے پتھروں کی بارش برسادی ۔اور حضرت لوطؑ کو اللہ تعالیٰ نے اس خبیث بستی سے نجات بخشی اور اسے اپنی رحمت

میں داخل کیا(ھود:۵۷)یوں اللہ کے اس نیک بندے کے ذریعہ بھی یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ وہ اپنے نیک بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔

مدین کی طرف حضرت شعیب کو بھیجا گیا تھا یہ قوم ایک تو ماپ تول میں کمی کرتی تھی دوسرا ڈاکہ ڈالا کرتی تھی ۔حضرت شعیبؑ نے ان سے کہا کہ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ (ھود:۸۵)اور ماپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔نیز فرمایا وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ (ھود:۸۶)اور زمین میں مفسد بنتے ہوئے بدامنی نہ پھیلاؤ۔آپؑ کی قوم کے مستکبر اور متکبر سرداروں نے کہا لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا (اعراف:۸۹)اے شعیبؑ ہم ضرور تجھے اپنی بستی سے نکال دینگے اور تیرے ساتھ ایمان لانے والے لوگوں کو بھی یا تم لازماً ہماری ملت میں واپس آجاؤ گے۔حضرت شعیب نے ان سے کہا تم اپنی جگہ جو کرسکتے ہو کرتے رہو میں بھی کچھ کرتا رہونگا۔عنقریب تم جان لوگے کہ رسوا کردینیوالا عذاب کس پرنازل ہوتا ہے اور جھوٹا کون ہے؟(ھود:۹۴)جب خدا کا فیصلہ آگیا تو شعیبؑ اور ان کے ماننے والوں کو اللہ کی رحمت کے ساتھ نجات دی گئی اور ظالموں کو ایک گونج دار عذاب نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے۔گویا کہ وہ اس میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔(ھود:۹۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ لوگوں کے شر سے آپ کو اللہ آپ کو بچائے گا نیز فرمایا اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ (حجر)ہم یقیناً تجھے ان تمسخر کرنے والوں کے شر سے محفوظ رکھیں گے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پانچ مواقع آپ کی زندگی میں ایسے آئے جن میں بجز خدا کی خاص تائید کے آپ کا بچنا محال تھا:

(۱) جب کفار مکہ نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھائیں تھیں کہ آپ کو نعوذ باللہ ضرور قتل کرینگے۔

(۲) جب آپؐ غارِ ثور میں پناہ گزیں تھے اور دشمن غار کے منہ تک پہنچ گیا تھا۔

(۳) جب ایک یہودی عورت نے آپ کو زہر دینے کی کوشش کی۔

(۴) جب ایک بدوی نے جنگل میں آپؐ کی لٹکی ہوئی تلوار لیکر حملہ کرنا چاہا۔

(۵) جب جنگ حنین میں آپؐ اکیلے رہ گئے تھے اور دشمن کی تمام توجہ آپؐ کی طرف مرکوز تھی۔

ابن کثیر جلد ۵ میں عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہنسی اُڑانے والے پانچ رؤسا تھے ولید بن مغیرہ عاص بن وائل اسود بن عبد یغوث اسود بن المطلب حرث بن طلاطلہ ان کے بارہ میں حضرت جبریل کشف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر آئے اور اسود عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اشارہ کیا وہ استسقاء میں مبتلا ہو کر مرگیا۔ولید بن مغیرہ کے پیر کی طرف اشارہ کیا اسے ایک پرانا زخم تھا جو مندمل ہو چکا تھا اس کے بعد وہ زخم پھٹ گیا اور وہ اس سے مرگیا۔عاص بن وائل کے پاؤں کے تلوں کی طرف اشارہ کیا اور وہ چند دن بعد گدھے پر سوار طائف کو جارہا تھا کہ تلوے میں کوئی چیز چبھ گئی اور وہ اس سے مرگیا۔اور حرث بن طلاطلہ کے سر کی طرف اشارہ کیا اور وہ اس سے مرگیا اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا اور وہ اندھا ہو کر مرگیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کفار ذلیل و اسفل سمجھتے تھے لیکن وہ دنیا کے بادشاہ بنے۔ابوالحکم کہلانے والا ابوجہل ٹھہرا اس کے مقابل پر حضرت بلال حبشیؓ سیدنا بلال کے عظیم المرتبت لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتر کا الزام لگانے والے اپنی اولاد سے محروم ہوگئے کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد بنے۔ان کو اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی باپ ہونے پر فخر تھا لیکن اپنے حقیقی باپوں کے ذکر سے ان کے چہروں سے شرمندگی اور انفعال کے آثار نظر آتے تھے۔آخر وہ کیا چیز تھی کہ طاقت و جبروت رکھنے والوں کی عزت و ناموس خاک میں مل گئی اور کمتر و ابتر سمجھے جانے والوں کی شان بلند و ارفع ہوگئی۔غالب کہتا ہے:

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مَیں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کے غالب آنے میں یہی بات پنہاں و پوشیدہ ہے کہ

کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے طور پر مبعوث فرمایا۔مخالفین نے آپؑ کو نیست و نابود کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگالیا۔شیر خدا نے انہیں للکارتے ہوئے کہا:

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہؔ زار و نزار
سر سے مرے پاؤں تک وہ یار مجھے میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار
خدا رُسوا کرے گا تم کو مَیں اعزاز پاؤں گا
سُنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے

نیز فرمایا

''اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جومَیں ضائع ہوجاؤں گا۔کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کردیا جو مجھے ہلاک کریگا۔یقیناً یادرکھو اور کان کھول کر سُنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔مَیں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔مَیں اکیلا تھا اور اکیلے رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کردے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا دشمن ذلیل ہونگے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا''

(انوارالاسلام روحانی خزائن جلد۹ صفحہ۲۳)

خدا نے اپنے وعدے اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کے تحت سب دشمنوں اور معاندوں کو ذلت و ہزیمت کا منہ دکھایا اور آپؑ کا نام اور کام زمین کے کناروں تک پہنچادیا۔

گڑھے میں تو نے سب دشمن اُتارے
ہمارے کردیئے اونچے منارے
تم تو کہتے تھے کہ یہ نابود ہوجائے گا جلد
یہ ہمارے ہاتھ کے نیچے ہے اک ادنیٰ شکار
بات پھر یہ کیا ہوئی کس نے مری تائید کی
خائب و خاسر رہے تم ہوگیا مَیں کامگار

امت محمدیہ میں ہزاروں صلحاء اور اولیاء گزرے ہیں جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ اللہ کے نیک بندے ضائع نہیں ہوتے۔وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ کے مطابق ان کی اس دنیا میں تعظیم وتوقیر کی جاتی ہے اور ابدی نعماء کے بھی وہ وارث ہوتے ہیں اور ان کا ذکر خیر باقی رہتا ہے۔جیسے ابراہیم ادھمؒ جو پہلے ایک عظیم المرتبت بادشاہ تھے،حضرت فضیل بن عیاضؒ پہلے ڈاکو تھے،حضرت شبلیؒ جو پہلے ایک ظالم گورنر تھے،حضرت رابعہ بصری۔

آخر پر چند واقعات پیش کرتا ہوں جس سے یہ امر ظاہر و باہر ہوجائے گا کہ اللہ اپنے نیک بندوں کی اہانت نہیں ہونے دیتا بلکہ ان کی فراست کے سامنے ہر ایک شکست و ہزیمت سے دوچار ہوجاتا ہے۔

جنگ قادسیہ شروع ہونے سے قبل حضرت خالد بن ولیدؓ نے چند صحابہ کو بطور سفیر ایران کے بادشاہ یزدگرد کے دربار میں بھیجا۔یزدگرد نے ان سے پوچھا مسلمان کس غرض سے آئے ہیں انہوں نے کہا تمہارا ملک فتح کرنے۔یزدگرد نے برہم ہوکر کہا اگر سفیروں کا قتل کرنا بری بات نہ ہوتی تو میں تم سب کو قتل کرادیتا یہ کہہ کر ایک ٹوکرے میں مٹی منگوائی اور سفیروں کے سردار عاصمؓ کے سر پر وہ ٹوکرا رکھوادیا۔عاصم یہ کہہ کر وہاں سے لوٹ آئے کہ تم نے خود ہی اپنی زمین کی مٹی ہمارے حوالے کردی یہ ہماری جیت کی نشانی ہے اِتَّقُوْا مِنْ فِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ

۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر حضرت مسیح موعودؑ اور پادری عبداللہ آتھم اور مارٹن کلارک کے درمیان پندرہ دن تک تحریری مقابلہ ہوا جو جنگ مقدس کے نام سے موسوم ہے۔جب مدمقابل دلیل سے عاجز آگیا تو ایک دن انہوں نے ایک انوکھی چال چلی وہ یہ کہ دوران مباحثہ کچھ لولے لنگڑے آپؑ کی خدمت میں پیش کئے اور کہا کہ اگر آپ کو مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو ان کو ٹھیک کرو اس عالم میں جبکہ ہر طرف سناٹا چھایا تھا اور دشمن اندر ہی اندر اپنی چالاکی کے گیت گا رہا تھا آپؑ نے فرمایا ہمارا یہ ایمان نہیں کہ حضرت عیسیٰ جسمانی طور پر ناکارہ افراد کو زندہ کرتے تھے البتہ بائبل میں ہے کہ حضرت مسیح پر اگر کسی کو رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا تو وہ پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرسکتا ہے۔اب میں تم لوگوں سے پوچھتا ہوں اگر تمہیں حضرت مسیح پر ایمان ہے تو پہاڑ کو ٹلانے کے بجائے ان کو ٹھیک کرکے دکھاؤ یہ سُن کر وہ حواس باختہ ہوگئے۔

جو چال چلی ٹیڑھی جو بات کہی اُلٹی
بیماری اگر آئے تم اس کو شفا سمجھے

جب انگریزوں نے ہندوستان پر اپنا تسلط جمالیا تو لال قلعہ کے احاطہ میں اپنی خوشیوں کا اظہار کرنے لگے اپنی اس عیش وعشرت کو مزید فروغ دینے کیلئے ان لوگوں نے جامع مسجد کے امام کو بلایا اور اپنی خباثت کا نمونہ دکھاتے ہوئے ان سے پوچھا کہ وہ کیا قصہ ہے کہ تمہارے نبی کی بیوی (یعنی حضرت عائشہؓ) ایک صحابی کے

ساتھ گئی تھی تو امام صاحب نے جواب دیا کہ یہ الزام تین مذاہب کی عورتوں پر لگایا جاتا ہے حضرت مریمؑ پر، سیتا پر، اور حضرت عائشہؓ پر، حضرت مریمؑ اور سیتا کا تو ثابت ہوتا ہے کیونکہ ان کی اولاد ہوئی اور حضرت عائشہ کا ثابت نہیں ہوتا اس سے یہ نہیں اخذ کرنا چاہئے کہ ہم نعوذ باللہ اس کے قائل ہیں بلکہ ہم ان کو پاکدامن خیال کرتے ہیں البتہ امام صاحب نے ان کو الزامی جواب دے کر ملزم وساکت کیا۔

ایک رئیس حضرت عثمانؓ سے سخت بغض وعناد رکھتا تھا اور آپؓ کو یہودی کہتا تھا ایک دفعہ حضرت عثمانؓ نے اسے کہا کہ مَیں تمہاری لڑکی کی شادی ایک یہودی سے کردیتا ہوں اس پر اس نے کہا میں اس کو حرام سمجھتا ہوں۔ ذوالنورین نے فرمایا کچھ نہیں ہوتا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو بیٹیاں ایک یہودی سے بیاہ دی (یعنی آپؓ سے) اس پر وہ نادم وشرمندہ ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ایک دفعہ ایک شخص نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے چہروں پر نُور ٹپکتا تھا آپ کو خلیفہ ہونے کا دعویٰ ہے لیکن مجھے آپ کے چہرے سے نُور نظر نہیں آتا۔ آپؒ نے اسے یہ کہہ کر لاجواب کردیا کہ وہ نور ابوجہل کو نظر نہیں آیا تھا۔

یہ مضمون ایک بحر بیکراں کی طرح ہے اس کیلئے ایک صحیح سالم سفینہ چاہئے لیکن خاکسار کے پاس شکستہ ناؤ ہے اس لئے باوجود انتھک سعی وکوشش کے یہی کہنا پڑتا ہے ع

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مضمون میں بارہا اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ خدا کے نیک بندے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے وہ بے سروسامان ہوتے ہیں لیکن خدا ان کو مالا مال کردیتا ہے وہ گمنامی اور کنج عزلت میں پڑے ہوتے ہیں لیکن خدا ان کو شہرت دے کر مرجع خلائق بناتا ہے پس ہمیں اس خدا سے ڈرنا چاہئے جو غریبوں کو خاک سے اُٹھاتا ہے اور امیروں کو خاک میں ملا دیتا ہے جو بڑوں کو چھوٹا اور چھوٹوں کو بڑا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ خدا کے نزدیک تقویٰ شعار ہی معزز ومکرم ہوتے ہیں پس چاہئے کہ ہماری حیات اسلام کے ساتھ اور ممات ایمان کے ساتھ ہو۔ ہمارا اعتصام خلافت کے ساتھ پختہ ہو اور مخالفوں اور معاندوں کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک جلالی اور روح پرور اقتباس پیش کرکے اس امید ودعا کے ساتھ اپنے کلمات کو ختم کرتا ہوں کہ قارئین کے قلوب میں یہ باتیں کھب جائیں۔

گرچہ اندازِ بیاں شوخ نہیں غالب
شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات

''جو چاہو کرلو جتنا زور لگانا ہے لگالو۔ خدا کی قسم ہم محمد مصطفیٰ اور آپؐ کے غلاموں کی راہوں سے نہیں ہٹیں گے، نہیں ہٹیں گے اور احمدیت کا یہ قافلہ ہمیشہ آگے ہی بڑھتا چلا جائے گا جن راہوں پر تم چل رہے ہو تاریخ انسانیت سے ثابت ہے کہ وہ ناکامی اور نامرادی کی راہیں ہیں۔ وہ تاریک راہوں کے طور پر دنیا میں ظاہر ہوئی ہیں اور ان راہوں پر آنے والوں نے نظر ڈالی تو ہمیشہ لعنتیں بھیجتے رہے ان راہوں پر وہ مغضوب علیھم کی راہیں ہیں، وہ ضالین کی راہیں ہیں لیکن خدا کی قسم ہم جن راہوں پر چل رہے ہیں وہ انبیاء اور ان کے اصدقاء اور غلاموں کی راہیں ہیں اور یہ وہ راہیں ہیں جو کہکشائیں بن کر آسمان پر چمکا کرتی ہیں.................

پس مبارک ہو تم اس لیلۃ القدر کے زمانے کو پانے والے ہو۔ مبارک ہو تم جنہوں نے اپنی قربانیوں سے ثابت کردیا کہ وہ خدا کی قدر کے لائق بن گئے۔

پس جو زور لگتا ہے لگالو اے دشمنان احمدیت! جتنے احمدی شہید کرنا چاہتے ہو شہید کرلو۔ خدا کی قسم ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ محمد مصطفیٰ کے غلاموں کا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ آپؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ تم لازماً ناکام ونامراد ہوکر مروگے اور احمدیت کے لئے وہ صبح ضرور طلوع ہوگی جس کے متعلق خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ اے میرے بندو! یہ رات جاری تو رہے گی لیکن ہمیشہ کے لئے نہیں۔ یہ دکھ ہیں مگر میں ان دکھوں کو قدر اور پیار کی نگاہ سے دیکھ رہا ہوں۔ پس میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ یہ مطلع فجر تک کی باتیں ہیں اور فجر کا طلوع ہونا زیادہ دیر کی بات نہیں۔''

حاصلِ مطالعہ

(مکرمہ امۃ السلام طاہرہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور کرناٹک)

قادیان کا مستقبل

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ :

''خدا کے فضل وکرم سے ہمیں پورا یقین ہے کہ قادیان جماعت احمدیہ کا مقدس مقام اور خدائے واحد لاشریک کا قائم کردہ مرکز ہے۔ وہ ضرور پھر احمدیوں کے قبضہ میں آئے گا اور پھر اس کی گلیوں میں دنیا بھر کے احمدی خدا کی حمد کے ترانے گاتے پھرینگے۔ (مکتوبات اصحابِ احمد جلد اول صفحہ ۴۴ مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

قادیان کے احمدیوں کا فرض

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ :

''ہم کہتے ہیں کہ قادیان احمدیوں کا مرکز ہے آپ لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہم اس لئے قادیان میں بیٹھے ہیں کہ یہ ہم احمدیوں کا فرض ہے اب یہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ مرکز کو مرکز کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ مرکز چند مجاوروں کے جمع ہو کر بیٹھ جانے کا نام نہیں۔ مرکز ایک بے انتہاء جذبہ کا نام ہے۔ جو اپنے ماحول پر چھا جانے کا ارادہ کر کے کھڑا ہو۔ مرکز کا نام قرآن کریم میں ماں رکھا ہے اور ماں وہی ہوتی ہے جو اپنا خون پلا کر پالتی اور بڑا کرتی اور جوان کرتی ہے۔ پس قادیان مرکز اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی چھاتیوں کا دودھ تمام طالبانِ صداقت کو پیش کرے ان کو پالے اوران کی پرورش کرے اوران کو پروان چڑھائے۔'' (تاریخ احمدیت جلد ۳ قدیم صفحہ ۸۸، ۸۹ بحوالہ مکتوبات اصحاب احمد جلد اوّل)

منافق کی علامت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک استفسار کے جواب میں فرمایا:

''منافق وہ ہوتا ہے جو جماعت میں فتنہ ڈالتا ہے۔ جماعت کے کام سے اُسے ہمدردی نہیں ہوتی اگر جماعت کا اتفاق اس کی رائے کے خلاف کسی بات پر ہو جائے اور اُس پر عمل کرنے میں نقصان ہو تو وہ اس پر خوشی کا اظہار کرے اور کہے کہ دیکھا ہماری رائے کے نہ ماننے سے یہ بُرا نتیجہ نکلا۔

جو دشمن کے عیوب کو چھپائے اور اپنے لوگوں کے عیوب کو شائع کرنے کی کوشش کرے۔

یہ تفصیلی طور پر کچھ باتیں ہیں جس سے منافق کا پتہ لگ سکتا ہے۔ لفظی تعریف یہ ہے کہ جو باطن میں کُچھ ہو اور ظاہر میں کچھ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند باتیں بیان فرمائیں ہیں کہ وہ لڑے گا تو گالیاں دے گا بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو خلاف کرے اور امانت میں خیانت کرے۔

(الفضل ۷ دسمبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۸ کالم ۲)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا:

جس وقت کوئی شخص نظام سلسلہ کی تحقیر کرے اور اعلانیہ اعتراض کرے جب کہا جائے کہ ذمہ دار افسروں تک یہ بات پہنچاؤ تو وہ کہے کہ مجھے ڈر آتا ہے تو فوراً سمجھ جاؤ کہ وہ منافق ہے۔ (الفضل جون ۱۹۳۱ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پنجم جدید صفحہ ۲۷۶ مطبوعہ قادیان)

منافقوں کو پہچاننا مشکل بات نہیں :

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ :

''اگر ذرا بھی عقل وفکر سے کام لیا جائے تو میرے نزدیک منافقوں کا پہچاننا مشکل بات نہیں ان کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہئے :

اوّل : وہ دین میں عملی لحاظ سے کمزور ہوں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور قرآن کریم میں بھی آیا ہے وہ نمازوں میں سست ہوں گے۔

دوئم : دوسری علامت جو قرآن کریم سے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یہ ہے کہ جھوٹ بولتے ہیں۔

سوم : تیسری علامت جو قرآن کریم اور رسول کریم نے بتائی ہے وہ یہ ہے کہ ان میں عیب جوئی کی عادت ہوتی ہے۔ مومن کی نظر تو اپنے

دل پر ہوتی ہے کہ مجھ میں کتنے عیب ہیں۔مگر منافق دوسروں کے عیب تلاش کرتا رہتا ہے۔دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس قدر قربانیاں کیں وہ ظاہر ہیں مگر مرتے وقت وہ کہتے تھے یا الٰہی میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا میری صرف یہی خواہش ہے کہ میری کمزوریاں معاف کردیجیو۔مگر منافق دوسروں کی بُرائیاں بیان کرتے ہیں یا یوں کہتے ہیں کہ ہم تو گندے سہی مگر ہمارا کیا ہے فلاں فلاں آدمی میں یہ یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔مگر یہ بھی اپنی بریت کا ایک طریق ہوتا ہے۔

چھارم : چوتھی علامت یہ ہے کہ اور وہ بھی قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے کہ منافق کے معاملات خراب ہوتے ہیں اس کے ذہن میں ایک ہی بات ہوتی ہے اور وہ یہ کہ لینا ہے دینا کسی کو نہیں۔

پنجم : پانچویں علامت یہ ہے کہ منافق کو گالیوں کی عادت ہوتی ہے۔فحش کلامی کرتے رہتے ہیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء صحہ ۲۸،۲۹)

بعض سوالات کا جواب نہیں ملے یا مسئلہ کا حل نظر نہ آئے تو ؟

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کی باتوں کے متعلق ایک عجیب گُر رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو باتیں عقل وفکر سے باہر ہیں وہ خدا تعالیٰ سے پوچھنی چاہئیں اور اس کے لئے ذاتِ باری کی حقیقت کو سمجھا اور اس پر ایمان لایا جائے پھر جو باتیں اس کی صفات کے ماتحت ہوں ان کو مانا جائے اور جو خلاف ہوں ان کو چھوڑ دیا جائے اس طرح کوئی بات ایسی نہیں رہ جاتی جو حل نہ ہوسکے اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے پٹواری پیمائش کرنے کے لئے ایک مرکز قرار دے لیتا ہے اور اس کی بنا پر پیمائش کرتا ہے جو ٹھیک اترتی ہے اسی طرح انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کو مرکز بنا کر دیکھے کہ یہ باتیں اس کی صفات کے مطابق اترتی ہیں یا نہیں۔اگر ٹھیک ہوں تو مان لے اور اگر ٹھیک نہ ہوں تو جانے دے۔''

(الفضل ۱۰/۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء، صفحہ ۵، کالم ۳)

عقل اور دینی امور

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بعض لوگ اپنی عقل سے دینی امور کو طے کرنا چاہتے ہیں لیکن ایسا بھی نہیں ہوتا۔اپنے فہم وفراست قرب خدا کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا یہاں عقل کچھ نہیں کرسکتی اور نہ ہی ان پر بھروسہ کرنے سے کچھ حاصل ہوسکتا ہے ہاں اگر خدا کے آگے انسان گریہ وزاری کرے اور اس کے آگے روئے کہ تو ہی بتا کس طرح عقل سے کام لوں کس طرح شریعت سے استنباط کروں تب وہ فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور خدا تعالیٰ ایسے شخص کی رہنمائی فرماتا ہے اور اسے صراط مستقیم پر چلاتا ہے۔'' (الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۶ کالم ۳)

علم یا دینی امور کے نام پر فضول سوال کرنا :

ایک بدنصیب شخص عمرالدین شملوی ہوا کرتے تھے جو مرتد ہوگئے تھے ان ہی کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ جن کے متعلق مَیں ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ ان کا انجام مجھے اچھا نظر نہیں آتا وہ ہمیشہ ایسی باتوں میں وقت ضائع کرتے رہتے تھے جن کا انسانی زندگی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا مثلاً یہ کہ خدا نے انسان کو کیسے پیدا کیا؟ افریت کے کیا معنی ہیں؟ خدا اور مادہ کا کیا تعلق ہے؟

مَیں ہمیشہ ان کو سمجھاتا تھا کہ جن باتوں کو سمجھنے کی آپ میں قابلیت نہیں اُن پر پڑنے کا کیا فائدہ ہے تمہارا ان باتوں سے کیا تعلق ہے۔تمہیں تو صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ تمہارے ساتھ خدا کا کیا معاملہ ہے؟ مادہ کیا ہے؟ مادہ کہاں سے آیا؟ اس سے تمہیں کیا مطلب۔آخر ایک وقت آگیا کہ ان کو ٹھوکر لگی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰/اپریل ۱۹۲۴ء الفضل ۲۶/اپریل ۱۹۳۴)

قوتِ قُدسی کسے کہتے ہیں؟

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :

'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدی کو چھوڑنے کی طاقت لوگوں

کے دلوں میں پیدا کی۔ امریکہ نے شراب نوشی روکنے کا قانون پاس کیا مگر وہ طاقت پیدا نہ کرسکا جو شراب ترک کرنے کے لئے ضروری تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف شراب سے نہ روکا بلکہ وہ طاقت پیدا کی جس سے اُسے چھوڑا جاسکتا ہے۔ اور یہی فرق ہے اسلام میں اور دنیوی طاقتوں اور حکومتوں میں کسی چیز کو حرام قرار دینے اور لوگوں سے اُسے چھڑانے کے لئے بھی ایک طاقت چاہئے کیونکہ یہ ایک قربانی ہے جو بغیر طاقت کے نہیں ہوسکتی اور یہ طاقت دنیوی نہیں بلکہ وہ طاقت ہے جو اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے اور جسے قوت قدسی کہتے ہیں۔

(تبلیغ حق صفحہ ۱۴ تقریر جلسہ لائلپور)

روحانیت کیا ھے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ جولائی ۱۹۴۷ء میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرنا اس کے کلام پر غور کرنا اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنا اور دوسروں کے اندر بھی اُن صفات کو پیدا کرنا اس کا نام روحانیت ہے۔

(الفضل ۷ جولائی ۴۷ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۶۹۸)

دین کیا ھے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''وہ تمام امور جو تکمیل انسانیت کے لئے ضروری ہیں دین میں داخل ہیں جو باتیں انسان کو وحشیانہ حالت سے پھیر کر حقیقی انسانیت سکھلاتی ہیں یا عام انسانیت سے ترقی دے کر حکیمانہ زندگی سے ترقی دیکر فنافی اللہ کی حالت تک پہنچاتی ہیں انہیں باتوں کا نام دوسرے لفظوں میں دین ہے۔''

(کتاب البریہ صفحہ ۱۷، روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۸۹)

اخلاص کیا ھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد حضرت منشی برکت علی شملوی رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق:

''اخلاص یہ ہے کہ تمہارے سب اعمال اللہ کے لئے ہوں اور تمہارا دل لوگوں کی طرف کرنے پر خوش نہ ہو کیونکہ مخلوق کی تعظیم کرنے سے رِیا پیدا ہوتا ہے۔'' (الفضل ۲۴ دسمبر ۱۹۱۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء میں فرمایا:

''اسلامی اصلاح کی رُو سے اخلاص کے لفظ کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہم عبادت کریں اور سمجھیں کہ اس کے نتیجہ میں بھی اگر اللہ کا فضل ہوا تو ہم اس کی خوشنودی اور اس کی رضا کی جنت حاصل کرینگے۔ محض اپنی عبادتوں اور کوششوں کے نتیجہ میں ہم نہ اس کی خوشنودی حاصل کرسکتے ہیں اور نہ اس کی رضا کی جنت کو پاسکتے ہیں اور نہ اس کے قرب کی راہیں ہم پر کھل سکتی ہیں۔''

تصوّف کیا ھے

مولانا جلال الدین رومی مثنوی میں لکھتے ہیں کہ بایزید بسطامی سے کسی نے دریافت کیا

ما التصوف! قال وجدان الفرح فی الفؤاد عند اتیان السرح

کہ تصوف کیا چیز ہے؟ تو بایزیدؒ نے جواب دیا کہ تصوف مصیبت کے نزول کے وقت دل میں خوشی محسوس کرنے کا نام ہے۔

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سے بڑھ کر فرماتے ہیں:

لَنَا عِنْدَ الْمَصَائِبِ یَا حَبِیْبِیْ
رِضَاءٌ ثُمَّ ذَوْقٌ وَارْتِیَاحُ

اے میرے پیارے دوست جب ہم پر مصائب آتی ہیں تو ہمیں تین باتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اوّل تکلیف پر راضی ہوتے ہیں دوم راضی ہونا بامر مجبوری نہیں بلکہ اُس میں مزا محسوس ہوتا ہے سوم صرف مزا نہیں بلکہ تمام کوفت دُور ہوجاتی ہے۔

(الحکم مسیح موعود نمبر ۲۱/۲۸ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۶)

تفقُّہ کسے کھتے ھیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الانشراح کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک شخص ایسا ہوتا ہے جسے اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنے الفاظ ہوتے ہیں مگر ایک شخص ایسا ہوتا ہے جو تھوڑے سے الفاظ سے بہت بڑا علم حاصل کر لیتا ہے اور بات کو پھیلا کر کہیں کا کہیں لے جاتا ہے اسی کو تفقہ کہتے ہیں جو ایک نہایت قیمتی چیز ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ ۱۲۸، مطبوعہ لندن)

سعادت عظمی اور شقاوت عظمی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

سعادت عظمیٰ وہ فوز عظیم کی حالت ہے جب نور اور سرور اور لذّت اور راحت انسان کے تمام ظاہر و باطن اور تن اور جان پر محیط ہو جائے اور عضو اور قوت امن سے باہر نہ رہے اور شقاوت عظمیٰ وہ عذاب الیم ہے جو باعث نافرمانی اور ناپاکی اور بُعد اور دُوری کے دِلوں سے مشتعل ہو کر بدنوں پر مستولی ہو جائے اور تمام وجود فی النّار و السّقر معلوم ہو۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ۳۸۵ حاشیہ طبع اوّل)

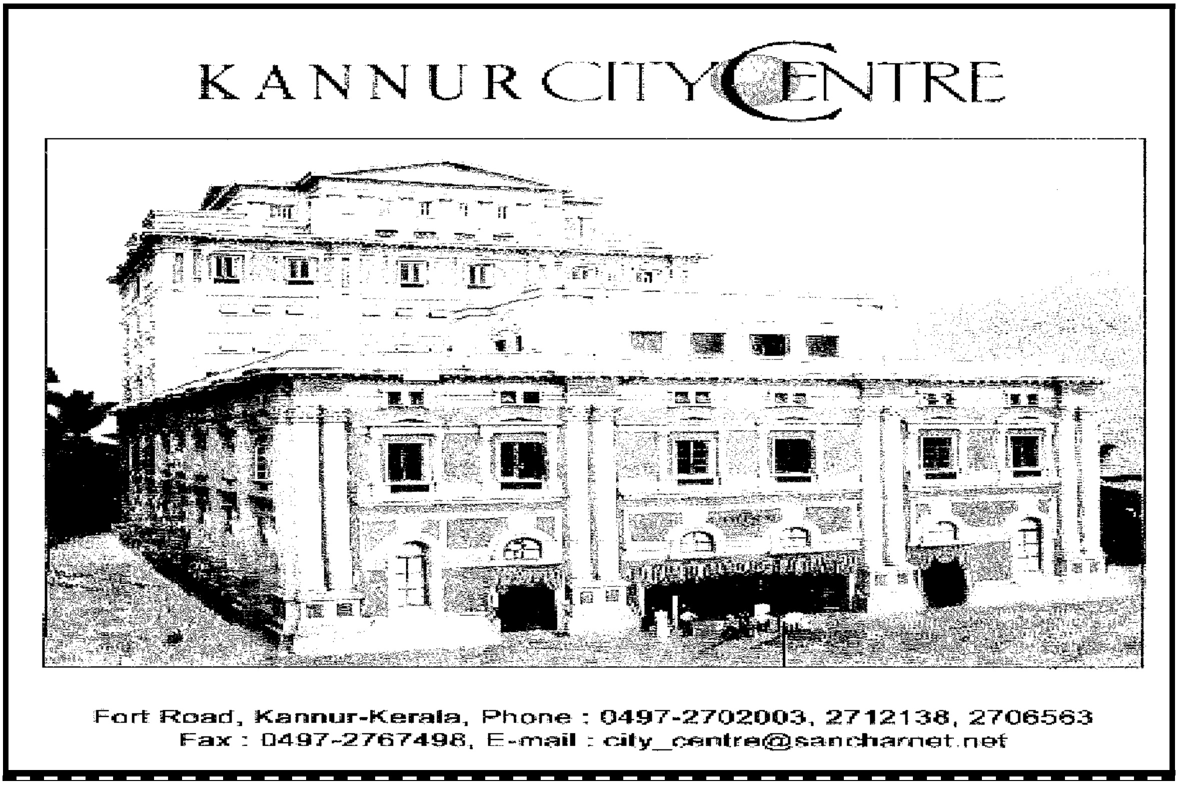

واقفین کے والدین پر عائد ہونے والی ذمہ داریاں

(کے نجم الدین مبلغ سلسلہ کیرالہ)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ:

وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہونے والے حزب اللہ کو تیار کرنے میں والدین پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ بانی تحریک وقف نو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں بعض والدین نے خطوط لکھے کہ ان بچوں کے متعلق کیا کرنا ہے۔ حضورؒ نے اسکے جواب میں والدین کی ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء کے خطبہ جمعہ میں جو ارشادات فرمائے وہ حضورؒ کے الفاظ میں ہی پیش کرتا ہوں۔

حضورؒ نے فرمایا:

''خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔قربانیاں اور تحفے دراصل ایک ہی ذیل میں آتے ہیں۔آپ بازار سے شاپنگ کرتے ہیں عام چیز جو گھر کے لئے ہے اسے باقاعدہ خوبصورت کاغذوں میں لپیٹ کر اور فیتوں میں باندھ کر سجا کر آپکو پیش نہیں کیا جاتا لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہم نے تحفہ لینا ہے تو پھر دکاندار بڑے اہتمام سے اس کو سجا کر پیش کرتا ہے۔

پس قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو انکو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے جاتے ہیں پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹ کرتے ہیں۔

انسانی قربانی سجاوٹ میں اَور طرح کی ہوتی ہے انسانی زندگی کی سجاوٹ تقوی سے ہوتی ہے۔

پس پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں ان ماں باپ کی بہت ذمہ داریاں ہیں کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ انکے دل کی حسرتیں پوری ہوں''

والدین جن واقفین نو بچوں کو جامعہ احمدیہ میں پڑھنے کیلئے بھیجتے ہیں وہ کس معیار کے ہونے چاہئیں اس کے متعلق حضورؒ فرماتے ہے:

''بہت سے وہ ہیں جنکے متعلق والدین سمجھتے ہیں کہ جب ہم انکو جماعت کے سپرد کرینگے تو وہ خود ہی ان کی تربیت کرینگے اور اس عرصہ میں انہوں نے ان پر نظر نہیں رکھی۔پس جب وہ جامعہ احمدیہ میں پیش ہوتے ہیں تو بالکل ایسے raw meterial ایسے خام مال کے طور پر پیش ہوتے ہیں جس کے اندر مختلف قسم کی بعض ملاوٹیں بھی شامل ہو چکی ہیں۔ان کو صاف کرنا ایک کارے دار ہوا کرتا ہے۔ان کو وقف کی روح کے مطابق ڈھالنا بعض دفعہ مشکل بلکہ محال ہو جاتا ہے۔''

حضورؒ فرماتے ہیں:

اگر ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہیں تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اتفاقاً یہ واقعہ ہو گیا ہے۔اسلئے والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔

واقفین نو بچوں میں اخلاق حسنہ کی آبیاری

اس تعلق سے حضورؒ فرماتے ہیں:

جہاں تک اخلاق حسنہ کا تعلق ہے اس سلسلہ میں جو صفات جماعت میں نظر آنی چاہئیں وہی صفات واقفین میں بھی نظر آنی چاہئیں بلکہ ان میں بدرجہ اولی نظر آنی چاہئیں۔

آپؒ فرماتے ہیں:

ہر وقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی انکو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے اور یہ نفرت اسکو ماں کے دودھ میں ملنی چاہئے جس طرح ریڈی ایشن کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح

پرورش کرنے والی ماں کی باہوں میں سچائی اس بچے کی دل میں ڈوبنی چاہئے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا......ان بچوں کی خاطر انکو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولینگے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپکے گھر میں پل رہی ہے اس مقدس امانت کے کچھ تقاضے ہیں جنکو بہرحال آپ نے پورا کرنا ہے۔

خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی بات کو برداشت کرنا دونوں صفات واقفین بچوں میں بہت ضروری ہیں۔

گندے لطائف کے ذریعے اپنے یا غیروں کے دل بہلانے کی عادت نہیں ہونی چاہئے......بعض ایسے دوستوں کو بھی میں نے دیکھا ہے جنہوں نے مزاح سے یہ رخصت تو حاصل کر لی کہ مزاح میں کبھی وقت گزار لینا کوئی بُری بات نہیں ہے لیکن وہ یہ فرق نہیں کر سکتے کہ مزاح کے ساتھ پاکیزگی ضروری ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ نہایت گندے اور بھونڈے لطیفے بھی اپنی مجلسوں میں بیان کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے اس سے سمجھ لیا کہ کوئی فرق نہیں پڑتا حالانکہ بہت فرق پڑتا ہے۔

اپنے گھر میں اچھے مزاح کو جاری کریں قائم کریں لیکن برے مزاح کے خلاف بچوں کے دل میں بچپن سے بچوں کے دل میں نفرت اور کراہت پیدا کریں۔

غنا: ”واقفین بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں۔ لیکن امیر کی امارت سے غنی ہوں اور کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ ضرور تکلیف محسوس کریں۔“

تعلیم: قران کریم کی تلاوت اور اس کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضورؒ فرماتے ہیں:

”ایسے گھروں میں جہاں واقفین زندگی ہیں وہاں تلاوت کے اس پہلو پر زور دینی چاہئے۔ خواہ تھوڑا پڑھایا جائے لیکن ترجمہ کے ساتھ......

نماز کی پابندی اور نماز کے لوازمات ہیں انکے متعلق بچپن سے تعلیم دینا اور سکھانا یہ بھی جامعہ میں آکر سیکھنے والی باتیں نہیں۔ اس سے بہت پہلے گھروں میں بچوں کو اپنے ماں باپ کی تربیت کے نیچے یہ باتیں آجانی چاہئیں۔

واقفین بچوں کی علمی بنیاد وسیع ہونی چاہئے۔ علم کی وسیع بنیاد پر قائم دینی علم کو فروغ دینا چاہئے۔ یعنی پہلے بنیاد عام دنیاوی علم کی وسیع ہو پھر اس پر دینی علم کا پیوند لگے تو بہت ہی خوبصورت اور بابرکت ایک شجرہ طیبہ پیدا ہوسکتا ہے۔ آپ خود متوجہ ہوں تو ان کا علم آپ ہی بڑھے گا۔

غصے کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہئے

حضورؒ فرماتے ہیں:

ایسے واقفین بچے چاہئیں، جن کو شروع ہی سے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔ جن کو اپنے سے کم علم کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئے۔

ایک اہم بات:

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی سے کوئی سوال کیا جاتا ہے تو فوراً جواب دینا خواہ اس بات کا پتا ہو یا نہ ہو، بعض دفعہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ ایک بات پوچھی اور جس شخص سے پوچھی گئی ہے اس شخص کے علم میں ہے کہ یہ بات ہونے والی تھی لیکن یہ علم نہیں ہے کہ ہو چکی ہے اس کے باوجود بسا اوقات وہ کہہ دیتا ہے کہ ہاں ہو چکی ہے۔ واقفین نو بچوں کے اندر یہ بہت بڑی خرابی پیدا کر سکتی ہے اس قسم کی خبروں سے بعض دفعہ بہت نقصان پہنچ جاتا ہے۔

حضورؒ ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لنگر خانہ میں مَیں ناظم ہوتا تھا تو فون پر پوچھا کہ اتنے ہزار روٹی پک چکی ہے؟ تو جواب ملا کہ جی ہاں پک چکی ہے۔ اس پر تسلی ہوگئی جب وہاں پہنچا تو پتا لگا کہ ابھی کئی ہزار کی کمی ہے۔ میں نے کہا آپ نے یہ کیا ظلم کیا ہے یہ جھوٹ بولا غلط بیانی کی اور اس سے بڑا نقصان پہنچا ہے۔ کہنے لگے کہ نہیں

جی جب میں نے بات کی تھی اس سے آدھا گھنٹہ پہلے اتنے ہزار ہو چکی تھی تو آدھے گھنٹے میں اتنی تو بنی چاہئے تھی۔

یہ فارمولا ٹھیک ہے لیکن واقعاتی دنیا میں فارمولے تو نہیں چلا کرتے......

حضور فرماتے ہیں:

واقعۃً ایسی صورت میں یہ بات نکلی کہ وہاں کچھ خرابی پیدا ہوگئی مزدوروں کی آپس میں کوئی لڑائی ہوگئی گیس بند ہوگئی کئی قسم کی خرابیاں ایسی پیدا ہو جاتی تھیں تو جس آدھے گھنٹے میں اس نے کئی ہزار کا حساب لگایا ہوا تھا وہ آدھا گھنٹہ کام ہی نہیں ہو رہا تھا......

اس لئے بچپن سے ہی یہ عادت ڈالنی چاہئے کہ جتنا علم ہے اسکو علم کے طور پر بیان کریں جتنا اندازہ ہے اسکو اندازے کے طور پر بیان کریں۔''

نظام جماعت کی اطاعت :

حضورؒ فرماتے ہیں:

''اسکے علاوہ واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا، نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا، اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا ،ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی ضروری ہے۔''

''خدام کی حد تک تو آپ تربیت کر سکتے ہیں خدام کی حد تک اگر تربیت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پر ہی کوئی ہوگا۔ ورنہ جتنی لمبی نالی سے گولی چلائی جائے اتنی دیر تک سیدھی رہتی ہے۔ خدام کی حد تک اگر تربیت کی نالی لمبی ہو جائے تو خدا کے فضل سے پھر موت تک وہ انسان سیدھا ہی چلے گا۔''

ایک خاص بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضورؒ فرماتے ہیں:

''اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو۔ یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرہ کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں انکی اولادوں کو کم وبیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہے۔''

واقفین نو بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے بتایا جانا چاہئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے کوئی شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی عظیم کیوں نہ ہوں اسکے نتیجہ میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے......''

تو بچوں کو پہلے اس بلا سے محفوظ رکھیں پھر جب ذرا بڑی عمر کے ہوں تو انکو سمجھائیں کے اصل محبت تو خدا اور اسکے دین سے ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے خدائی جماعت کو نقصان پہنچتا ہو۔''

واقفین بچوں کے اندر حقیقی محبت خدائی جماعت سے پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک مثال حضور نے پیش کی آپ فرماتے ہیں:

پیار کا وہی ثبوت سچا ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تجویز کیا تھا اور اس سے زیادہ بہتر قابل اعتماد اور کوئی بات نہیں آپ نے سنا ہے کہ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی عدالت میں دو دعویدار ماؤں کا جھگڑا پہنچا جنکے پاس ایک ہی بچہ تھا کبھی ایک گھسیٹ کر اپنی طرف لے جاتی تھی اور کبھی دوسری گھسیٹ کر اپنی طرف لے جاتی تھی اور دونوں روتی اور شور مچاتی تھیں کہ یہ میرا بچہ ہے کسی صاحب فہم کو یہ سمجھ نہیں آیا کہ اس مسئلہ کو کیسے طے کیا جائے۔

چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی عدالت میں یہ مسئلہ پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ طے کرنا تو بڑا مشکل ہے کہ یہ کس کا بچہ ہے اگر ایک کا بچہ ہو اور دوسری کو دے دیا تو بڑا ظلم ہوگا اس لئے کیوں نہ اس بچے کو دو ٹکڑے کر دیا جائے اور ایک ٹکڑا ایک کو دیا جائے اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو دیا جائے تا کہ ناانصافی نہ ہو چنانچہ جلاّد سے کہا گیا کہ آؤ اس بچے کو عین بیچ سے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک کو دے دے اور دوسرا دوسری کو دے دے۔

جو ماں تھی وہ روتی چیختی ہوئی بچے پر گر پڑی کہ میرے ٹکڑے کر دو اور یہ بچہ اسکو دے دو لیکن خدا کے لئے اس بچہ کو کوئی گزند نہ پہنچے اسوقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بچہ اس کا ہے۔

پس خدا کی خاطر جو جماعت سے محبت رکھتا ہے کیسے ممکن ہے کہ وہ

جماعت کوٹکڑے ہونے دے اور ایسی باتیں برداشت کر جائے جسکے نتیجہ میں کسی کے ایمان کو گزند پہنچتا ہو وہ اپنی جان پر سب وبال لے لے گا اور یہی اسکی سچائی کی علامت ہے لیکن اپنی تکلیف کو دوسرے کی روح کو زخمی کرنے کیلئے استعمال نہیں کریگا

آپ بچپن سے ہی اپنے واقفین نو بچوں کو یہ بات سمجھائیں اور پیار و محبت سے انکی تربیت کریں تا کہ وہ آئندہ صدی کی عظیم لیڈرشپ کے اہل بن سکیں۔

واقفین نو بچوں میں وفا کا مادہ شامل کریں

حضور فرماتے ہیں:

''ایک اہم بات جو میں آخر پر کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ واقفین بچوں کو وفا سکھائیں وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کے ساتھ نہیں چمٹتا وہ جب الگ ہوتا ہے تو خواہ جماعت اس کو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی رُوح پر داغ لگا لیتا ہے اور یہ بہت بڑا داغ ہے۔

بعض دفعہ ایسے واقفین جو وقف چھوڑتے ہیں وہ اپنی طرف سے چالاکی سے چھوڑتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب ہم جماعت کی حد سے باہر نکل گئے اب ہم آزاد ہو گئے ہمارا کچھ نہیں کیا جاسکتا یہ چالاکی تو ہے لیکن عقل نہیں ہوتی وہ چالاکی میں اپنا نقصان کرنے والے ہوتے ہیں۔

حضورؒ نے مثال کے طور پر ایک واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا:

''ابھی کچھ عرصہ پہلے میرے ساتھ ایک ایسے واقف زندگی کا معاملہ آیا جسکی ایسے ملک میں تقرری تھی کہ اگر وہاں ایک معین عرصہ تک وہ رہے تو وہاں کی نیشنلٹی کا حقدار بن جاتا تھا بعض وجوہات سے میں نے اسکا تبادلہ ضروری سمجھا چنانچہ جب میں نے اس کا تبادلہ کیا چھ یا سات ماہ ابھی اس مدت میں باقی تھے جس کے بعد نیشنلٹی کا حقدار بنتا تھا تو اسکے بڑے لجاجت کے اور محبت اور خلوص کے خط آنے شروع ہوئے کہ مجھے یہاں قیام کی کچھ مزید مہلت دی جائے میں نے وہ مہلت دے دی بعض صاحب فہم لوگوں نے یہ سمجھا کہ وہ مجھے بیوقوف بنا گیا ہے۔ چنانچہ انھوں نے لکھا کہ جناب یہ تو آپ کے ساتھ چالاکی کر گیا اور یہ تو چاہتا ہے کہ عرصہ پورا ہو اور پھر وقف سے آزاد ہو جائے پھر اسکو پرواہ کوئی نہ رہے۔

حضور فرماتے ہیں:

''میں نے اسکو بتایا یا لکھا کہ مجھے سب پتہ ہے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ میرے علم میں نہیں کہ یہ کیوں ایسا کر رہا ہے لیکن وہ میرے ساتھ چالاکی نہیں کر رہا وہ اپنے نفس کے ساتھ چالاکی کر رہا ہے وہ ان لوگوں میں سے ہے جنکے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْاوَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآاَنْفُسَهُم (البقرة-۱۲)

اسلئے میں اسکی ڈور ڈھیلی چھوڑ رہا ہوں تا کہ یہ جو مجھے ظن ہے اور آپکو بھی ہے یہ کہیں بدظنی نہ ہو......''اگر وہ اس قسم کا ہے جیسا آپ سمجھ رہے ہیں اور جیسا مجھے بھی گمان ہے تو پھر وقف میں رہنے کے لائق نہیں ہے......

''چنانچہ وہ حیران رہ گیا کہ میں نے اسکو اجازت دے دی پھر اس نے کہا اب مزید اتنا عرصہ مل جائے تو اتنا روپیہ بھی مل جائیگا میں نے کہا بیشک تم وہ بھی لے لو اور جب وہ واپس گیا تو اسکے بعد وہی ہوا جو ہونا تھا کیسی بے وقوفی والی چالاکی ہے بظاہر سمجھ کی وہ بات جو تقویٰ سے خالی ہوا کرتی ہے اسکو ہم عام دنیا میں چالاکی کہتے ہیں۔

پس اپنے بچوں کو سطحی چالاکیوں سے بھی بچائیں وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے ہر وہ قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسیٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے واپس نہیں مڑا کرتا......ایسے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم واقفین کی ایک ایسی فوج اس کی راہ میں پیش کریں جو ہر قسم کے ان ہتھیاروں سے مزین ہو جو اس کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں اور پھر ان پر ان کو دسترس ہو۔

(ماخوذ مشعل راہ جلد سوم صفحہ ۴۱۵-۴۰۰)

خلاصہ سالانہ کارگذاری رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بابت سال 09-2008

(پرویز احمد ملک معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے جماعت کی بہترین رنگ میں تعلیم وتربیت وروحانی وجسمانی نش ونما کی خاطر طبقات اور عمر کے لحاظ سے جماعت میں چار تنظیمات کی بنیاد ڈالی۔ یہ چار تنظیمات دراصل جماعت کی وہ چار دیواریں ہیں جن پر جماعت کی فلک بوس عمارت قائم ہے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ تنظیمات خلیفہ وقت کی راہنمائی، ھدایات وپُر خلوص دعاؤں کی بدولت لحہ بلحہ ترقیات کی راہ پر گامزن ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عظیم انقلابی دور میں داخل ہوچکی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ مجلس کو ہمیشہ نہایت حکیمانہ، قابل، فرض شناس قیادت نصیب ہوتی رہی۔ برّصغیر کی تقسیم کے بعد چند مجالس کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا قافلہ اپنی لامتناہی منزل کی طرف روانہ ہوا تھا۔ آج ہم بڑے ہی شکروامتنان کے جذبات سے سرشار ہوکر اس بات کا ذکر کرنا اپنے لئے موجب ثواب خیال کرتے ہیں کہ آج مجالس کی تعداد 758 ہیں جہاں قیام مجالس میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے وہاں مجلس کا دائرہ کار بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جارہا ہے۔ قیام مجالس کے لحاظ سے، خدمت خلق کے میدانوں میں نمایاں خدمات کے لحاظ سے، صوبائی، علاقائی، مقامی اجتماعات کو منظّم کرنے کے لحاظ سے جدید سائنس اور ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ ہوکر کاموں کو آگے بڑھانے کے لحاظ سے علمی وتحقیقی میدان میں حاصل ہونے والی عظیم الشان ترقیات کے لحاظ سے جن کارہائے نمایاں کی مجلس کو توفیق مل رہی ہے وہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اپنا 40واں اور اطفال الاحمدیہ بھارت کو اپنا 31واں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

دستور اساسی کے مطابق کاموں میں مزید بہتری اور مجالس ہائے ہندوستان میں بیداری پیدا کرنے کے لئے محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے درج ذیل مجلس عاملہ تجویز کر کے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بھجوائی جس پر حضور انور از راہ شفقت ممبران مجلس عاملہ 09-2008 کی منظوری مرحمت فرمائی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

۱)	محترم Mابوبکر صاحب	نائب صدر
۲)	محترم عطاءالٰہی احسن صاحب غوری	نائب صدر
۳)	خاکسار پرویز احمد ملک	معتمد
۴)	محترم حبیب احمد صاحب طارق	مہتمم مال
۵)	محترم ڈاکٹر جاوید احمد صاحب لون	مہتمم اطفال
۶)	محترم ھدایت اللہ صاحب منڈاشی	مہتمم تجنید
۷)	محترم عطاءالمجیب صاحب لون	مہتمم اشاعت
۸)	محترم Kطارق احمد صاحب	مہتمم عمومی
۹)	محترم شیخ مجاہد صاحب	مہتمم تبلیغ
۱۰)	محترم رفیق احمد صاحب بیگ	مہتمم تعلیم وایڈیشنل معتمد
۱۱)	محترم عبدالحسن صاحب مالاباری	مہتمم خدمت خلق
۱۲)	محترم چوہدری ناصر محمود صاحب	مہتمم تحریک جدید
۱۳)	محترم شیخ فرید صاحب	مہتمم وقارعمل
۱۴)	محترم سید اعجاز صاحب	مہتمم صنعت وتجارت
۱۵)	محترم حافظ مخدوم شریف صاحب	مہتمم تربیت
۱۶)	محترم سید عزیز صاحب	مہتمم تربیت نومبائعین
۱۷)	محترم مصباح الدین صاحب نیر	مہتمم صحت جسمانی
۱۸)	محترم محمد نورالدین صاحب ناصر	مہتمم مقامی
۱۹)	محترم تسنیم احمد صاحب بٹ	مہتمم امور طلباء

۲۰) محترم عطاء اللہ صاحب نصرت — محاسب

۲۱) محترم مامون الرشید صاحب تبریز — معاون صدر

۲۲) محترم لقمان قادر صاحب بھٹی — معاون صدر

۲۳) محترم قمر الحق خان صاحب — ایڈیشنل مہتمم تبلیغ

۲۴) محترم اظہر احمد صاحب خادم — ایڈیشنل مہتمم تعلیم

۲۵) محترم حافظ محمد اکبر صاحب — ایڈیشنل مہتمم مقامی

۲۶) محترم طیب احمد صاحب خادم — ایڈیشنل مہتمم صاحب خدمت خلق

۲۷) محترم طاہر احمد صاحب بیگ — ایڈیشنل مہتمم اشاعت

۲۸) محترم ناصر وحید صاحب — ایڈیشنل مہتمم صحت جسمانی

۲۹) محترم عاشق حسین صاحب گنائی — ایڈیشنل مہتمم اطفال

۳۰) محترم نوید احمد صاحب فضل — ایڈیشنل مہتمم عمومی

اسی طرح درج ذیل صوبائی، علاقائی وزونل قائدین کی نامزدگی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے کی۔

مکرم تنویر احمد صاحب صوبائی قائد آندھرا

مکرم امجد خان صاحب زونل قائد کیرنگ زون (اڑیسہ)

مکرم عبدالودود خان صاحب زونل قائد سوروزون (اڑیسہ)

مکرم فرید احمد صاحب گلبرگی زونل قائد کرناٹک نارتھ زون

مکرم مصدق احمد صاحب زونل قائد ساؤتھ زون کرناٹک

مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی زونل قائد راجوری زون جموں

مکرم شیر محمد صاحب زونل قائد پونچھ زون جموں

مکرم سید عبدالشکور صاحب زونل قائد کشمیر زون نمبر 1

مکرم وسیم احمد خان زونل قائد کشمیر زون نمبر 2

مکرم EH نجیب احمد صاحب زونل قائد کیرلہ ساؤتھ زون

مکرم C شمیم احمد صاحب زونل قائد کیرلہ نارتھ زون

مکرم ماسٹر دلاور خان صاحب آف ٹھٹھل صوبائی قائد ہماچل

مکرم کرشن احمد صاحب صوبائی قائد ہریانہ

مکرم مبین اختر صاحب صوبائی قائد بہار

مکرم عبدالرزاق صاحب صوبائی قائد بنگال

مکرم کے ناصر احمد صاحب زونل قائد نارتھ تاملناڈو

مکرم APA محمود احمد صاحب زونل قائد ساؤتھ تاملناڈو

مکرم شیخ وسیم احمد زونل قائد بلارپور زون مہاراشٹر

شعبہ اعتماد:

عرصہ زیر رپورٹ میں 550 مجالس سے ماہانہ کارگذاری رپورٹس موصول ہوئی ہیں۔ 289 مجالس سے باقاعدہ رپورٹیں موصول ہوتی رہی ہیں اور تقریباً 250 مجالس ایسی ہیں جن سے کبھی کبھی رپورٹیں موصول ہوتی ہیں

☆ شعبہ اعتماد اور دوسرے شعبہ جات کی طرف سے امسال کل 24 سرکلرز مجالس کو بھجوائے گئے۔

☆ دفتر ھذا میں 7223 خطوط آمد ہوئے اور دفتر ھذا کی طرف سے قادیان میں 2340 اور بیرون قادیان میں 6247 خطوط و سرکلرز روانہ کئے گئے۔

☆ اجلاسات مقامی و صوبائی مجلس عاملہ:

مجالس کی طرف سے آمدہ رپورٹس کے مطابق جملہ صوبائی/علاقائی/زونل ومقامی قائدین اپنی اپنی مجلس عاملہ کے ساتھ ہر ماہ ایک اجلاس عاملہ باقاعدگی کے ساتھ منعقد کرتے رہے۔ موصولہ رپورٹس کے مطابق 624 مجالس میں مجلس عاملہ کی میٹنگ ہر ماہ باقاعدگی سے ہوتی رہیں۔ صوبائی مجلس عاملہ آندھرا وزونل مجلس عاملہ کشمیر زون نمبر 1، زونل مجلس عاملہ اڑیسہ سوروزون، نارتھ زون کیرلہ اور ساؤتھ زون کرناٹک کی عاملہ کی میٹنگز باقاعدگی سے ہوتی رہیں۔

شعبہ تجنید:

دوران سال بھارت کی 828 مجالس سے پُر شدہ تجنید فارم موصول ہوئے ہیں۔ موصولہ تجنید فارم کے مطابق ہندوستان بھر میں اس وقت خدام کی تعداد 15,221 ہے۔ اسی طرح اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی کوائف کے

ساتھ تجنید مرتب کی گئی ہے۔

شعبہ مال:

مجلس شوریٰ منعقدہ اکتوبر 2008ء میں پیش کردہ بجٹ ممبران شوریٰ کے مشورہ کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائے جانے پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجوزہ بجٹ آمد وخرچ بابت سال 09-2008 -/28,00,000 (اٹھائیس لاکھ روپے) کی منظوری مرحمت فرمائی۔

دوران سال 815 مجالس سے تکمیل شدہ بجٹ فارم موصول ہوئے۔ اوراب تک -/25,00,000 (پچیس لاکھ روپے) کی وصولی ہوچکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس بجٹ کے علاوہ مقامی وصوبائی اجتماعات کے انعقاد کے لئے مبلغ -/13,00,000 روپے عطیات ہندوستان کے خدام واطفال سے وصول کرنے کی اجازت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کی گئی۔ اللہ کے فضل سے اکثر مجالس میں مقامی اجتماعات اور بیشتر صوبہ جات میں صوبائی اجتماعات منعقد کئے گئے اور جس کے لئے خدام و اطفال سے عطیات وصول کئے گئے۔ اور آئندہ سال 10-2009 کے لئے سالانہ بجٹ آمد وخرچ تجویز کیا گیا ہے جسے مورخہ 09-10-14 کو منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ میں پیش کر کے سفارش کے ساتھ سیدنا حضور انور کی خدمت میں بغرض منظوری بھجوایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2005ء میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ منعقدہ میٹنگ میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ''بجٹ تین گنا ہونا چاہئے تین گنا نہیں تو کم از کم دگنا ہونا چاہئے۔'' الحمد للہ آج ہم ہمارے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور انور کے ارشاد کی برکت کے نتیجہ میں اس مقام کو حاصل کر چکے ہیں اور ہمارا بجٹ دگنا ہو چکا ہے۔ لیکن ہم اب اسی پر بس نہیں کرنا ہے۔ بلکہ آگے بڑھنا ہے اور تین گنا کے ٹارگیٹ کو مکمل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کی توقعات کے مطابق مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شعبہ عمومی:

سیدنا حضور انور کی ہدایت کے مطابق شعبہ ہذا کے تحت باقاعدگی کے ساتھ بہشتی مقبرہ میں حفاظتی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ جمعہ میں مساجد ومراکز نماز میں حفاظتی ڈیوٹی کا پورے ہندوستان میں اہتمام ہوتا رہا۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہندوستان بھر کی مجالس سے خدام نمایاں ڈیوٹیاں سرانجام دیئے ہیں۔

شعبہ تربیت نومبائعین:

امسال بھی گذشتہ سال کی طرح سیدنا حضور انور کی خصوصی ھدایت اور راہنمائی سے نومبائعین کی تربیت کے لئے باقاعدہ منصوبہ بند طریق پر کام کیا گیا۔ حضور انور کی ھدایت کے مطابق مجلس عاملہ میں اس کام کے لئے ایک الگ مہتمم بھی مقرر ہیں۔ نومبائعین مجالس کی تربیت کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ونائب صدر صاحبان مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مہتممین قائدین صوبائی وزونل اور سرکل انچارج صاحبان نے دورے کئے اور اپنے دورہ کے دوران نومبائعین مجالس میں بیداری اور نظام جماعت اور تنظیم کا فعال حصہ بنانے کی غرض سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مہتممین، قائدین صوبائی وزونل نے مختلف تربیتی میٹنگز منعقد کیں۔

ہندوستان بھر میں دوران سال 19 کیمپس برائے تربیت نومبایعین لگائے گئے ہیں۔

تربیتی دورہ جات:

جیسا کہ اراکین جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں مرکزی دوروں کا انتظام بے حد مفید ہے اور مجالس کا مرکزی دفتر کے ساتھ رابطہ بڑھانے میں ممد و معاون ہے اور کارگذاریوں کا جائزہ لینے اور مجالس کو مفید مشورے بہم پہنچانے کا موقعہ ملتا ہے۔ دوران سال دوروں کے نتیجہ میں دور دراز علاقوں میں پھیلی ہوئی مجالس کو خصوصاً نومبائعین مجالس کو مرکزی لڑی میں منسلک کرنے میں کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ

بھارت نے بنفس نفیس درج ذیل صوبہ جات کی مختلف مجالس کا دورہ کیا: اڑیسہ، کشمیر، ہریانہ، دہلی، بنگال، کرناٹک، آندھرا، راجوری پونچھ، تاملناڈو، کیرلہ۔اسی طرح سال رواں میں محترم صدر صاحب اور نائب صدر صاحبان کے علاوہ درج ذیل مہتممین کو مرکزی نمائندگی میں دورے کرنے کا موقعہ ملا: ایڈیشنل معتمد و مہتمم صاحب تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم مہتمم صاحب عمومی، مکرم ایڈیشنل مہتمم صاحب اشاعت، مکرم مہتمم صاحب وقار عمل، مکرم مہتمم صاحب مقامی، مکرم محاسب صاحب، مکرم مہتمم صاحب تربیت نومبایعین، مہتمم صاحب صنعت وتجارت، مہتمم صاحب مال۔

شعبہ اشاعت:

رسالہ مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان رسالہ مشکوٰۃ بفضلہ تعالیٰ مسلسل شائع ہوتا رہا۔خریداران اندرون و بیرون کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ اس رسالہ کے ایڈیٹر کے فرائض مکرم عطاء المجیب صاحب لون ادا کر رہے ہیں۔موصوف کی ادارت میں مشکوٰۃ کو علمی و ادبی لحاظ سے ایک نمایاں مقام دینے میں ایک حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے تاہم عالمی معیار پر رسالہ کو Uptodate کرنے میں ابھی کافی جدو جہد کی ضرورت ہے۔محترم رفیق احمد صاحب بیگ منیجر مشکوٰۃ کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔شعبہ اشاعت کی طرف سے شروع سال میں اہل قلم حضرات کی خدمت میں رسالہ مشکوٰۃ کی قلمی معاونت کرنے کی درخوست کی گئی۔احباب کی خدمت میں رسالہ کی قلمی و مالی معاونت کی درخواست ہے۔

رسالہ راہ ایمان

نومبائعین کی تعلیم وتربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے گذشتہ آٹھ سال سے ایک رسالہ راہ ایمان کے نام سے ہندی میں شائع ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت قلیل عرصہ میں مقبول ہوا ہے۔اس رسالہ کے ایڈیٹر مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب ہیں۔ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ ہزاروں کی تعداد میں نظام جماعت میں شامل ہونے والے ہندی دان نومبائعین کی تعلیم وتربیت کے لئے یہ رسالہ مؤثر کردار ادا کر سکے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان، حیدرآباد، ناصرآباد، رشی نگر، کالیکٹ، چندہ پور کی طرف سے مختلف فولڈرز، پمفلیٹس اور لٹریچرز کی اشاعت ہوئی۔

شعبہ تبلیغ:

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ تبلیغ ودعوۃ الی اللہ کے میدان میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کس قدر برق رفتاری کے ساتھ اپنے پیارے امام کی راہنمائی میں آگے بڑھ رہی ہے۔اراکین مجلس خدام الاحمدیہ جماعتی نظام کے تابع اس مہم میں سرگرم ہیں۔امسال بھارت کی مختلف مجالس کی طرف سے آمدہ رپورٹس کے مطابق 6121 لٹریچر تقسیم کئے گئے، 4019 تبلیغی خطوط لکھے گئے، 768 تبلیغی اجلاسات منعقد کئے گئے، 62 ہفتہ تبلیغ منائے گئے، 26 بک اسٹال لگائے گئے اسی طرح 12 Book Fairs میں مجلس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی رہی۔

شعبہ تربیت:

اراکین مجلس کی تربیت کے لئے مختلف پروگرام مرتب کئے گئے۔صوبائی / زونل اور مرکزی سطح پر تربیتی کیمپوں کا انعقاد اس سلسلہ میں خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ہندوستان کی تقریباً تین سو سے زائد مجالس میں مجلس کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعود کا بڑے شان وشوکت سے انعقاد کیا گیا۔مجالس کی طرف سے تربیتی کیمپس، محفل سوال و جواب، ہفتہ تربیت کے انعقاد کی خوش کن رپورٹیں موصول ہوتی رہیں۔

پابندیٔ نماز کے تعلق میں مختلف مجالس کی مجالس عاملہ کی میٹنگز باقاعدہ منعقد ہوئیں جن میں خدام کو پنج وقتہ نماز ونماز تہجد کی اہمیت وافادیت بتلائی گئی۔اسی طرح ایم ٹی اے سے نشر ہونے والے پروگراموں کو باقاعدہ سننے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

شعبہ خدمت خلق:

میرا مقصود و مطلوب وتمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسم ہمیں راہم

جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض ومقاصد میں یہ شامل ہے کہ دن رات

بنی نوع انسان کی خدمت میں مصروف رہے۔اس سلسلہ میں بعض اہم کاموں کا خلاصہ پیش ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام دوران سال دو فری میڈیکل کیمپس منعقد ہوئے ہیں۔ ماہ مارچ میں فری آئی کیمپ کا انعقاد ہوا جس کے تحت 365 سے زائد مریضوں کی آنکھوں کا معائنہ ہوا، 40 آپریشن ہوئے اور مفت لینس وادویات تقسیم کی گئیں۔ ماہ نومبر میں ایک میڈیکل کیمپ منعقد کیا گیا۔اسی طرح یوم آزادی کے موقعہ پر نور ہسپتال کے مریضوں کی عیادت کی گئی اور 40 مریضوں کو فروٹ دیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے گاؤں کھڑ کا میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 200 مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور مفت ادویات تقسیم کی گئیں۔نادار طلباء کو کتب فراہم کی گئیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی جانب سے چھ ہسپتالوں میں مریضوں کی عیادت کی گئی اور ان کو فروٹس دیا گیا۔

سندر بن آسام میں آئلہ طوفان سے متأثر احباب کو خدام الاحمدیہ کے تحت مفت کپڑے مہیا کئے گئے اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مرکزی نمائندگان نے از خود متأثر علاقوں میں پہنچ کر ان متأثرین کی ضروریات کا جائزہ لے کر مناسب امداد کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی جانب سے ایک غریب لڑکی کی شادی کے سلسلہ میں -/25,000 روپئے کی امداد کی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کی جانب سے ایک دوست کے مکان جلنے پر نئے مکان کی تعمیر میں مالی امداد کی گئی۔

بڑی مجالس میں خدام کی بلڈ گروپنگ کی گئی اور دوران سال ہندوستان بھر میں 192 خدام کو عطیہ خون پیش کرنے کی توفیق وسعادت نصیب ہوئی۔عرصہ زیر رپورٹ میں 135 سے زائد مجالس نے ہفتہ خدمت خلق کا انعقاد کیا۔

Swine Flu سے متأثر کشمیر، کیرلہ واڑیسہ کے علاقوں میں Precautions کی ادویات خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مفت تقسیم کی گئیں۔

علاوہ ازیں مختلف مجالس سے عید اور دیگر مواقع پر غرباء و مستحقین کی مناسب مالی امداد، فرسٹ ایڈ وغیرہ کی خوشکن رپورٹیں موصول ہوتی رہیں۔

شعبہ تعلیم:

امسال حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں شعبہ تعلیم کے تحت دینی نصاب کا امتحان چار مرتبہ لیا گیا۔ 95% مجالس کی طرف سے حل شدہ پرچے موصول ہوئے ہیں۔ فائنل امتحان کا نتیجہ محترم مہتمم صاحب تعلیم کی رپورٹ کے مطابق حسب ذیل ہے۔

اول: مکرم فاروق احمد صاحب نائک مجلس خدام الاحمدیہ محمودآباد

دوئم: مکرم طاہر احمد صاحب نائک مجلس خدام الاحمدیہ محمودآباد

سوئم: مکرم محمد الیاس صاحب مجلس خدام الاحمدیہ محمودآباد

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ سکیم کے تحت مجالس کی طرف سے خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

موصولہ رپورٹس کے مطابق دوران سال مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت میں 747 تعلیم القرآن کلاسز لگائی گئیں۔

دوران سال خدام میں مضمون نگاری کی صلاحیت کو اُبھارنے کے لئے شعبہ ہذا کے تحت ہندوستان بھر کے خدام کے مابین مقابلہ مقالہ نویسی کا انعقاد ہوا اور مرکز کی طرف سے امسال کے لئے ''شہد کی مکھی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم تخلیق'' کے موضوع پر مقالہ لکھا گیا۔ ہندوستان بھر سے کل 14 مقالے موصول ہوئے جن میں:

اول: عزیز محمد مصور احمد آف مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

دوئم: عزیز محمد کاشف خالد آف مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

دوئم: عزیز مدثر احمد نائک آف مجلس خدام الاحمدیہ آسنور

سوئم: عزیز م محمد نورالدین آف مجلس خدام الاحمدیہ شوکاسی

سوئم: عزیز ارشد حسین صاحب آف مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

سوئم: سید فراز احمد صاحب آف مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

شعبہ وقار عمل:

دوران سال ہندوستان بھر میں 3010 وقار عمل میں ہوئے ہیں جن میں 439 مثالی رنگ رکھتے ہیں۔ ہندوستان بھر میں 78 مجالس میں ہفتہ شجر کاری منایا گیا۔تزئین قادیان کے تحت قادیان میں بھی شعبہ ہذا کے تحت نمایاں کام ہوا ہے۔

شعبہ صنعت و تجارت:

اس شعبہ کے تحت اراکین مجلس کو باہنر بنانے کے لئے مختلف پروگرام مرتب کئے گئے۔ قادیان میں احمدیہ سینٹر فار کمپیوٹر ایڈوکیشن کا قیام اس سلسلہ میں ایک مؤثر قدم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید سہولیات سے آراستہ یہ انسٹیٹیوٹ علاقہ میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ دوران سال اس انسٹی ٹیوٹ سے 419 طلباء وطالبات نے استفادہ کیا۔ جیسے جیسے ضروریات بڑھیں گی اس میں وسعت پیدا کی جائے گی۔اس انسٹیٹیوٹ میں انسٹرکٹر کے فرائض مکرم شبیر احمد ادا کر رہے ہیں۔ یہ ادارہ ہندوستان کی تمام مجالس کو مدنظر رکھ کر قائم کیا گیا ہے۔

مجالس سے آمدہ رپورٹس کے مطابق کثیر تعداد میں بے روزگار خدام کو روزگار دلایا گیا ہے۔ مثلاً مستری، ایلیکٹرکل ورکس، پلمبرنگ وغیرہ کام خدام کو سکھلائے گئے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و راہنمائی سے بلڈنگ دارالصنعت کی تعمیر اب مکمل ہو چکی ہے۔ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب اس ادارہ میں مختلف ہنر سکھانے کے لئے خدام کو ٹریننگ دی جائے گی تا کہ بے روزگار خدام کو ہنر سیکھ کر روزگار کے مواقع فراہم ہو سکیں۔محترم سید اعجاز احمد صاحب مہتمم صنعت وتجارت اور جو سب کمیٹی اس سلسلہ میں تشکیل دی گئی تھی اس کی انتھک محنت گراں قدر ہے۔

شعبہ صحت جسمانی:

دوران سال 122 مجالس نے کرکٹ، والی بال وفٹ بال کے ٹورنامنٹ کروائے۔ 47 مجالس میں ہفتہ صفائی منایا گیا، 3 مجالس میں ورزش کے لئے جم کا قیام ہے۔30 مجالس نے کلوا جمیعا اور پکنک کا پروگرام بنایا۔12 مجالس میں احمدیہ اسپورٹس ایسوشیشن قائم ہے۔

صوبائی و مقامی سالانہ اجتماعات:

دوران سال صوبہ کشمیر، کیرلہ کے دونوں زون، تاملناڈو، آندھرا پردیش، کرناٹک کے دونوں زون, اڑیسہ، آسام، بنگال، بہار، جھارکھنڈ، ایم پی، ہریانہ، دہلی، جموں راجوری میں صوبائی سالانہ اجتماعات شان وشوکت سے منعقد کئے گئے۔ ان اجتماعات میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے علاوہ بعض مہتممین اور ناظر صاحبان نے مجلس کی درخواست پر شرکت کی۔اور ان اجتماعات میں نو مبائعین مجالس سے کثیر تعداد میں نمائندگان بھی شامل ہوئے۔

موازنہ مجالس:

ہندوستان کی مجالس تمام شعبہ جات میں گذشتہ سالوں کے نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ ترقیات کی منازل طے کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہیں۔ لہذا مجالس خدام الاحمدیہ بھارت میں سبقت فی الخیرات کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ایک عرصہ سے موازنہ مجالس کا کام جاری ہے۔اس سال بھی صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مجالس کی کارگذاریوں کا جامع خلاصہ تیار کرنے کے لئے مکرم مہتمم صاحب تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی نگرانی میں ایک سب کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے طویل نشستوں میں کارگذاری کا مفصل جائزہ لیا اور معیار انعام خصوصی کے مطابق انہیں پرکھا اور محترم صدر صاحب کی خدمت میں رپورٹ پیش ہونے پر محترم صدر صاحب نے نتائج کی منظوری مرحمت فرمائی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ امسال سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خصوصی ہدایت ہے کہ ہندوستان بھر میں کارکردگی کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی پہلی دس مجالس کو اسناد دی جائیں گی جن میں صدر مجلس کے دستخطوں کے علاوہ سیدنا حضور اقدس کے بابرکت دستخط بھی ہوں گے۔حضور انور کی ہدایت کی تعمیل میں اجتماع کی اختتامی نشست میں درج ذیل تفصیل کے مطابق مجالس

کو یہ بابرکت اسناد دی جائیں گی۔

اول: مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد، آندھرا

اول: مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

دوم: مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر، کشمیر

سوئم: مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر، کرناٹک

سوئم: مجلس خدام الاحمدیہ ماتھوٹم، کیرلہ

چہارم: مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد کشمیر

پنجم: مجلس خدام الاحمدیہ جڑچرلہ، آندھرا

ششم: مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد، مہاراشٹر

ہفتم: مجلس خدام الاحمدیہ میلاپالیم، تاملناڈو

ہشتم: مجلس خدام الاحمدیہ طاہرآباد، کشمیر

درج ذیل مجالس کو خصوصی انعام کے لئے مستحق قرار دیا گیا ہے:

مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ، کولکتہ، کوتھا پلی، ہمپگی، توالی، ریوینکی، بڈھانو، گھوڑا اسلام پور، ابراہیم پور، ناصر آباد، بنگلور، کنول دھونی، گلبرگہ، کرڑاپلی، چکمہ گری، کھجوری پاڑہ، کشور پور، کھوکھر، سنست، چکہ گونڈاہلی، ککل ڈوڈی، رواں لعل پور، کوئمبٹور، پگری سمیری، کوٹرہل سنگرو، روشن والا، ملاں والا، شمس پور، کھیڑا اچھروال، ریل ماجرا، مانسا شہر۔ پنکال، مدورائی، آسنور، سرینگر، یادگیر، بنگلور، کالیکٹ، کروناگپلی، شوکاشی

اسی طرح سیدنا حضور انور کی منظوری و اجازت سے درج ذیل پانچ صوبائی/زونل قیادت کو اسناد دی جائیں گی جس میں حضور اقدس کے بابرکت دستخط ہوں گے۔

اول: مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کیرلہ

دوئم: مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش

سوئم: مجلس خدام الاحمدیہ اڑیسہ سوروزون

چہارم: مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر زون نمبر 1

پنجم: مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کرناٹک

درج ذیل صوبائی زونل مجالس کو خصوصی انعام کے لئے مستحق قرار دیا گیا ہے:

مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ تامل ناڈو، ساؤتھ کرناٹک

آج میں بھارت اور دنیا بھر میں خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کے مطابق رضاکارانہ خدمات میں مصروف ہمارے معزز اراکین کو حضرت مصلح موعودؓ بانیٔ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کے ان الفاظ میں خوشخبری ہو:

”خدمت کرو اور کرتے چلے جاؤ۔ تمہارا نام خدام الاحمدیہ ہے۔ خدام الاحمدیہ کے یہ معنی ہیں کہ تم احمدی خادم ہو۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ سید القوم خادمھم۔ قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے۔ اگر تم واقعی میں سچے احمدی بنوگے اور سچے خادم بھی بنوگے تو تھوڑے دنوں میں خدا تم کو سید بھی بنا دیگا۔ ہر شخص تمہارا ادب واحترام کرے گا اور لوگ سمجھیں گے کہ ملک کی نجات ان کے ساتھ وابستہ ہے۔“

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی منشاء و توقعات کے مطابق خدمات بجالانے اور تنظیم خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے والا بنائے۔ آمین

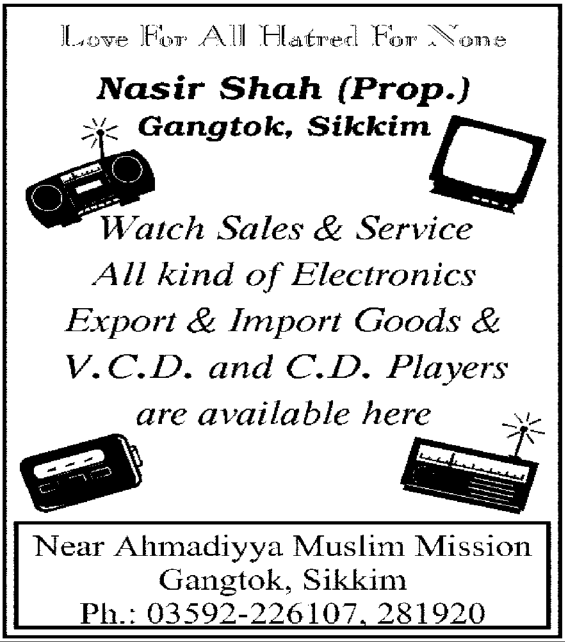

دعائے مغفرت

1۔افسوس کہ محترمہ نسرین نکہت اہلیہ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب آف بنگلور کی اہلیہ مورخہ 29/04/09 بروز چارشنبہ عمر 59 سال وفات پا گئیں۔انا اللہ وانا الیہ راجعون
مرحومہ مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب آف پٹنہ بہار کی صاحبزادی تھیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند مہمان نواز اور خوش اخلاق تھیں غرباء کا بہت خیال رکھتیں اکثر کھانے پینے کی اشیاء اپنے بچوں سے تقسیم کراتیں اور عید الفطر کے موقعہ پر غرباء میں کثرت سے کپڑے تقسیم کرتیں اور ہر ممکن امداد کرتی تھیں۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت کے علیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین
مرحومہ کے شوہر اور تین بیٹے مکرم محمد عارف اللہ صاحب، عاصف اللہ، عاطف اللہ اور ایک بیٹی ہے اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کی خوبیوں کو زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

خاکسار محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ

2۔افسوس !مکرم الیاس احمد رشید صاحب بنگلور مورخہ 6 اگست 2009ء بروز جمعرات وفات پا گئے۔اِنا اللہ وانا الیہ راجعون۔اسی دن احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔مرحوم! تین ماہ کے عرصہ سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے ہر ممکن علاج کی کوشش کی گئی بالآخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی مرحوم دینی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور جماعتی پروگرام میں جوش وخروش کے ساتھ خود بھی حصہ لیتے اور اپنے بچوں کو بھی تاکید کرتے رہتے تبلیغ کا بہت جزبہ تھا عبادت گزار اور مہمان نواز تھے ۔مرحوم کی بیوہ کے علاوہ دو بیٹے عزیز طاہر احمد اور عزیز فاروق احمد ہیں اور چار بیٹیاں شادی شدہ ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین. خاکسار محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ

3۔خاکسار کے والد محترم ماسٹر سید عبد المجید صاحب ابن مکرم سید عبد المنان صاحب مورخہ 7 ستمبر 2009 بروز سوموار 16 رمضان المبارک صبح اپنے آبائی گاؤں کوریل کشمیر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔انا اللہ وانا الیہ راجعون والد صاحب نہایت نیک فطرت صوم صلوٰۃ ،تہجد، وتلاوت کلام پاک کے باقاعدہ پابند تھے۔مخلوق خدا کی ہمدردی کی صفت آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی کافی عرصہ جماعت احمدیہ کوریل میں بطور سکریڑی مال اور امام صلوٰۃ خدمت بجالاتے رہے نیز دوسرے جماعتی عہدوں پر بھی خدمت بجالائی۔مرحوم موصوف نے کئی احمدی وغیر از جماعت بچوں اور بچیوں کو کلام پاک پڑھنا سکھایا۔مرحوم موصوف مکرم سید عبد الحئی صاحب ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے چھوٹے بھائی تھے۔موصوف نے خاکسار کے سمیت پانچ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔بوقت وفات آپ کی عمر 65 سال تھی۔والد صاحب کی مغفرت ،درجات کی بلندی اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔(خاکسار سید عبد الہادی مبلغ سلسلہ یمنا نگر ہریانہ)

4۔مورخہ یکم اگست 09ء کو بعض نامعلوم افراد نے خاکسار کے چچا زاد بھائی عزیزم سبزار احمد گنائی ابن مکرم عبد الحمید گنائی آف ریشی نگر کشمیر کو رات تین بجے اغوا کیا اور رات بھر عزیز موصوف کو interrogation کرتے رہے اور اگلے روز بوقت گیارہ بجے موصوف کو گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔اس وقت عزیز کی عمر 18 سال تھی۔انا اللہ وانا الیہ راجعون۔عزیز عرصہ تین سال سے Indian Army میں ملازم تھے اور حیدر آباد میں تعینات تھے۔موصوف ماہ جون میں رخصت پر اپنے وطن آئے ہوئے تھے۔تمام قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں موصوف کو جنت الفردوس عطا ہونے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔(خاکسار عاشق حسین گنائی، ایڈیشنل مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

5۔خاکسار کے والد کچھ دن قبل وفات پا گئے ہیں۔قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں والد صاحب موصوف کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔(خاکسار رئیس احمد پڈر آف ناصر آباد کشمیر)

6۔خاکسار کے والد مکرم عبد السبحان بیگ آسنور کشمیر مورخہ یکم نومبر 2009ء کو وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند نہایت ملنسار بزرگ تھے۔اور تمام امور دینیہ پر احسن رنگ میں پابند تھے ۔موصوف نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑیں ہیں جو کہ سب کے سب شادی شدہ ہیں۔قارئین مشکوٰۃ سے مرحوم کی درجات میں بلندی، اعلیٰ علیین میں مقام عطا ہونے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔(رفیق احمد بیگ مہتمم تبلیغ ومنیجر مشکوٰۃ)

ملکی رپورٹیں

جڑچرلہ آندھرا (ازمولوی ایم مقبول مبلغ سلسلہ) مورخہ 09-8-16 جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت خاکسار ایم مقبول مربی سلسلہ بمقام جماعت احمدیہ جڑ چلہ منعقد ہوا۔اس جلسہ میں تلاوت ونظم کے بعد محترم ذاکر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے آنحضرت ﷺ بحیثیت محسن انسانیت تقریر کی اللہ تعالیٰ شرکاء جلسہ کو اس جلسہ کی تمام برکات سے فیضیاب فرمائے آمین۔

چک ڈیسینڈ کشمیر (ازاعجاز احمد گنائی مربی سلسلہ) ماہ جولائی 2009ء میں جماعت احمدیہ چیک ڈیسینڈ میں ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔اللہ تعالیٰ شرکاء اجلاسات کواجرعظیم عطا کرے۔آمین

بنگلور کرناٹک (ازمولوی محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ) یکم جولائی تا 31 جولائی 2009 جماعت احمدیہ بنگلور میں ہفتہ قرآن کریم شاندار طریق پر منایا گیا۔ہفتہ قرآن کریم میں علماء سلسلہ نے قرآن کریم کی فضیلت،افادیت،ضرورت اوراہمیت پر تقاریر کیں۔اللہ تعالیٰ جملہ شرکاء ہفتہ قرآن کریم کواجرعظیم عطا کرے۔

کوتھا ونکٹاگری (ازعبدالسلام خادم) بفضلہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ کوتھا ونکٹا گری کو ماہ جولائی میں درج ذیل خدمات کی توفیق ملی ۱۔ماہ جولائی میں مجلس ہذا نے چار وقار عمل کئے ۲۔چار مقامات پر تبلیغ دورہ ۳۔دوتربیتی اجلاس ۴۔نومبائعین افراد کی بصورت خردونوش مدد کی گئی ۵۔دو دفعہ مریضوں کی عیادت کی گئی ۶۔نومبائعین خدام کو قادیان کی بعض عمارتوں کا تعارف کرایا گیا اسکے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام ہفتہ قرآن کریم بھی منایا گیا اللہ تعالیٰ ہمارے جملہ خدام کو ہمیشہ سلسلہ کی خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے

سرکل نلگنڈہ (ازمحمد مصطفیٰ کنڈوری) مورخہ 09-8-29 کوقرآن مجید کی اہمیت افادیت اور ضرورت پر زیرِ صدارت محترم مولوی شبیر احمد صاحب یعقوب سرکل انچارج،نلگنڈہ ایک جلسہ منعقد کیا گیا جسمیں انصار،خدام،اطفال،لجنہ نے شرکت کی۔

چنتہ کنٹہ آندھر (ازمحموداحمد صاحب بابوا) ماہ جولائی 2009ء میں چنتہ کنٹہ میں ہفتہ قرآن کریم بڑی شان کے ساتھ منایا گیا جسمیں علماء سلسلہ نے قرآن کریم کی اہمیت،افادیت وضرورت پر روشنی ڈالی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٥

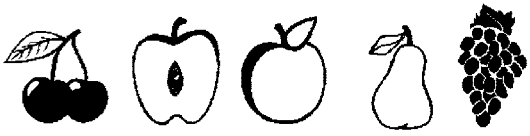

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9906722264

She
COLLECTIONS
KANNUR
Fort Road
Ph.: 0497 - 2707546
South Bazar
Ph.: 0497 - 2768216

آندھرا (ازانوراحمدغوری صوبائی قائد) بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ فلک نما اوراسی طرح بمقام جوبلی ہال حیدرآباد میں قرآن کریم کی فضیلت ،افادیت ،ضرورت پر جلسے منعقد ہوئے ۔جسمیں علماء سلسلہ،امراءکرام ودیگر معززاحباب نے قرآن کریم کے مختلف عناوین پرروشنی ڈالی۔

تعمیر مسجد

(ازاعجازاحمدلون سیکریڑی اصلاح وارشادیاری پورہ کشمیر)

جماعت احمدیہ یاری پورہ میں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت ومنظوری سے مسجد تعمیر کی جارہی ہے اس سلسلہ میں مورخہ 21 جولائی 2009ءایک دعائیہ تقریب کاانعقاد کیا گیا جسمیں امراءکرام صدرصاحبان مبلغین، معلمین کرام نے شرکت کی اس موقع پر علماء سلسلہ نے مسجد کی اہمیت ضرورت وافادیت پرروشنی ڈالی۔

شادی خانہ آبادی

خاکسار مولوی ظہوراحمدخان خادم سلسلہ ابن مکرم امان اللہ خان ساکن خانپورہ کشمیر کی شادی مکرمہ مسرّت اختر بنت مکرم رحمت اللہ شیخ ساکن خانپورہ کشمیر کے ساتھ مبلغ -25001روپے حق مہر پر مورخہ 8اگست 2009ءکوقرار پائی اس سلسلہ میں تمام قارئین مشکوٰۃ سے عاجزانہ رنگ میں خاکسار دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہرلحاظ سے بابرکت ومبارک کرے۔

Samad Mob:9845828696

PORT

GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS

Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

Mansoor ✆9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines
TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

ضرورت ہے

قادیان میں تعمیر شدہ جماعتی عمارات اور گیسٹ ہاؤسز وغیرہ کی Maintanance کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مندرجہ ذیل اسامیاں قائم ہوئی ہیں۔

1)۔الیکٹریشن (Electrition) ۲)۔پلمبر (Plumber) ۳)۔جنریٹر آپریٹر (Generator Operator) ۴)۔کارپینٹر (Carpenter)

مرکز سلسلہ قادیان میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے نوجوان جن کے پاس مذکورہ بالا کاموں کا تجربہ اور ڈگری/ڈپلومہ ہو مصدقہ نقل اور مقامی صدر/امیر اور زونل امیر کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست ناظر اعلیٰ قادیان کے نام ارسال کریں۔جونیئر انجینئر کے Rank کو ترجیح دی جائے گی۔گریڈ اور دیگر مراعات وغیرہ کے بارہ میں درخواست اور کوالیفکیشن کا جائزہ لیکر مطلع کیا جاسکے گا۔

2) جماعت کے نور ہسپتال قادیان میں کوالیفائڈ ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے مرکز سلسلہ میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے ڈاکٹرز اپنی ڈگری اور تجربہ کی تفصیل کے ساتھ مقامی صدر/امیر اور زونل امیر کی سفارش کے ساتھ در خواست بھجوائیں۔

اسی طرح سینئر لیب ٹیکنیشن (Senior lab Tecnition) کی بھی ضرورت ہے۔ڈگری ہولڈر اپنے مصدقہ سرٹیفکیٹ اور تجربہ کی تفصیل کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“ (کلام امام الزمان)

Noor-ul-Mubeen Cell:9886294946
: 9902095153
Prop.

SARA FOOT WEAR

WHOLESAE & RETAIL
A complete family Showroom
Station Road, Yadgir, Dist. Gulbarga

ملکی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت 10-2009ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سال 10-2009ء کے لئے درج ذیل ملکی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

نمبرشمار	عہدہ	اسماء
1	نائب صدر	مکرم حبیب احمد صاحب طارق
2	نائب صدر	مکرم عطاء الٰہی احسن صاحب غوری
3	معتمد	مکرم پرویز احمد صاحب ملک
4	مہتمم مال	مکرم مامون الرشید صاحب تبریز
5	مہتمم اطفال	مکرم شیخ مجاہد صاحب شاستری
6	مہتمم تجنید	مکرم ہدایت اللہ صاحب منڈاشی
7	مہتمم اشاعت	مکرم عطاء المجیب صاحب لون
8	مہتمم عمومی	مکرم طیب احمد صاحب خادم
9	مہتمم تبلیغ	مکرم رفیق احمد صاحب بیگ
10	مہتمم تعلیم	مکرم قمر الحق خان صاحب
11	مہتمم خدمت خلق	مکرم عبدالمحسن مالاباری
12	مہتمم تحریک جدید	مکرم سید عزیز احمد صاحب
13	مہتمم وقار عمل	مکرم ناصر محمود صاحب
14	مہتمم صنعت وتجارت	مکرم سید اعجاز صاحب
15	مہتمم تربیت	مکرم حافظ شریف الحسن صاحب
16	مہتمم تربیت نومبائعین	مکرم حافظ اسلم احمد صاحب
17	مہتمم صحت جسمانی	مکرم مصباح الدین صاحب نیّر
18	مہتمم مقامی	مکرم اظہر احمد صاحب خادم
19	مہتمم امور طلباء	مکرم تسنیم احمد صاحب بٹ
20	محاسب	مکرم عطاء اللہ صاحب نصرت
21	معاون صدر	مکرم لقمان قادر صاحب بھٹی
22	معاون صدر	مکرم لقمان احمد صاحب اقبال
23	ایڈیشنل مہتمم عمومی	مکرم کے طارق احمد صاحب
24	ایڈیشنل مہتمم اطفال	مکرم شمیم احمد صاحب غوری
25	ایڈیشنل مہتمم مقامی	مکرم ضیاء الدین صاحب نیّر
26	ایڈیشنل مہتمم صحت جسمانی	مکرم ناصر وحید صاحب
27	ایڈیشنل مہتمم وقار عمل	مکرم ہاشم احمد صاحب
28	ایڈیشنل مہتمم تعلیم	مکرم نوید احمد صاحب فضل
29	ایڈیشنل مہتمم مال	مکرم حافظ اکبر صاحب

ضرورت انسٹرکٹر برائے

Ahmadiyya Centre For Computer Education

احباب جماعت کی آگاہی لے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ (ACCED) کمپیوٹر انسٹیٹوٹ زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں ایک Full Time اور ایک پارٹ ٹائم انسٹرکٹر کی ضرورت ہے۔خواہش مند حضرات اپنی درخواستیں 31 دسمبر تک دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ((ایوانِ خدمت) میں پہنچادیں۔

شرائط:

- درخواست صدر جماعت / قائد مجلس کی تصدیق کے ساتھ ہو۔
- درخواست کے ساتھ سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول ہوں۔
- رہائش کی ذمہ داری درخواست دہندہ کی اپنی ہوگی۔
- تعلیمی قابلیت کم از کم BSc کمپیوٹر سائنس ہو۔
- تجربہ کار کو ترجیح دی جائیگی۔
- وقف کی روح رکھنے والے اُمیدوار کو ترجیح دی جائیگی۔
- تنخواہ کا گریڈ درجہ اول کا دیا جائیگا۔
- تقرر ایک سال کے لئے عارضی ہوگا۔کارکردگی کو دیکھتے ہوئے بعد میں غور کیا جائے گا۔
- پارٹ ٹائم انسٹرکٹر کا تقرر بالمقطعہ ہوگا۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

of other countries. The underprivileged countries should have the confidence that their resources will be used for the benefit of their country only even when there is international intervention.

4. Heads of nation should be loyal and patriotic to their country.

5. The rights and obligations of poor must be fulfilled.

These rules are based on Islamic teachings; therefore it is Islam that presents the most sound solution to the crises the world faces today.

The Islamic world is now entering a new chapter in History where its policies are gaining universal acceptance.

May Allah guide the world in his right path and enable the world to practice the true teachings of Islam. Ameen

Sources: 1. Friday Sermons of Hadhrat Khalifatul Masih V (atba)
2. The New Scientist
3. Internet

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860
Inta
Beauty Collection
Imp, Cosmetics & Immitation Jewellary Leather & Fancy Bags, School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854
Inta
Masroor Hosiery Foot Wear
A Diesinger Fancy Footwear for Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

seized. Pork in hotels is banned. Import of pork or other materials related to swine are strictly prohibited . Thus the principles of Islam which has its acceptance in the Muslim world is still relevant today.

The day is not far when the world will release its self made fales and follow every injection of god mentioned in the Holy Quran. In this content I would also like to discuss on the comment economic crisis faced by the world. By over looking injections of the holy Quran.

Hazrat Mirza Masroor Ahmad Khalifatul Masih V (aba) explained in simple words the root cause of this economic crisis, pointing to the fact that the lending institutions in the western countries actually use funds deposited by their wealthy clients and forward this money as loans to those wishing to buy homes and other personal items. The money is scarcely loaned out for productive projects, which would actually render the economy stronger by creating more resources. These loans are handed out on easy terms (such as low down payments, and in some cases, 0% deposits). The borrower does not pay attention to the amount of money he will be paying in interest during the term of the contract. Since his income is limited, and he has to run the household along with repaying the loan, he finds himself sinking deeper into the abyss of debt, making it impossible for him to repay the loans in certain cases. When the repayments from such clients stopped, banks stopped lending money because funds were no longer readily available. The result is a global economic crisis.

Islam prohibits collecting interest on money loaned. Allah says:

Allah will abolish interest and will cause charity to increase. And Allah loves not anyone who is a confirmed disbeliever and an arch sinner. (Chapter: 2, Verse: 277)

Further Allah says:

Those who devour interest do not rise except as rises one whom satan has smitten with insanity. (Chapter: 2, Verse: 276)

The failures of Major financial institutions of the world have raised a big question "what is next? Should we move to the Stone Age and history shall be repeated?

His holiness Hadhrat Mirza Masroor Ahmad Khalifatul Masih V (aba) summarized the following golden rules of Islam to put a stop to such economic crises:

1. Learn to stay within your means, at a personal and a national level. Be content with what you can easily afford and do not be dazzled with bigger houses and bigger cars forcing yourselves into the system of debt.
2. Refrain from interest/usury.
3. Wealthy nations should abstain from trying to gain control over natural resources

The teachings of Islam
In relevant to the Swine Flu and the global economic crisis

(K. Tariq Ahmad)

People are seen in masks, faces covered, are they terrorists! Airports are alerted with infrared cameras, every passenger undergoes a thorough checkup. What for? Swine Flu is globally alarming.

The first identification of this disease was on 2, April 2009 in a town called La Gloria, east of Mexico City which resulted in the death of three young children.

A report of WHO in the edition of New Scientist 2nd May2009 shows a rapid increase of this disease. The report regarding the disease "Low risks in human cases" jumped to the fact that "Efficient and Sustained human to human transmission" within a week.

Local reports of La Gloria blamed a local pig farm for this growing disaster.

The unaware governments and other authorities having limited knowledge furnish the report that Influenza viruses are not known to be transmissible to people through eating processed pork or other food products derived from pigs and although influenza viruses are inactivated by heating, nevertheless the fear is on its extreme that some countries banned import and sale of pork products as a precaution against swine flu.

Cure for this disease which results in the death of so many people is a question mark. Vaccine resources are limited. How to protect ourselves? Masks, infrared cameras are some means which are now handled by the government which do not exhibit any positive result.

Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, head of the worldwide Ahmadiyya Muslim Community, in his Friday Sermon 1, May 2009 said that:

"Many diseases are spread all over the world. The new and current epidemic of swine flu is one of them. All this is a cause for concern and should make us pay attention to ourselves whether we are trying to put the teaching of God, His Prophet and the Imam of the age in practice or not. When we will make the endeavor to practice what God commands we will attain beneficence from the spiritual water......"

Islam being a complete religion has forbidden the flesh of swine. The Holy Quran says:

Say, 'I find not in what has been revealed to me aught forbidden to an eater who wishes to eat it, except it be that which dies of itself, or blood poured forth, or the flesh of swine - for all that is unclean. (Chapter: 6, Verse: 146)

This is the only way left today to get rid of this disaster called swine flu. The world is forced to act according to this Islamic policy and doctrines of Quran. Pig farms are

refraction, parabolic mirrors, as well as the creation of other instruments such as the camera obscura, also helped spark the Scientific Revolution.

Telescope ?

Taqi al-Din invented a long-distance magnifying device, as described in his Book of the Light of the Pupil of Vision and the Light of the Truth of the Sights around 1574, which may have possible been an early rudimentary telescope. He describes his device as an instrument that makes objects located far away appear closer to the observer, and that the instrument helps to see distant objects in detail by bringing them very close. Taqi al-Din states that he wrote another treatise (which has not survived to the present day) explaining the way this instrument is made and used. There is some confusion as to what he was describing since he also said his invention was similar to one used by ancient Greeks at the Tower of Alexandria.

Other instruments

Various other astrononmical instruments were also invented in the Islamic world:

Astronomical compass: The first astronomical uses of the magnetic compass is found in a treatise on astronomical instruments written by the Yemeni sultan al-Ashraf (died 1296) in 1282. This was the first reference to the compass in astronomical literature.

Dry compass: In 1282, al-Ashraf also developed an improved compass for use as a "Qibla indicator" instrument in order to find the direction to Mecca. Al-Ashraf's instrument was one of the earliest dry compasses, and appears to have been invented independently of Peter Peregrinus.

An alidade.Alhidade: The alhidade was invented in the Islamic world, while the term "alhidade" is itself derived from Arabic.

Compendium instrument: A compendium was a multi-purpose astronomical instrument, first constructed by the Muslim astronomer Ibn al-Shatir in the 13th century. His compendium featured an alhidade and polar sundial among other things. Al-Wafa'i developed another compendium in the 15th century which he called the "equatorial circle", which also featured a horizontal sundial. These compendia later became popular in Renaissance Europe.

Orthogonal and regular grids: Islamic quadrants used for various astronomical and timekeeping purposes from the 10th century introduced orthogonal and regular grids and markings that are identical to modern graph paper.

Framed sextant: At the Istanbul observatory of al-Din between 1577 and 1580, Taqi al-Din invented the mushabbaha bi'l manattiq, a framed sextant with cords for the determination of the equinoxes similar to what Tycho Brahe later used.

Qibla indicators: In 17th century Safavid Persia, two unique brass instruments with Mecca-centred world maps engraved on them were produced primarily for the purpose of finding the Qibla. These instruments were engraved with cartographic grids to make it more convenient to find the direction and distance to Mecca at the centre from anywhere on the Earth, which may be based on cartographic grids dating back to 10th century Baghdad. One of the two instruments, produced by Muhammad Husayn,] also had a sundial and compass attached to it.

Shadow square: The shadow square was an instrument used to determine the linear height of an object, in conjunction with the alidade, for angular observations. It was invented by Muhammad ibn Musa al-Khwarizmi in 9th century Baghdad. (source: wikepedia.org)

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

Musa al-Khwarizmi. This illustration was drawn by Tycho Brahe.Sine quadrant
The sine quadrant, invented by Muhammad ibn Musa al-Khwarizmi in 9th century Baghdad, was used for astronomical calculations.

Horary quadrant
The first horary quadrant for specific latitudes, was invented by Muhammad ibn Musa al-Khwarizmi in 9th century Baghdad, center of the development of quadrants. It was used to determine time (especially the times of prayer) by observations of the Sun or stars.

Quadrans Novus
Quadrans Vetus was a universal horary quadrant, an ingenious mathematical device invented by al-Khwarizmi in 9th century Baghdad and later known as the "Quadrans Vetus" (Old Quadrant) in medieval Europe from the 13th century. It could be used for any latitude on Earth and at any time of the year to determine the time in hours from the altitude of the Sun. This was the second most widely used astronomical instrument during the Middle Ages after the astrolabe. One of its main purposes in the Islamic world was to determine the times of Salah.

Quadrans Vetus
The astrolabic quadrant was invented in Egypt in the 11th century or 12th century, and later known in Europe as the "Quadrans Vetus" (New Quadrant).

Ulugh Beg's mural sextant, constructed in Samarkand, Uzbekistan, during the 15th century.Almucantar quadrant
The first almucantar quadrant was invented in the medieval Islamic world, and it employed the use of trigonometry. The term "almucantar" is itself derived from Arabic. The Almucantar quadrant was originally modified from the astrolabe.

Sextant
The first sextant was constructed in Ray, Iran, by Abu-Mahmud al-Khujandi in 994. It was a very large sextant that achieved a high level of accuracy for astronomical measurements, which he described his in his treatise, On the obliquity of the ecliptic and the latitudes of the cities. In the 15th century, Ulugh Beg constructed the "Fakhri Sextant", which had a radius of approximately 36 meters. Constructed in Samarkand, Uzbekistan, the arc was finely constructed with a staircase on either side to provide access for the assistants who performed the measurements.

Optical instruments
Observation tube
The first reference to an "observation tube" is found in the work of al-Battani (Albatenius) (853-929), and the first exact description of the observation tube was given by al-Biruni (973-1048), in a section of his work that is "dedicated to verifying the presence of the new crescent on the horizon." Though these early observation tubes did not have lenses, they "enabled an observer to focus on a part of the sky by eliminating light interference." These observation tubes were later adopted in Latin-speaking Europe, where they influenced the development of the telescope.

Experimental device with apertures
In order to prove that "light is emitted from every point of the moon's illuminated surface," Ibn al-Haytham (Alhazen) built an "ingenious experimental device" showing "that the intensity of the light-spot formed by the projection of the moonlight through two small apertures onto a screen diminishes constantly as one of the apertures is gradually blocked up."

Magnifying lens
The first optical research to describe a magnifying lens used in an instrument was found in a book called the Book of Optics (1021) written by Ibn al-Haytham (Alhazen). His descriptions helped set the parameters in Europe for the later advances in telescopic technology and his additional work in light

This was a universal horary dial invented in 9th century Baghdad. It was used for accurate timekeeping by the Sun and Stars, and could be observed from any latitude. This was later known in Europe as the "Navicula de Venetiis",[163] which was considered the most sophisticated timekeeping instrument of the Renaissance.

Compass dial

In the 13th century, Ibn al-Shatir invented the compass dial, a timekeeping device incorporating both a universal sundial and a magnetic compass. He invented it for the purpose of finding the times of Salah prayers.

Globes

An armillary sphere.Armillary sphere

An armillary sphere had similar applications to a celestial globe. No early Islamic armillary spheres survive, but several treatises on "the instrument with the rings" were written.

The spherical astrolabe was invented by Islamic astronomers.Spherical astrolabe

The spherical astrolabe was first produced in the Islamic world. It was an Islamic variation of the astrolabe and the armillary sphere, of which only one complete instrument, from the 14th century, has survived.

Terrestrial globe

The first terrestrial globe of the Old World was constructed in the Muslim world during the Middle Ages, by Muslim geographers and astronomers working under the Abbasid caliph, Al-Ma'mun, in the 9th century.

Celestial globes

Celestial globes were used primarily for solving problems in celestial astronomy. Today, 126 such instruments remain worldwide, the oldest from the 11th century. The altitude of the sun, or the Right Ascension and Declination of stars could be calculated with these by inputting the location of the observer on the meridian ring of the globe.

In the 12th century, Jabir ibn Aflah (Geber) was "the first to design a portable celestial sphere to measure and explain the movements of celestial objects."

Seamless celestial globe

The seamless celestial globe invented by Muslim metallurgists and instrument-makers in Mughal India, specifically Lahore and Kashmir, is considered to be one of the most remarkable feats in metallurgy and engineering. All globes before and after this were seamed, and in the 20th century, it was believed by metallurgists to be technically impossible to create a metal globe without any seams. It was in the 1980s, however, that Emilie Savage-Smith discovered several celestial globes without any seams in Lahore and Kashmir. The earliest was invented in Kashmir by the Muslim metallurgist Ali Kashmiri ibn Luqman in 998 AH (1589-90 CE) during Akbar the Great's reign; another was produced in 1070 AH (1659-60 CE) by Muhammad Salih Tahtawi with Arabic and Sanskrit inscriptions; and the last was produced in Lahore by a Hindu metallurgist Lala Balhumal Lahuri in 1842 during Jagatjit Singh Bahadur's reign. 21 such globes were produced, and these remain the only examples of seamless metal globes. These Mughal metallurgists developed the method of lost-wax casting in order to produce these globes.

These seamless celestial globes are considered to be an unsurpassed feat in metallurgy, hence some consider this achievement to be comparable to that of the Great Pyramid of Giza which was considered an unsurpassed feat in architecture until the 19th century.

Mural instruments

A number of mural instruments (including several different quadrants and sextants) were invented by Muslim astronomers and engineers.

The quadrant was invented by Muhammad ibn

observatories.

Water-powered astronomical clocks
Al-Jazari invented monumental water-powered astronomical clocks which displayed moving models of the Sun, Moon, and stars. His largest astronomical clock displayed the zodiac and the solar and lunar orbits. Another innovative feature of the clock was a pointer which traveled across the top of a gateway and caused automatic doors to open every hour.

Spring-powered astronomical clock
Taqi al-Din invented the first astronomical clock to be powered by springs, first described in his The Brightest Stars for the Construction of Mechanical Clocks (1556-1559).

Mechanical alarm clock
Taqi al-Din invented the first mechanical alarm clock, which he described in The Brightest Stars for the Construction of Mechanical Clocks (Al-Kawakib al-durriyya fi wadh' al-bankamat al-dawriyya) in 1559. His alarm clock was capable of sounding at a specified time, which was achieved by means of placing a peg on the dial wheel to when one wants the alarm heard and by producing an automated ringing device at the specified time.

Mechanical observational clock
Taqi al-Din invented the "observational clock", which he described as "a mechanical clock with three dials which show the hours, the minutes, and the seconds." This was the first clock to measure time in seconds, and he used it for astronomical purposes, specifically for measuring the right ascension of the stars. This is considered one of the most important innovations in 16th-century practical astronomy, as previous clocks were not accurate enough to be used for astronomical purposes. He further improved the observational clock, as described in his Sidrat al-muntaha, using only one dial to represent the hours, minutes and seconds. He describes this observational clock as "a mechanical clock with a dial showing the hours, minutes and seconds and we divided every minute into five seconds."

Dials
Muslim astronomers and engineers invented a variety of dials for timekeeping, and for determining the times of the five daily prayers.

A sundial in Seville, Andalusia, Spain.Sundials
Muslims made several important improvements to the theory and construction of sundials, which they inherited from their Indian and Hellenistic predecessors. Al-Khwarizmi made tables for these instruments which considerably shortened the time needed to make specific calculations. Muslim sundials could also be observed from anywhere on the Earth. Sundials were frequently placed on mosques to determine the time of prayer. One of the most striking examples was built in the 14th century by the muwaqqit (timekeeper) of the Umayyad Mosque in Damascus, Ibn al-Shatir.[158] Muslim astronomers and engineers were the first to write instructions on the construction of horizontal sundials, vertical sundials, and polar sundials.

Since ancient dials were nodus-based with straight hour-lines, they indicated unequal hours — also called temporary hours — that varied with the seasons, since every day was divided into twelve equal segments; thus, hours were shorter in winter and longer in summer. The idea of using hours of equal time length throughout the year was the innovation of Abu'l-Hasan Ibn al-Shatir in 1371, based on earlier developments in trigonometry by Muhammad ibn Jabir al-Harrani al-Battani (Albategni). Ibn al-Shatir was aware that "using a gnomon that is parallel to the Earth's axis will produce sundials whose hour lines indicate equal hours on any day of the year." His sundial is the oldest polar-axis sundial still in existence. The concept later appeared in Western sundials from at least 1446.

Navicula de Venetiis

universal astrolabe which, unlike its predecessors, did not depend on the latitude of the observer, and could be used anywhere on the Earth. This universal astrolabe instrument became known in Europe as the "Saphaea". Another astrolabe, the Zuraqi is a unique astrolabe invented by al-Sijzi for a heliocentric planetary model in which the Earth is moving rather than the sky.

Linear astrolabe
A famous work by Sharaf al-Din al-Tusi is one in which he describes the linear astrolabe, sometimes called the "staff of al-Tusi", which he invented.[

Astrolabic clock
Ibn al-Shatir invented the astrolabic clock in 14th century Syria.

Analog computers
Various analog computer devices were invented to compute the latitudes of the Sun, Moon, and planets, the ecliptic of the Sun, the time of day at which planetary conjunctions will occur and for performing linear interpolation.

Equatorium
The Equatorium was an analog computer invented by Abu Ishaq Ibrahim al-Zarqali (Arzachel) in al-Andalus, probably around 1015 CE. It is a mechanical device for finding the longitudes and positions of the Moon, Sun, and planets, without calculation using a geometrical model to represent the celestial body's mean and anomalistic position.

The planisphere, the earliest star chart, was invented by Abu Rayhan al-Biruni.Planisphere and star chart
In the early 11th century, Abu Rayhan al-Biruni invented and wrote the first treatise on the planisphere, which was the earliest star chart and an early analog computer.

Mechanical geared calendar computer
Abu Rayhan al-Biruni also invented the first mechanical lunisolar calendar computer which employed a gear train and eight gear-wheels.[144] This was an early example of a fixed-wired knowledge processing machine.

The torquetum was invented by Jabir ibn Aflah (Geber).Torquetum
Jabir ibn Aflah (Geber) (c. 1100-1150) invented the torquetum, an observational instrument and mechanical analog computer device used to transform between spherical coordinate systems. It was designed to take and convert measurements made in three sets of coordinates: horizon, equatorial, and ecliptic.

Mechanical astrolabe with geared calendar computer
In 1235, Abi Bakr of Isfahan invented a brass astrolabe with a geared calendar movement based on the design of Abu Rayhan al-Biruni's mechanical calendar computer. Abi Bakr's geared astrolabe uses a set of gear-wheels and is the oldest surviving complete mechanical geared machine in existence.

Plate of Conjunctions
In the 15th century, al-Kashi invented the Plate of Conjunctions, a computing instrument used to determine the time of day at which planetary conjunctions will occur, and for performing linear interpolation.

Planetary computer
In the 15th century, al-Kashi also invented a mechanical planetary computer which he called the Plate of Zones, which could graphically solve a number of planetary problems, including the prediction of the true positions in longitude of the Sun and Moon, and the planets in terms of elliptical orbits; the latitudes of the Sun, Moon, and planets; and the ecliptic of the Sun. The instrument also incorporated an alhidade and ruler.

Astronomical clocks
The Muslims constructed a variety of highly accurate astronomical clocks for use in their

ISLAM AND ASTRONOMY

(PART 4 .Last)

Modern observatories

In modern times, many well-equipped observatories can be found in Jordan, Palestine, Lebanon, UAE, Tunisia,] and other Arab states are also active as well. Iran has modern facilities at Shiraz University and Tabriz University. In December 2005, Physics Today reported of Iranian plans to construct a "world class" facility with a 2.0 meter telescope observatory in the near future.

Instruments

See also: Inventions in the Muslim world

A Persian (Iranian) astrolabe from 1208.Modern knowledge of the instruments used by Muslim astronomers primarily comes from two sources. First the remaining instruments in private and museum collections today, and second the treatises and manuscripts preserved from the Middle Ages.

Muslims made many improvements to instruments already in use before their time, such as adding new scales or details, and invented many of their own new instruments. Their contributions to astronomical instrumentation are abundant. Many of these instruments were often invented or designed for Islamic purposes, such as the determination of the Qibla (direction to Mecca) or the times of Salah prayers.

Astrolabes

Brass astrolabes were developed in much of the Islamic world, often as an aid to finding the qibla. The earliest known example is dated 315 (in the Islamic calendar, corresponding to 927-8CE). The first person credited for building the Astrolabe in the Islamic world is reportedly Fazari. Though the first primitive astrolabe to chart the stars was invented in the Hellenistic civilization, al-Fazari made several improvements to the device. The Arabs then took it during the Abbasid Caliphate and perfected it to be used to find the beginning of Ramadan, the hours of prayer (Salah), the direction of Mecca (Qibla), and over a thousand other uses.

In the 10th century, al-Sufi first described over 1000 different uses of an astrolabe, in areas as diverse as astronomy, astrology, horoscopes, navigation, surveying, timekeeping, Qibla, Salah, etc.

Large astrolabe

Ibn Yunus accurately observed more than 10,000 entries for the sun's position for many years using a large astrolabe with a diameter of nearly 1.4 meters.

Mechanical geared astrolabe

The first mechanical astrolabes with gears were invented in the Muslim world, and were perfected by Ibn Samh (c. 1020). One such device with eight gear-wheels was also constructed by Abu Rayhan al-Biruni in 996. These can be considered as an ancestor of the mechanical clocks developed by later Muslim engineers.

An 18th century Persian astrolabe, kept at The Whipple Museum of the History of Science in Cambridge, England.Navigational astrolabe

The first navigational astrolabe was invented in the Islamic world during the Middle Ages, and employed the use of a polar projection system.

Orthographical astrolabe

Abu Rayhan al-Biruni invented and wrote the earliest treatise on the orthographical astrolabe in the 1000s.

An astrolabe from al-Andalus dating back to 1067.Saphaea and Zuraqi

The first astrolabe instruments were used to read the rise of the time of rise of the Sun and fixed stars. In the 11th century, Arzachel (al-Zarqali) of al-Andalus constructed the first

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومبر ۲۰۰۹ء تا اکتوبر ۲۰۱۱ء کے لئے محترم حافظ مخدوم شریف صاحب کی بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ محترم موصوف ۱۹۸۶ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جامعہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کر کے امتیازی پوزیشن کے ساتھ ۱۹۹۷ء میں فراغت حاصل کی اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران ہی آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ موصوف کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ موصوف حافظ قرآن بھی ہیں اور مرکزی قاضی بھی ہیں۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت میں آپ مختلف عہدوں پر احسن رنگ میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اسی طرح موصوف مختلف سب کمیٹیوں میں بھی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اس وقت موصوف جامعہ احمدیہ قادیان میں بطور استاد خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ موصوف اور ارکان مجلس کے لئے یہ اعزاز باعث برکت ہو اور موصوف کو مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور ارکان مجلس کا یہ توفیق دے کہ محترم موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ تاکہ مجلس کے کام تیزی سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ آمین۔ (ادارہ)

مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ اجتماع کے موقع پر مختلف ورزشی مقابلہ جات کے مناظر

والی بال میچ کا ایک منظر

فٹ بال میچ کا منظر

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 28 October-November 2009 Issue No. 10-11

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

Rs. 15/-

محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری انچارج انڈیا ڈیسک لندن کو مومینٹو پیش کرتے ہوئے

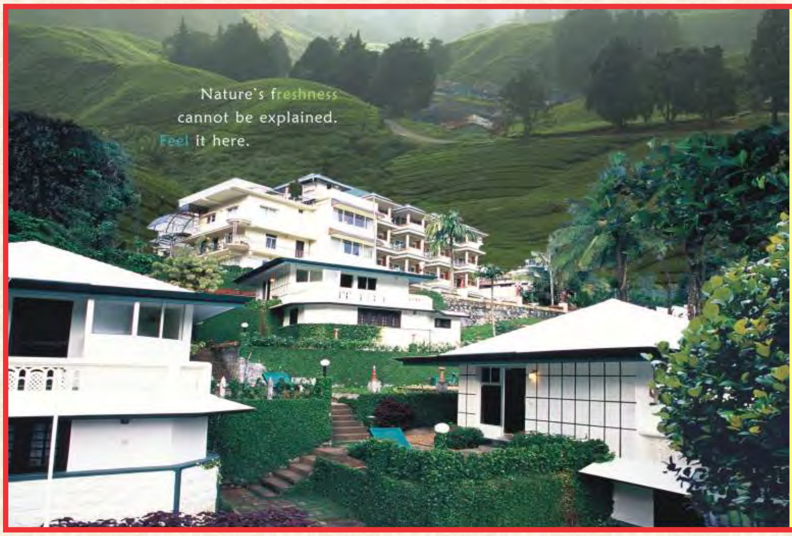

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange